Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعلٰی عَبْدِہ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 20 19

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

1.8 ربیع الثانی 1426 ہجری 10.17 ہجرت 1384 ہش 10.17 مئی 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ مئی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد سلام دار السلام تنزانیہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو کما حقہ تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدف امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم میں سے ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے
اللہ نے پختہ وعدہ کیا ھے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیگا

ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ○

(سورہ النور آیت ۵۶)

ترجمہ:- تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیگا جیسا کہ اسنے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اسنے ان کے لیے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ (مسند احمد بحوالہ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر اللہ اسکو اٹھالیگا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اور جب تک اللہ چاہیگا یہ رہے گی۔ پھر اللہ اسکو بھی اٹھالیگا پھر کاٹنے والی حکومت آئیگی اور جب تک اللہ چاہیگا یہ رہے گی۔ پھر اللہ اسکو بھی اٹھالیگا۔ پھر ظلم و زیادتی والی حکومت قائم ہوگی۔ اور جب تک اللہ چاہیگا قائم رہے گی۔ پھر اللہ اسکو بھی اٹھالیگا۔ اسکے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

جماعت احمدیہ کی فتح ظاہری ہتھیاروں سے نہیں ہوگی بلکہ نیکیاں اور تقویٰ ہماری کامیابی کے ضامن ہیں پس ہر احمدی اپنے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خطبہ جمعہ مسجد سلام دار السلام تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء کو ارشاد فرمایا جو آڈیو رابطہ سے براہ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر کیا گیا خطبہ کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک شوکت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاتکم ویغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم

(الانفال آیت ۳۰)

یعنی اے ایمان والو اگر تم متقی ہوتے ہوئے ثابت قدم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے غیروں کے درمیان ایک فرق رکھ دے گا وہ فرماتا ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام قویٰ و حواس میں آجائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ہر ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہارے کانوں میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں، زبانوں اور ہر ایک حرکت و سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نور سے بھر جائیں گی غرض تم سراپا نور میں چلو گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف یہ دعویٰ کافی نہیں ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں بلکہ اپنے ہر ایک عمل سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اگر تمہیں کوئی خوف ہے تو صرف خدا کا خوف ہے اور اگر تمہیں کوئی خوف ہے تو صرف یہ کہ تمہارا خدا تم سے ناراض نہ ہو جائے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ تمہیں خدا محبوب ہو اور پھر یہ نہیں کہ کبھی اس کا

باقی صفحہ (27) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 10/17 مئی 2005ء

خلافت خامسہ کے بارہ میں

آنحضرت ﷺ اور بزرگان اُمّت کی پیشگوئیاں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی صفات کے اظہار اور توحید کے قیام کے لئے سلسلہ نبوت اور خلافت کو جاری فرمایا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ماکانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ (کنز العمال) کہ کبھی کوئی نبوت جاری نہیں ہوئی جسکے پیچھے خلافت کا قیام نہ ہوا ہو۔ خاص طور پر امت محمدیہ کو امت موسویہ کا مثیل قرار دیتے ہوئے انمیں خلافت جاری کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَدَا للّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُواا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَايُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۝ (سورہ النور آیت ۵۶)

ترجمہ:- تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیگا جیسا کہ اسنے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اسنے ان کے لیے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اسی طرح مخبر صادق سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے امت محمدیہ پر تا قیامت آنے والے حالات و واقعات کو بڑی وضاحت اور گہرائی سے بیان فرمادیا ہے۔ احادیث کے ساتھ ساتھ تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے ادبار و تنزل کے ساتھ اسکے عروج و غلبہ کی جو جو باتیں بیان فرمائیں وہ لفظاً و معناً پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ آج کی گفتگو میں ہم امت محمدیہ میں خلافت کے قیام کے متعلق کچھ بیان کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا:

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ (مسند احمد بحوالہ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر اللہ اسکو اٹھالیگا پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اور جب تک اللہ چاہیگا یہ رہے گی۔ پھر اللہ اسکو بھی اٹھالیگا پھر کاٹنے والی حکومت آئیگی اور جب تک اللہ چاہیگا یہ رہے گی۔ پھر اللہ اسکو بھی اٹھالیگا۔ پھر ظلم و زیادتی والی حکومت قائم ہوگی۔ اور جب تک اللہ چاہیگا قائم رہے گی۔ پھر اللہ اسکو بھی اٹھالیگا اسکے بعد خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

اس میں آپ نے خلافت راشدہ کے دو دور بیان فرمائے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں بھی آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے اور دوسری بعثت حدیث کے مطابق امام مہدی کے ذریعہ ظہور پذیر ہونی ہے۔

خلافت راشدہ کا پہلا دور سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سے شروع ہوا۔ اور پیشگوئی کے مطابق تیس سال جاری رہا جیسے کہ فرمایا الخلافۃ ثلاثون سنۃ (مشکوۃ کتاب الفتن) خلافت راشدہ کا دور ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ جیسا کہ شارحین حدیث نے خلافۃ علی منہاج النبوۃ کے متعلق لکھا ہے الظاھر ان المراد بہ زمن عیسیٰ والمھدی چنانچہ جب ہم حدیث کے مطابق جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ جاری ہوئی اور تیس سال تک جاری رہ کر حضرت علیؓ پر ختم ہوگئی۔ پھر بنو امیہ، بنو عباس اور ترکوں کی خلافت جاری ہوئی اور پھر جابر حکمرانوں کے دور حکومت کے بعد اسکی ظاہری شکل کا سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کے وجود کے ساتھ خلافت علیٰ منہاج نبوت جاری ہوئی اسکے بعد جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی خاموشی بتاتی ہے کہ یہ تا قیامت جاری رہے گی۔ اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے کہ:

......''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی'' (الوصیت)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہیکہ امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد بھی آئیں گے جو نبوت د خلافت کی عدم موجودگی میں اسلام کی روشنی کو دوسروں تک پھیلاتے رہیں گے۔ چنانچہ ہر صدی کے سر پر مجددین کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات کے بعد نظام جماعت اور امراء و مجددین کی اطاعت کے علاوہ خاص طور پر خلفاء کی پیروی کا ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین (مشکوۃ) یعنی تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر گامزن ہونا ضروری ہے۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک اور حدیث میں واضح طور پر ایک حارث کی آمد کا تفصیل سے ذکر فرمایا جو نہر کے پاس سے ظاہر ہوگا اور آل محمد کے لئے دین کی تمکنت کے سامان کرے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کے (دین کے) لئے کی تھی۔ حدیث کے الفاظ ہیں

''عن علی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مومن نصرہ او قال اجابتہ (ابوداود بحوالہ مشکوۃ باب اشراط الساعۃ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماوراء النھر سے ایک آدمی ظاہر ہوگا اسکو حارث حراث کہیں گے اس سے پہلے ایک آدمی ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔ وہ آل محمد کو جگہ اور ٹھکانا دے گا جس طرح قریش نے آنحضرت ﷺ کو ٹھکانا دیا تھا۔ ہر مسلمان پر اسکی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی بات قبول کرنا واجب ہے۔ حدیث کے مطابق جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو یہ حدیث واضح طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کی بشارت دیتی ہے چنانچہ آپکی پیدائش اور پرورش دریائے چناب کے پار ربوہ میں ہوئی وہاں سے ہی آپنے ایگریکلچر میں سند حاصل کی اور اس میدان میں نمایاں کام کرتے ہوئے غانا میں پہلی بار گندم اُگائی۔ اس طرح حارث کے الفاظ آپ پر حرف بحرف صادق آئے۔ پھر آپ سے پہلے ایک عظیم شخصیت آپکے والد صاحب کی ظاہر ہوئی جنکا نام گرامی حضرت صاحبزادہ مرزا ''منصور'' احمد تھا حدیث کے مطابق وہ حارث آل محمد کے لئے دین کی تمکنت کا باعث ہوگا جس طرح قریش نے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علی مرتضیٰؓ نے بحیثیت خلفاء راشدین رسول اللہ کے لئے دین کی تمکنت کی۔ آنحضرت ﷺ نے تمام مومنوں کے لئے واجب قرار دیا ہے کہ اسکی مدد کریں اور اسکے احکام کو مانیں حدیث میں ''مسلم'' کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ ''مومن'' کے الفاظ درج ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں مومنوں سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیگا جو دین محمد کی تمکنت کا باعث ہونگے۔ ظاہر ہے کسی شخص کی بات ماننا اسی وقت ضروری ہوتا ہے جبکہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہو یا مامور کا خلیفہ ہو۔ 'یوطن' اور 'یمکن' کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں وطن البلد کے معنی ہیں کسی شہر کو اپنا وطن بنانا اور وطن نفسہ علی الامر وللامر کے معنی ہیں کسی امر پر یا کسی امر کے لئے خود کو آمادہ کرنا یا مائل کرنا۔ (منجد) اور یمکن کے معنی ہیں مضبوطی کے سامان کرنا۔ حضور ایدہ اللہ پر یوطن اور یمکن کے الفاظ بھی لفظ بلفظ صادق آتے ہیں چنانچہ آپنے مسند خلافت پر متمکن ہوکر ربوہ کی بجائے لندن رہائش اختیار کرلی اور امور خلافت کو سر انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ و مائل کرلیا۔ اسی طرح آپ کے ذریعہ تمکنت دین کے سامان نہایت شان و شوکت کے ساتھ پیدا ہورہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک

حضرت شاہ رفیع الدینؒ فرماتے ہیں ''بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئیگی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو اور اسکی اطاعت کرو۔ اور یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔'' (ترجمہ قیامت نامہ صفحہ۴)

حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں:

''امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا۔ اسکی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی، یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا''

(المہدی الموعود المنتظر عند علماء اہل السنۃ والامامیہ صفحہ ۲۸۴)

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اسلام کی نشأۃ کے سامان فرمائے آپکی وفات کے بعد جو آپ کے خلفاء کے ذریعہ جاری ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ذریعہ ایم ٹی اے کا آغاز ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ دنیا نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر بحیثیت خلیفۃ اللہ منتخب ہوئے اور براہ راست پوری دنیا میں منادی ہوگئی کہ اللہ کے خلیفہ کا ظہور ہو چکا ہے اسکی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو۔

عرصہ دو سال سے باقاعدگی سے ایم ٹی اے پر آیت استخلاف کی تلاوت کے ذریعہ اعلان عام ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے یہ واقعہ کبھی دنیا میں ظہور میں نہیں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت میں اسلام کی مضبوطی کے سامان ہو رہے ہیں لہذا ہر مومن پر واجب ہے کہ آپکی مدد کرے اور آپکے احکامات کو مانے

خلافت خامسہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشادات میں بھی بڑی تفصیل اور وضاحت سے پیشگوئیاں موجود ہیں

اسوقت خلافت خامسہ کے نہایت بابرکت و عظیم الشان دور میں سے ہم گذر رہے ہیں اور خلافت کی جو اغراض و مقاصد اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں بیان فرمائی ہیں وہ ساری کی ساری جماعت کو عطا ہو رہی ہیں اور اسلام و احمدیت کا قافلہ نہایت تیزی اور کامیابی کے ساتھ شاہ راہ غلبۂ اسلام پر رواں دواں ہے اللھم اید امامنا بروح القدس و بارك لنا فی عمرہ و امرہ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نسلاً بعد نسلٍ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور نظام خلافت کا اطاعت گذار بنائے اور جو لوگ اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس سے جلد وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں

اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب الله لا غلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کیساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اِس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ (الوصیت صفحہ ۷)

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اسمیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس معیاری شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

16.17.18 ستمبر 2005ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے 18.17.16 ستمبر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ مجالس اسکے مطابق ابھی سے تیاری شروع کریں اور زیادہ سے زیادہ نومبائعین کو بھی ہمراہ لائیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک

مجلس انصار اللہ صوبہ کرناٹک کا سالانہ اجتماع 27.28 کی بجائے 28.29 مئی بروز ہفتہ اتوار مرکرہ میں منعقد ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ انصار سے اسمیں شمولیت کی درخواست ہے۔

(برکات احمد سلیم ناظم مجلس انصار اللہ کرناٹک)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جود و سخا کے غیر معمولی شان کے حامل نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نظر آئیں گے۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے آپؐ کے جود و سخا کے نہایت دلپذیر، روح پرور واقعات کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 18 رمارچ 2005ء بمطابق 18 رامان 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح- مورڈن، لندن۔

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

عام طور پر دنیا میں ایک دنیادار انسان دولت کی خواہش کرتا ہے، ولت جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ دنیاداروں میں اپنا ایک مقام بنائے۔ اپنی دولت سے دوسروں کو مرعوب کرے۔ اپنے لئے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرے۔ اپنے لئے آرام دہ رہائش اور آرام دہ سواریوں کا انتظام کرے۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے دولت کے انبار چھوڑ کر جائے تا کہ وہ بھی اس کے بعد آسائش کی زندگی گزار سکیں۔ اور اس میں بھی ایک چھپی ہوئی خواہش ہوتی ہے کہ میرے مرنے کے بعد لوگ یہی کہیں گے کہ فلاں امیر آدمی مرنے کے بعد اتنی دولت چھوڑ کر مرا۔ اور اس کی اولاد اتنی دولت میں کھیل رہی ہے۔ یہ تو ہیں ظاہری دنیاداروں کی باتیں۔ ہر ایک کو نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنے خیال میں انسانیت کے ہمدرد اور غمخوار ہوتے ہیں، جو انسانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے نعرے لگا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے عمل بھی ان دنیاداروں سے کوئی مختلف نہیں ہو رہے ہوتے، صرف ظاہری نعرے اور دعوے ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ کبھی بھی اپنے مفاد کی قربانی کرتا ہوا ان میں سے کوئی بھی نظر نہیں آئے گا۔ لیکن دولت کے ملنے پر اور پھر اس کے خرچ کرنے کے جو طریقے ہیں اس بارے میں جو اُسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے قائم فرمایا ہے اس کی مثالیں آپؐ کی زندگی کا ہی حصہ ہیں۔ یہ تو بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ دنیا کے دکھاوے کے لئے جیسا کہ میں نے کہا لوگ ہمدردی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں اور اس کی خاطر پھر بعض لوگ اپنی طرف سے سخاوت کا اظہار بھی کر دیتے ہیں، لوگوں کے لئے خرچ بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ وقتی جذبہ ہوتا ہے۔ لیکن صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ان کا احساس کرتے ہوئے یہ جود و سخا کے نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نظر آئیں گے۔ یہ معیار نہ کبھی اس سے پہلے قائم ہوئے اور نہ قائم ہوں گے۔ بہر حال ایک اسوۂ حسنہ ہے جو آپؐ نے ہمارے لئے قائم فرمایا۔ جہاں آپؐ رات دن اس فکر میں رہتے تھے کہ لوگ ایک خدا کو پہچانیں، روحانیت میں ترقی کریں۔ وہاں اپنی آسائش اور اپنے آرام کی فکر نہیں تھی بلکہ ایک یہ بھی فکر تھی کہ لوگوں کی ضروریات کس طرح پوری ہوں۔ اپنے بیوی بچوں کے آرام و آسائش کی کوئی فکر نہیں تھی بلکہ ان کو بھی یہ تعلیم تھی اور یہی تربیت کی کہ دوسروں کے لئے اپنے ہاتھ کو کھولو اور اپنے دل کو کھولو۔ اور ان کو وہی تلقین تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے پر زیادہ زور دو، بجائے اس کے کہ مال جمع کرنے اور اکٹھا کرنے پر زور ہو، اپنی آرام و آسائش پر زور ہو کیونکہ یہی چیز ہے جو آخری زندگی میں تمہارے کام آئے گی۔

تو جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ جود و سخا، لوگوں کی خاطر خرچ کرنا، قربانی کر کے خرچ کرنا یہ بھی آپؐ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی میں کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے کرتے تھے۔ آپؐ ہی کی ذات ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے اعلیٰ معیار جو کسی انسان میں ہو سکتے ہیں نظر آتے ہیں۔ پس اس جود و سخا کے نمونے بھی خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اگر کسی انسان میں نظر آ سکتے ہیں تو وہ اسی انسان کامل کی ذات ہے۔ آپؐ کو پتہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا سب سے بڑا مظہر میں ہوں۔ اور یہ جود و سخا بھی، یہ بھی ایک خُلق ہے، کوئی اس سے باہر نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ اور پھر میں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد باب فی جودہ ﷺ باب 9 صفحہ 13)

اب یہ کوئی زبانی دعویٰ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں چند نمونے پیش کروں گا، چند مثالیں پیش کروں گا اس سے ثابت ہوگا کہ آپؐ سے بڑھ کر حقیقت میں دنیا میں کوئی سخی پیدا نہیں ہوا۔ آپؐ کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ یہ دولت خدا تعالیٰ نے مجھے دی ہے، مجھے اپنے آرام کے لئے اسے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زندگی میں بے شمار ایسے مواقع پیدا کئے جب آپؐ کے پاس دولت کے انبار لگ گئے۔ لیکن آپؐ نے کبھی ان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا بلکہ فوری طور پر لوگوں میں تقسیم کرنے کی فکر ہوتی تھی۔

چنانچہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللّٰهُ کہ میں تو صرف قاسم ہوں۔ خدا تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ (بخاری کتاب الأعتصام بالكتاب والسنة باب قول النبی ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاهرين)

ان تقسیم کرنے کے نظاروں کی تصویر کشی مختلف روایات میں ہوئی ہے صحابہ نے اپنے اپنے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخا کے واقعات کو بیان فرمایا ہے۔ ان روایات کو بھی پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ صحابہ اس سے بھی زیادہ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن الفاظ ساتھ نہیں دیتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں میں سے حسین ترین اور سب سے بہادر اور سب انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے۔ (بخاری کتاب الجهاد والسير)

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر، معزز، سخی اور نورانی وجود کسی کو نہیں دیکھا۔ (ابن سعد جلد اول صفحہ 373)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور آپؐ کی سخاوت رمضان کے مہینے میں اپنے انتہائی عروج پر پہنچ جاتی تھی۔ جب جبرئیل آپؐ سے ملاقات کرتے تھے اس وقت آپ کی سخاوت اپنی شدت میں تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

(بخاری کتاب الصوم باب أجود ما كان النبي ﷺ)

آپ کی سخاوت کا عمومی رنگ بھی ایسا تھا کہ جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ میں آگے بعض روایات سے پیش کروں گا۔ لیکن صحابہ کہتے ہیں کہ رمضان میں تو اس سخاوت کا رنگ ہی کچھ اور ہوتا تھا۔ یہ کبھی عام حالات میں بھی نہیں ہوا کہ کبھی کسی نے مانگا ہو اور آپؐ نے نہ دیا ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا ہو اور آپؐ نے 'نہ' کہا ہو۔ اگر ہوتا تو عطا فرما دیتے ورنہ خاموش رہتے، یا اس کے لئے دعا کر دیتے۔

(شرح مواهب اللدنيه للزرقانی جلد 6 صفحہ 114 دار الکتب العلمیة بیروت طبع اولی 1996ء)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ بعض انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا۔ انہوں نے پھر مانگا تو آپؐ نے مزید عطا

فرمایا۔انہوں نے پھر مانگا تو آپؐ نے کچھ اور عطا فرمایا یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے اسے تم سے روک کر نہیں رکھتا۔ (بخاری کتاب الزکاۃ باب الأستعفاف عن المسألة)

پھر ایک روایت میں حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لباس کی ضرورت محسوس کر کے ایک صحابیہ نے ایک خوبصورت چادر کڑھائی کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی۔اور عرض کی کہ یہ میں نے آپؐ کے لئے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے تاکہ آپؐ اس کو استعمال فرمائیں۔ (کیونکہ آپؐ سب کچھ دے دیا کرتے تھے، اپنے لئے نہیں رکھتے تھے)۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت بھی تھی۔آپؐ اندر گئے اور وہ چادر پہنی اور باہر تشریف لائے تو ایک صحابی نے کہا کیا عمدہ چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔اس پر لوگوں نے اس کو کہا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہن لیا ہے اور آپؐ کو اس کی ضرورت بھی ہے تو تم نے پھر یہ چادر کیوں مانگ لی۔ حالانکہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انکار نہیں کیا۔اس پر اس نے کہا کہ یہ مَیں نے پہننے کے لئے نہیں مانگی' مَیں نے تو یہ اپنے کفن کے لئے مانگی ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من استعد الکفن فی زمن النبی ﷺ)

ایک روایت میں آتا ہے۔ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نوے ہزار درہم پیش کئے گئے۔آپؐ نے انہیں ایک چٹائی پر رکھوا لیا اور تقسیم فرمانے لگے۔ہر آنے والے سوالی کو عطا فرماتے تھے اور کسی کو بھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ جب آپؐ سارے درہم تقسیم فرما چکے تو ایک اور سوالی آ گیا۔ اس وقت تک ختم ہو چکے تھے تو آپؐ نے فرمایا تم ہمارے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو اور جب کہیں سے مال آئے گا یا میرے پاس گنجائش ہوگی تو مَیں تمہارا قرض اتار دوں گا۔تو اس موقع پر وہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کام کی استطاعت نہیں ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار نہیں دیا۔یعنی جب آپ کے پاس نہیں ہے تو انکار کر دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بڑا برا منایا۔آپؐ کو یہ بات پسند نہیں آئی۔وہاں ایک انصاری بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ خرچ کرتے چلے جائیں اللہ آپ کو کبھی بھی مال کی کمی نہیں ہونے دے گا۔یہ سن کر آپؐ مسکرائے اور آپؐ کے چہرے پر خوشی کے آثار جھلکنے لگے۔اور فرمایا مجھے یہی حکم ملا ہوا ہے۔(الشفاء لقاضی عیاض فصل واما الجود والکرم والسخاء والسماحۃ جلد اول صفحہ 65-66)۔اور آپؐ کی اسی سخاوت کی وجہ سے آپؐ پر قرض بھی ہو جاتا تھا۔ لیکن کبھی اس کی پرواہ نہیں کی۔

چنانچہ اس قرض کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے کہ عبداللہ الھوزنی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حلب میں ملا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آمد و خرچ کی بابت سوال کیا کہ کس طرح آمد ہوتی تھی، کس طرح خرچ ہوتا تھا؟ تو بلالؓ کہنے لگے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہ سارا انتظام، آمد و خرچ کا حساب کتاب، یہ میرے سپرد ہی ہوتا تھا۔ اور اس طرح ہوتا تھا کہ جب بھی کوئی مسلمان کپڑوں سے عاری ہے یا کوئی ضرورت مند ہے اور آپؐ کے پاس آتا تو آپؐ مجھے حکم فرماتے اور مَیں اس کو کپڑا خرید دیتا یا اس کی ضرورت پوری کر دیتا۔کھانے کی ضرورت ہوتی یا کوئی اور جو بھی انتظام ہوتا۔اور حضرت بلالؓ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ رقم نہیں ہوتی تھی اس کے لئے اگر مجھے قرض بھی لینا ہوتا تھا تو میں لے لیا کرتا تھا۔تو ایک دن ایک مالدار مشرک مجھے ملا اور کہنے لگا کہ اے بلال! مَیں صاحب استطاعت ہوں! مجھے توفیق ہے تم کسی اور سے کیوں قرض لیتے ہو، جب ضرورت ہو مجھ سے لے لیا کرو۔تو کہتے ہیں مَیں اس سے قرض لینے لگ گیا۔تو ایک روز میں وضو کر رہا تھا کہ وہی شخص کچھ اور تاجروں کے ہجوم میں میرے پاس آیا اور مجھے دیکھتے ہی بڑی رعونت سے کہنے لگا کہ اے حبشی! تمہیں علم ہے کہ میرا قرض چکانے کے دن قریب آ گئے ہیں، چند دن باقی رہ گئے ہیں۔تو مَیں نے کہا ہاں مجھے پتہ ہے۔بہرحال اس نے بڑے سخت الفاظ میں کہا کہ میں ان دنوں کے اندر اندر اپنا قرض واپس لے کے رہوں گا ورنہ تم میری نوکری کرو گے اور میری بکریاں چراؤ گے اور میری غلامی میں آ جاؤ گے۔تو بہرحال بلال کہتے ہیں کہ میرے دل پر اس بات کا بڑا اثر ہوا۔اس کی یہ باتیں مجھے بڑی بری لگیں۔ عشاء کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ فلاں مشرک سے اتنا قرض لیا تھا، لوگوں کی ادائیگیوں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے اب آج اس نے مجھے قرض کی ادائیگی کے لئے بڑا سخت برا بھلا کہا ہے۔ ابھی کچھ دن رہتے ہیں۔اور حالت یہ ہے کہ نہ آپ کے پاس کچھ ہے اور نہ میرے پاس ہے کہ قرض کی ادائیگی کا کچھ انتظام کر سکیں۔تو میرے ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ میں کچھ دنوں کے لئے جب تک ادائیگی کا انتظام نہیں ہو جاتا کسی مسلمان قبیلہ کی طرف چلا جاتا ہوں۔تو کہتے ہیں کہ مَیں یہ کہہ کر اپنے گھر آ گیا اور تیاری کرنے لگا۔جوتی اور ڈھال وغیرہ اپنے سرہانے رکھ لی کہ صبح صبح سفر شروع کر دوں گا۔تو کہتے ہیں کہ جب صبح جانے کے لئے تیار تھا تو ایک شخص میرے پاس آیا اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔میں حضورؐ کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چار اونٹ سامان سے لدے پھندے بیٹھے ہیں اور ان پر مال لدا ہوا تھا۔تو جب میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اجازت چاہی۔آپؐ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ اے بلال! خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قرض کی ادائیگی کا سامان کر دیا ہے۔اور پھر فرمایا کہ کیا تم نے چار اونٹ نہیں دیکھے؟ یہ جو سامان سے لدے ہوئے ہیں۔میں نے کہا ہاں جی دیکھے ہیں۔فرمایا کہ سارا سامان لے لو اور سب قرضے اتار دو۔ یہ فدک کے رئیس نے تحفۃً بھجوائے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا۔واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔فرمانے لگے کہ بلال جو تیرے پاس تھا اس کا کیا بنا۔تو کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جو آپ پر تھا وہ سارا قرض اتار دیا اور اب کوئی قرض باقی نہیں رہا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کوئی مال بچا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچ گیا اس کو بھی ضرورت مندوں کو دے دو اور میری تسلی اور راحت کا سامان کرو۔ جب تک اس میں سے کچھ بھی موجود ہے میں گھر نہیں جاؤں گا۔جب نماز عشاء ہو گئی تو کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بنا؟ مَیں نے عرض کیا کہ مال پڑا ہوا ہے کوئی لینے ہی نہیں آیا۔تو حضورؐ نے وہ رات مسجد میں گزاری۔اور جب دوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی تو پھر پوچھا کہ بلال مال کا کیا بنا۔تو میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اللہ نے آپؐ کو اس مال سے بے فکر کر دیا ہے"۔یعنی سب تقسیم ہو گیا ہے۔" اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور اس کا شکر ادا کیا"۔ کہ سب مال تقسیم ہو گیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی الامام یقبل ھدایا المشرکین)

اب دیکھیں آپؐ لوگوں کے لئے کوئی معمولی قرض نہیں لے رہے۔بلکہ وہ اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے بھی اونٹوں پہ جو مال لد کے آیا ہے اس سے ادائیگی ہو رہی ہے۔اور پھر جب اس میں سے کچھ بچ گیا تو پھر یہ خیال نہیں آیا کہ بچ گیا ہے اس کو رکھ لیا جائے۔آئندہ جب کوئی آئے گا تو دے دیں گے یا اپنی ضرورتوں کے لئے استعمال ہو جائے گا۔نہیں، بلکہ فرمایا کہ مَیں اس وقت تک گھر نہیں جاؤں گا جب تک جو مال بھی پڑا ہے تقسیم نہ ہو جائے۔ضرورت مند تلاش کرو اور ان میں تقسیم کر دو۔

پھر ایک روایت ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے موقع پر کچھ بدو آپؐ کے پیچھے پڑ گئے۔وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔حتیٰ کہ آپؐ کی چادر بھی چھین لی گئی۔آپؐ نے فرمایا میری چادر تو مجھے واپس دے دو۔پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کیا (ایک درختوں کا جنگل تھا) آپؐ نے فرمایا اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو مَیں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا۔اور تم مجھے کبھی بخل سے کام لینے والا، جھوٹ بولنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

(بخاری کتاب الفرض الخمس باب ما کان النبی ﷺ یعطی المؤلفة قلوبھم)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دے کر مانگا جاتا تو آپؐ حسب استطاعت ضرور دیتے۔ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا اور آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں واپس آیا تو آ کر کہا کہ اے لوگو! اسلام قبول کر لو۔محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تو اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت و احتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائہ ﷺ)

ایک اور روایت ہے کہ جب آپؐ اس طرح لوگوں میں تقسیم کیا کرتے تھے تو اس دنیا حاصل کرنے کی وجہ سے لوگ ایمان لے آیا کرتے تھے۔اسلام قبول کر لیا کرتے تھے۔لیکن جب ایمان حاصل ہو جاتا تھا اسلام قبول کر لیتے تھے تو پھر ان کو مال سے زیادہ اسلام پیارا ہوتا تھا اور پھر وہ بھی قربانیوں میں لگ جایا کرتے تھے۔

پھر غزوہ حنین کے دن ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان کو سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر

مزید سو اونٹ دیئے۔ یعنی تین سو اونٹ دیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے سب سے زیادہ نفرت تھی۔ لیکن اس عنایت اور عطا نے میرے بغض کو محبت میں بدل دیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائه)

پھر حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپؐ نے ایک سخت کھردرے کناروں والی چادر اوڑھ رکھی تھی کہ ایک بدّو آیا۔ اس نے چادر سے پکڑ کر بڑی زور سے اپنی طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ آپؐ کی چادر سے آپؐ کے کندھوں پر نشان پڑ گئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ان دو اونٹوں پر اللہ کے اس مال میں سے لدوا دو جو تیرے پاس ہے۔ اور جو مال تم مجھے دوگے وہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہیں ہے۔ آپؐ اس کی یہ بات سن کر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ مال تو اللہ کا مال ہے اور میں اس کا بندہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اے اعرابی جو سلوک تم نے میرے ساتھ کیا ہے یعنی یہ چادر کھینچی ہے اس کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ بدّو کہنے لگا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ وہ کہنے لگا کہ اس لئے کہ آپؐ کبھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس پر آپؐ مسکرا دیئے اور پھر آپؐ نے ایک شخص کو فرمایا کہ اس کو ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دو۔

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، علامه قاضی عیاض، طبع دار الفکر بیروت 2003ء)

اب دیکھیں مانگنے والے کی کرختگی اور اجڈ پن لیکن آپؐ نے اس کو سامان دینے سے انکار نہیں کیا۔ یہ فرمایا کہ یہ جو جاہلانہ رویہ تم نے اختیار کیا ہے اور چادر کھینچی ہے اس کی سزا تمہیں ملے گی۔ اور یہ بھی شاید مذاق میں ہی کہا ہو۔ لیکن اس بدو کے جواب پر کہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے تو آپؐ فوراً مسکرا دیئے۔ اور یہ آپؐ کی نرم طبیعت ہی تھی جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بدو لوگ آپؐ سے اس طرح مخاطب ہوا کرتے تھے۔ ورنہ کب کوئی کسی دنیادار حاکم کے سامنے اس طرح رویہ اختیار کر سکتا ہے۔

ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو آیا۔ نماز کھڑی ہونے لگی تھی۔ آپؐ کا دامن پکڑ کر کہا کہ میری ایک معمولی سی ضرورت باقی رہ گئی ہے، خوف ہے کہ میں اس کو بھول نہ جاؤں۔ آپؐ اسے پورا کر دیجئے۔ چنانچہ آپؐ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی ضرورت پوری کر کے واپس آئے اور پھر نماز پڑھائی۔ (صحیح بخاری جلد اول صفحہ 484)

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس درہم تھے۔ کپڑے کا تاجر آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدی۔ وہ چلا گیا تو آپؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمائی اور پہن لی۔ اچانک ایک حاجت مند آیا اس نے آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے قمیص عطا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نئی قمیص اتار کر اسے دے دی۔ پھر آپؐ دکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لی۔ تو آپؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔ راستے میں آپؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو، کہنے لگی یا رسول اللہ! مجھے مالکوں نے دو درہم کا آٹا خریدنے کے لئے بھیجا تھا وہ مجھ سے کہیں گر گئے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو درہم اسے دیئے کہ جاؤ آٹا خرید لو۔ پھر بھی وہ روتی جا رہی تھی۔ پھر آپؐ نے پوچھا اب کیوں روتی ہو؟ تو کہنے لگی کہ اس خوف سے کہ گھر والے دیر ہونے کی وجہ سے سزا نہ دیں۔ تو اس پر آپؐ اس بچی کے ساتھ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے سلام کیا۔ پھر دوبارہ سلام کیا۔ پھر تیسری دفعہ سلام کیا۔ تو پھر گھر والوں نے جواباً علیکم السلام کہا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے پہلی بار سلام نہیں سنا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! سن لیا تھا۔ لیکن ہم چاہتے تھے کہ آپؐ ہمیں اور زیادہ سلام کریں۔ ہمارے ماں باپ تو آپؐ کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس لونڈی پر ترس آیا کہ کہیں تم اسے دیر سے آنے کی وجہ سے مارو نہ۔ اس لئے میں اس کے ساتھ چلا آیا ہوں۔ تو یہ سن کر لونڈی کے مالک نے کہا ہم اللہ کی خاطر اس کو آزاد کرتے ہیں کیونکہ آپؐ اس کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ اس پر آپؐ نے انہیں جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ دیکھو دس درہموں میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکت ڈال دی ہے۔ اپنے نبی کو قمیص پہنادی اور اس کے ذریعہ سے ایک انصاری شخص کو قمیص پہنادی۔ اور پھر اس کے ذریعہ سے ایک گردن بھی آزاد کرا لی۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 13 باب فی جودہ ﷺ)۔ تو آپؐ لوگوں کی ضرورتیں پوری کر کے خوش ہوا کرتے تھے۔ تو ایک آزادی ملنے پر تو خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ کوئی غلام آزاد ہو جائے۔

پھر حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال لایا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ مسجد میں اس کا ڈھیر لگا دو اور یہ سب سے زیادہ مال تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لایا گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد تشریف لائے تو مال کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سارا مال تقسیم فرما دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں بچا۔ اور اس وقت کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جسے کچھ نہ کچھ ملا نہ ہو۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نے ایک دفعہ آ کر اپنی ضرورت کے متعلق سوال کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب حال جو میسر تھا اسے عطا فرما دیا۔ وہ اس پر سخت ناراض ہوا کہ میری ضرورت پوری نہیں ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑی بے ادبی کے کلمات کہے۔ تو صحابہ کرام کو اس پر بڑی غیرت آئی اور اس کی طرف مارنے کے لئے بڑھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا۔ اور آپؐ اس بدو کو اپنے ساتھ گھر میں لے گئے۔ اور اس کو وہاں کھانا وغیرہ کھلایا، خاطر تواضع کی اور اس کو مزید انعام واکرام سے نوازا۔ اور پھر اس سے پوچھا کہ کیا تم اب راضی ہو۔ تو وہ خوش ہو کر بولا کہ اب تو میں کیا میرے قبیلے والے بھی آپؐ سے راضی اور خوش ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میرے صحابہ کے سامنے جا کر بھی یہ اظہار کر دو۔ کیونکہ تم نے ان کے سامنے میرے ساتھ سخت کلامی کر کے ان کی دل آزاری کی تھی۔ اور جب اس نے صحابہ کے سامنے بھی اسی طرح اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا: میری مثال اس اونٹ کے مالک کی طرح ہے جو اپنے اڑیل اونٹ کو بھی قابو کر لیتا ہے۔ میں سخت مزاج لوگوں کو بھی محبت سے سدھا لیتا ہوں۔

(مجمع الزوائد باب فی حسن خلقه وحیائه وحسن معاشرته جلد 9 صفحه 15)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں قبائیں تقسیم فرمائیں اور ایک نابینا صحابی تھے، مخرمہ، ان کو کوئی قبا نہ دی۔ وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیٹے کو اندر بھیجا کہ جاؤ اور جا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا کے آؤ کہ میں باہر آیا ہوں، باہر تشریف لائیں۔ اس پہ وہ اندر گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنا کہ وہ صحابی مخرمہ آئے ہیں تو آپؐ باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ایک قبا تھی اور آپؐ نے فرمایا: اے مَخرمہ! خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ' کہ اے مخرمہ! میں نے قبا تمہارے لئے سنبھال کے رکھی ہوئی تھی۔

تو دیکھیں غریب اور نابینا صحابی کو بھولے نہیں۔ بلکہ سامان ایسا آیا ہوتا تھا رش ہوتا تھا کاموں کا بوجھ ہوتا تھا تو بھول بھی جاتے تو ایسی کوئی حرج کی بات نہیں تھی۔ لیکن اس کے لئے بھی حصہ نکال کر رکھا کہ وہ آئے گا اور اس کو دینا ہوگا۔

پھر حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور پھر اس کے بدلے میں لوٹاتے بھی تھے۔ جب آپؐ تحفہ لیتے تو لوٹایا بھی کرتے تھے۔ اور بڑھ کر لوٹایا کرتے تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر بھی روایات میں آتا ہے کہ جب قبائل گروہ در گروہ آنے شروع ہوئے اور آپؐ کے لئے تحائف لے کے آتے تھے تو آپؐ بڑھ کر ان کو تحائف لوٹایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب البیوع)

پھر حضرت ربیعہ بنت مُعوّذؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے میرے والد مُعوّذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت اور کچھ ککڑیاں دیں کہ حضور کی خدمت میں تحفہ کے طور پر لے جاؤ۔ تو کہتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئی چھوٹی ککڑیاں حضور کو بہت پسند تھیں۔ اس زمانے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کے علاقے سے کچھ زیورات آئے ہوئے تھے تو آپؐ نے کھجوروں اور ککڑیوں کا تحفہ لے کے مجھے مٹھی بھر زیور عطا فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں تو یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بھر کر سونے کے زیور ربیعہ کو دیئے اور فرمایا یہ زیور پہن لو۔

(مجمع الزوائد جلد نمبر 9 صفحہ 13 باب فی جودہ ﷺ)

تو یہ تھا آپؐ کی سخاوت کا انداز کہ کھجوروں اور ککڑیوں کے بدلے میں سونا عنایت فرما رہے ہیں۔ یہ نہیں خیال آیا کہ معمولی سا تحفہ کسی نے مجھے بھیجا ہے، غریب آدمی ہے تو چلو کوئی معمولی سی چیز اس کو لوٹا دی جائے یا اس سے بہتر چیز اس کو لوٹا دی جائے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے بدلے میں آپؐ نے سونا عنایت فرمایا۔ اب ان سخاوت کے نظاروں کی مثال دنیا میں ہمیں کہاں نظر آتی ہے؟ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے۔

پھر ایک اور روایت میں حضرت مجیبہ بن حصین بن سواء اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحفہ لائیں۔ آپؐ کی ازواج مطہرات نے اسے قبول نہ کیا۔ (اس

وقت کوئی وجہ ہوگی) بہر حال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ لگا تو آپؐ نے حکم دیا اور انہوں نے رکھ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے میں انہیں ایک وادی عطا فرمائی۔(المعجم الأوسط جلد 8صفحہ 250)۔ایک بہت بڑا رقبہ عطا فرمایا چھوٹے سے تحفے کے بدلے میں۔

پھر آپؐ اپنے سے قریبیوں سے تعلق رکھنے والوں کا بھی خوب خیال رکھا کرتے تھے،نوازا کرتے تھے۔چنانچہ روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا تو فرمایا کرتے تھے کہ یہ فلاں عورت کو دے آؤ کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھی اور فلاں کو بھی دے آؤ کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی تھی۔

(المستدرک علی الصحیحین جلد4صفحہ193)

عموماً یہی ہوتا تھا کہ آپؐ کسی کو نوازنے کے لئے ذرائع تلاش کرتے تھے کہ کس طرح اس کو فائدہ پہنچایا جائے۔ہوسکتا ہے بعض دفعہ بعض حالات کا علم ہو جانے کے بعد بھی یہ نوازشات ہوتی ہوں۔

روایات میں آتا ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ایک چیز خریدتے اور پھر قیمت چکا دینے کے بعد، وہی چیز اس کو بطور عطیہ واپس فرما دیتے۔بطور تحفہ کے واپس دے دیتے تھے۔ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا اور پھر اسی وقت اسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دے دیا۔ان کے بیٹے کو وہ اونٹ تحفے کے طور پر دے دیا۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ282)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے۔انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں غزوہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔آپؐ نے فرمایا جو کوئی آگے بڑھ کر گھر والوں کو پہلے ملنا چاہے وہ تیزی سے روانہ ہو کر گھر پہنچ جائے۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر ہم جلدی سے آگے بڑھے۔میں کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا اور لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے۔یکایک میرا اونٹ اڑ گیا، چلنے سے رک گیا تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ تک پہنچ گئے۔تو فرمایا کہ اے جابر! اپنا اونٹ مضبوطی سے تھام اور پھر آپؐ نے اس کو ایک چابک ماری تو وہ چل پڑا اور دوسروں سے آگے نکل گیا۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر! کیا تو اپنا اونٹ بیچتا ہے۔مَیں نے کہا ہاں بیچوں گا۔حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے۔مَیں آپؐ کے پاس گیا اور اونٹ کو باندھ دیا اور مَیں نے عرض کی کہ آپؐ کا اونٹ حاضر ہے۔آپؐ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے۔اس کو دیکھا۔پھر فرمایا یہ ہمارا او نٹ ہے۔پھر آپ نے اس اونٹ کی قیمت کئی اوقیہ سونا ادا فرمائی۔اور پھر جس کے ہاتھ یہ قیمت بھجوائی تھی اس کو یہ فرمایا کہ یہ جابر کو دے دو۔پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تم نے قیمت وصول کر لی ہے۔تو جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ!۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ رقم بھی تمہاری ہے اور یہ اونٹ بھی تمہارا ہے۔دونوں چیزیں تم۔لے جاؤ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب من ضرب دابة غیرہ فی الغزو)

دنیا کے مال کی آپؐ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں تھی اور آپؐ کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی تھی کہ جو بھی مال آئے میں لوگوں میں تقسیم کر دوں۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں جا رہا تھا۔ تو سامنے اُحد پہاڑ تھا۔اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا آجائے تو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پہلے پہلے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں اور ایک دینار بھی اپنے پاس بچا کے نہ رکھوں۔سوائے اس کے کہ جو مَیں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں اور سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں۔آپ نے دائیں بائیں، آگے پیچھے ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتایا کہ اس طرح سارا مال دے دوں۔پھر فرمایا کہ جو لوگ زیادہ مالدار ہیں قیامت کے دن وہ گھاٹے میں ہوں گے۔سوائے ان کے جو اس طرح دائیں اور بائیں، آگے پیچھے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ ما یسرنی ان عندی مثل احد ذہبا)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے بھی قریب اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔جبکہ بخیل انسان، (کنجوس انسان) اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور دوزخ سے قریب ہوتا ہے۔اور جاہل سخی، بخیل عبادت کرنے والے کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔(ترمذی کتاب البر باب ما جاء فی السخاء)۔یعنی ایک جاہل انسان ہو لیکن سخاوت کرنے والا ہو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اُس کے جو بڑا عبادت گزار تو ہو لیکن کنجوس ہو۔

یہ تھی وہ تعلیم جس کے مطابق آپؐ نے اپنی تمام عمر گزاری۔آپ کی جود وسخا کے بے تحاشا واقعات ہیں لیکن بیان نہیں ہو سکتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اخلاقِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا موقع میں اچھی طرح کھل گئے اور امتحان کئے گئے اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہوگئی۔اور جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار فتوحات اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا سے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں روشن وتاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کبھی کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں''۔آنحضرتؐ کو دنیا سے کوئی غرض نہیں تھی۔اور یہ ایسے اخلاق تھے جو آپ میں تمام پہلے نبیوں سے بڑھ کر تھے۔'' کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرتؐ پر کھول دیئے سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی ۔بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی اور وہ جو دل آزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔سونے کے لئے اکثر زمین پر ایک بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نانِ جو یا فاقہ اختیار کیا۔دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرتؐ نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دنیا تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے بجز اپنے مولا کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا۔

فرمایا:''غرض جُود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثال نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ نمبر 11صفحہ 260-263)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''.........دولت سے دل نہ لگانا۔دولت سے مغرور نہ ہونا، دولت مندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کرم اور جود اور بخشش کا دروازہ کھولنا۔اور دولت کو ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلہ ظلم وتعدی نہ بنانا، یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جن کے ثبوت کے لئے صاحب دولت اور صاحب طاقت ہونا شرط ہے۔اور اسی وقت بپایہ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت واقتدار دونوں میسر ہوں''۔

فرمایا:''اور اس بارے میں سب سے اول قدم حضرت خاتم الرسل، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں۔اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے۔اور مضمون ﴿اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ کا بپایہ ثبوت پہنچ گیا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور اُن کی کتابوں کو تصدیق کیا۔اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ 266-282 حاشیہ نمبر 11)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ

(اپنی اولاد کی عزت کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی سیرۃ وسوانح اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات

شیخ محمود احمد استاد جامعہ احمدیہ قادیان

عصر حاضر کے امام موعود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب ''الوصیت صفحہ 1-6) میں قدرت ثانیہ کی نسبت یہ عظیم الشان بشارت دی کہ:۔

'' تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''

حضرت مصلح موعودؓ نے ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو وکٹوریا روڈ میگزین لین کراچی میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں پہلا خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت پرشوکت انداز میں حضرت مسیح موعود کی مندرجہ بالا بشارت پر روشنی ڈالی چنانچہ آپ نے فرمایا

'' حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جس مقصد کے پورے کرنے کیلئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی اینٹ بنایا۔ اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرے میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن ''رجال'' کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ لوگ اور بھی ایسے ہوں جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کھڑے ہوں۔

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۶ کالم ۴)

اس روح پرور خطاب کے صرف ایک ہفتہ بعد ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔

اور چونکہ آپ کا مبارک اور مقدس وجود رجال (من فارس) کا درخشندہ ثبوت و برہان بننے والا تھا اس لئے آپ کا اسم مبارک مسرور احمد تجویز کیا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی نام ہے چنانچہ اس تعلق میں جو الہام ہوا تھا وہ آگے چلکر میں بیان کروں گا۔ انشاء اللہ۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

آپ نے تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے میٹرک پاس کر کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے مکمل کیا۔

۱۹۶۷ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔ ۱۹۷۶ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکنامکس میں حاصل کی ۳۱ جنوری ۱۹۷۷ء کو آپ کی شادی مکرمہ سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا بنت مکرمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ و مرحوم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فاتح سلمہا اللہ اہلیہ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب نواب شاہ سندھ اور بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد سلمہ اللہ سے نوازا ہے۔ حال ہی میں ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ بروز جمعۃ المبارک حضور پرنور نے مکرم وقاص احمد صاحب کا نکاح عزیزہ سیدہ ہبۃ الروف صاحبہ سلمہا اللہ بنت مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ اعلان فرمایا۔ اور ۲۶ مارچ کو بعد نماز عشاء بیت الفتوح مارڈن سرے میں ناصر ہال میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

حضور انور ۱۹۷۷ء میں زندگی وقف کر کے نصرت جہاں سکیم کے تحت اگست ۱۹۷۷ میں غانا تشریف لے گئے۔ اور غانا میں ۱۹۷۷ء سے لیکر ۱۹۸۵ء تک بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری اسکول سلاگا دو سال ایسارچر ۴ سال اور پھر ۲ سال احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا کے مینجر رہے۔ آپ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ ۱۹۸۵ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور تحریک جدید ربوہ میں ۱۷ مارچ ۱۹۸۵ء سے نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔

۱۸ جون ۱۹۹۴ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ہوگیا ۱۰ ستمبر ۱۹۹۷ء کو آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کے اہم عہدے پر فائز کئے گئے اور تا انتخاب خلافت اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔

اگست ۱۹۹۸ء میں صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے۔ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت کی خدمت بھی بجالاتے رہے۔

1996 تا 1997 چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ اسی عرصہ میں آپ صدر تزئین کمیٹی ربوہ بھی تھے۔ آپ نے گلشن احمد نرسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے ذاتی طور پر بے حد کوشش کی اور جملہ امور کی نگرانی فرمائی۔

1988 سے 1995 تک ممبر قضاء بورڈ رہے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ میں سال 77-1976 میں مہتمم صحت جسمانی 85-1984 میں مہتمم تجنید سال 86-1985 سے 89-88 تک مہتمم مجالس بیرون اور 90-1989 میں بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان رہے مجلس انصار اللہ میں شمولیت کے بعد مجلس انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت وصحت جسمانی 1995ء اور قائد تعلیم القرآن 97-1995 رہے۔

1999ء میں ایک مقدمہ میں اسیر راہِ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے 30 اپریل کو آپ گرفتار ہوئے اور 10 مئی کو باعزت طور پر رہا ہوئے۔

22 اپریل 2003 کو لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات آپ کے بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہونے کا اعلان ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 55 سال ہے اور آپ کی خلافت میں احمدیت کا قافلہ ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔ (ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی جون 2003 صفحہ 15-14)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلافت خامسہ سے متعلق بعض الہامات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشوف میں بہت سے واضح اشارے ملتے ہیں اگرچہ وہ الہامات و کشوف اور رویا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بارہ میں ہیں لیکن دراصل ان کا تعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہے یہاں تک کہ بعض بشارات رحمانیہ کا تعلق براہ راست حضور انور سے ہے۔ قبل اس کے کہ میں ان تمام الہامات کشوف اور رویا کو ازدیاد ایمان کیلئے ہدیہ قارئین کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ بعض الہامات کا جو تفصیلی ذکر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کا مضمون رسالہ مشکوۃ قادیان میں شائع شدہ ہے اس کو پیش کروں۔

تذکرہ مجموعہ الہامات رویاء کشوف حضرت مسیح موعودؑ میں جنوری 1907ء کی ایک رویا ان الفاظ میں درج ہے۔

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ''وہ بادشاہ آیا'' دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے فرمایا قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے (بحوالہ بدر و الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

اس رؤیا کا مضمون خلافت خامسہ کے قیام نے بڑی صراحت کے ساتھ واضح کر دیا ہے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت خامسہ کے منصب جلیل پر فائز ہونا دراصل اسی روحانی بادشاہت کا حصول ہے جس کا اشارہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح کیا ہے۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

اللہ تعالیٰ کے نبی ہمیشہ روحانی بادشاہت کے علمبردار ہوتے ہیں اور ان کے بعد ان کی خلافت بھی روحانی اقالیم سے ہی تعلق رکھتی ہے پس یہ وہی روحانی بادشاہت ہے جو خلافت احمدیت کی پانچویں تجلی کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے اور وہ پگڑی جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے سر پر دکھائی گئی وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ان کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے سر پر رکھ کر ایک ایمان افروز نظارہ دنیا کو دکھایا۔ یاد رہے کہ پگڑی عزت شرف علم اور بزرگی کی ایک علامت ہے اور اس حوالہ سے یہ خلافت کی روحانی بادشاہت کا ایک نشان بھی ہے۔

اسی رویا کا دوسرا حصہ بھی بہت قابل توجہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ''وہ بادشاہ آیا'' جبکہ دوسرے نے کہا ''ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے'' پہلا فقرہ ماضی کے صیغہ میں ہے جبکہ دوسرا فقرہ مستقبل سے تعلق رکھتا ہے الحمد للہ کہ ہم سب نے پہلے فقرہ کا ظہور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ایک بابرکت وجود کو عالم روحانیت کی بادشاہت کے منصب پر فائز کیا گیا۔ وہ وجود جس کیلئے یہ تاج خلافت مقدر تھا وہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ ہر ایک نے محسوس کیا کہ وہ بادشاہ آگیا دوسرا فقرہ کہ ''ابھی اس نے قاضی بننا ہے'' مستقبل سے تعلق رکھتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ کچھ امور ایسے ہیں جو رفتہ رفتہ اپنے وقت مقررہ پر ظاہر ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے قاضی کی جو تشریح فرمائی ہے اس میں تائید حق کرنے اور باطل کو رد کرنے کے معانی بیان فرمائے ہیں۔ یہ دونوں معانی بہت ہی پر معارف اور وسیع مطالب پر مشتمل ہیں جن کا تعلق آیت استخلاف میں بیان کردہ برکات خلافت سے واضح نظر آتا ہے یوں دکھائی دیتا ہے کہ یہ باتیں وہ ہیں جو اس وقت پردہ غیب میں ہیں اور اپنے وقت پر بڑی شان سے جلوہ گر ہوں گی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوں گی انشاء اللہ (بحوالہ ماہانہ مشکوۃ قادیان اپریل ۲۰۰۴ صفحہ ۹)

مندرجہ بالا رؤیا جنوری ۱۹۰۷ء کا تھا اور عجیب اتفاق ہے کہ اسی سال ۱۹۰۷ء دسمبر میں حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوتا ہے ''میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں میں تیرے بوجھ کو اٹھاؤں

گا''انی معک یا مسرور ''اس میں جوالہام ہوا کہ''میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں اس میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کا وعدہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی ذات یا آپ کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ اس تائید ونصرت کا دائرہ بہت وسیع ہے اور اس بشارت میں اور بھی بہت سے پیارے وجود شامل ہوں گے۔

پھران الہامات کے ساتھ ایک یہ بھی الہام شامل ہے کہ''سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم '' کہ ہم عنقریب ان کونشانات دکھائیں گے گردونواح میں اور خودان میں ان کو کے الفاظ میں، ایک بارپھر یہ بات دہرائی گئی ہے کہ نصرت خداوندی کا وعدہ ایک فرد سے نہیں بلکہ افراد سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح نشانات کے ظہور کا زمانہ بھی مختلف زمانوں پر محیط ہوگا۔

اس سے یہ بھی پتہ لگا کہ تائید ونصرت الٰہی کے ظہور میں آنے والے نشانات افاقی بھی ہوں گے اور زمینی بھی اوران کا دائرہ بھی غیر معمولی طور پر وسیع ہوگا۔

اس ضمن میں اللہ جل شانہ کی زبردست تقدیر جس رنگ میں کارفرما ہونی مقدر تھی اس کا ذکر ۲۱ر اپریل ۱۹۰۳ء کے الہام جو مسیح موعودؑ کے قلم مبارک سے الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ پر ایک صدی قبل شائع شدہ ہے میں ملتا ہے چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

''یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں''

ازاں بعد ۳۰ر اپریل کو یہ عالم گیر اور پر مسرت خبر دی گئی کہ''اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے تذکرہ ۴۷۱ اس نئے انقلاب آفرین اور تاریخ ساز دور کی عالمگیر عظمت کا پہلا نمونہ حضور کی عالمی سطح پر بیعت اور عالمی سطح پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اس کی منادی کی صورت میں جناب الٰہی کی طرف سے دکھلایا جارہا ہے جس کی کوئی مثال دنیا بھر میں قبل ازیں نہیں مل سکتی۔

تذکرہ میں ۱۹۰۳ء کی ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ کشفی نظارہ درج ہے ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اس لڑکے شریف کے متعلق کہا تھا اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں'' (تذکرہ صفحہ ۴۸۷)

تاریخ شاہد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے برگزیدوں کو دئے جانے والے وعدے بعض برگزیدوں کی زندگی میں ہی پورے ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں ان کا ظہور اس کے بعد اس شخص کی اولاد در اولاد، اس کے خلفاء ومتبعین کے ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا کشف میں ظاہری الفاظ کے لحاظ سے مفہوم ذہن میں آتا ہے کہ اس کا تعلق حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی ذات سے ہے اور اس میں مسیح موعودؑ کی نیابت وخلافت کا اشارہ ہے مگر حضرت مرزا شریف احمدؓ کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحبؓ کے وصال پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۹۷ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

''میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ یہ کشف حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر ہرگز نہیں بلکہ ان کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحبؓ پر صادق آتا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ واقعات نے اس انداز کو بڑی عمدگی سے ثابت کردیا کیونکہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو 45 بار ربوہ میں خلیفہ وقت کی غیر حاضری میں امیر مقامی کے طور پر نیابت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور پھر مزید یہ کہ خلافت رابعہ کے دوران تو آپ کو مسلسل ۱۴ سال امیر مقامی رہنے کا غیر معمولی اعزاز حاصل ہوا یہ واقعہ اس سے پہلے کبھی تاریخ احمدیت میں نہیں ہوا۔ اس مضمون کو بیان فرمانے کے بعد حضورؒ ایک اور پر معارف بات یہ بیان فرمائی جس کا تعلق موجودہ حضور سے ہے۔ چنانچہ حضورؒ نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا۔

''اب جب کہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔

(بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰ جنوری ۱۹۹۸ء)

نیز خطبہ جمعہ کے بالکل آخر میں فرمایا:

میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دُعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے تو ہماری جگہ بیٹھ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خودان کی حفاظت فرمائے اوران کی اعانت فرمائے۔

قارئین کرام دنیانے بچشم خود بذریعہ M.T.A اس نظارہ کو مشاہدہ کیا کہ تو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں کا یہ مضمون کس طرح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ذریعہ پورا ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اب میں اس خطبہ نکاح کا کچھ حصہ پیش کرتا ہوں جس میں ہمارے موجودہ حضور ایدہ اللہ کے انتخاب خلافت کی طرف اشارہ موجود ہے حضرت مسیح موعودؑ کے تیسرے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت حکیم الامۃ مولانا نور الدین صاحبؓ نے کیا چنانچہ آپ نے اس پر معارف خطبہ میں فرمایا۔

''ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدانے ہمارے امام کو بھی آدم کہا ہے اور بث منھما رجالاً کثیراً ونساء کی آیت ظاہر کرتی ہے اس آدم کی اولاد جو دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں کیونکہ اس کی اولاد میں سے اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہوکر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے مبارک ہیں وہ لوگ''

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴ نیز خطبہ نور صفحہ ۲۴۰)

اس نکاح کے موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ بنفس نفیس اس مجلس میں رونق افروز تھے۔

یہ بات اس جگہ قابل غور ہے کہ یہ بات کسی اور موقعہ پر یا کسی اور بیٹے کے نکاح پر نہیں کہی گئی بلکہ ایک خاص موقعہ پر حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے نکاح کا موقعہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعودؑ بھی تشریف فرما تھے۔ یہ امر صاف ظاہر کرتا ہے کہ جن مقدس وجودوں کا ذکر ہورہا ہے ان میں سے کچھ ضرور اس نکاح کے نتیجہ میں جاری ہونے والی نسلوں میں سے ہوں گے۔

اس ارشاد کے یہ الفاظ بہت ہی معنی خیز ہیں کہ'' خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہوکر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انتخاب کوئی معمولی انتخاب نہیں ہوگا۔ لاریب یہ الفاظ بہت واضح طور پر انتخاب خلافت کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔

الحمد للہ ہم نے اس آسمانی بشارت کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ابن حضرت مرزا منصور احمدؓ کو خدا تعالیٰ نے اپنے حضور میں خاص طور پر منتخب فرما کر خلافت خامسہ کے تخت پر متمکن فرمادیا۔

اب میں اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف ان الہامات کو درج کئے دیتا ہوں جو ازدیاد ایمان کا باعث ہوں گے انشاء اللہ۔

۱۔ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء

الف:۔ جب یہ بچہ پیدا ہوا تھا تو اس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا جس پر لکھا تھا۔ معمر اللہ یعنی خدا کی طرف سے عمر پانے والا۔ مراد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ۔

(ب) تو اس وقت عالم کشف میں میں نے دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اس پر لکھا تھا معمر اللہ۔

۲۔۔ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۵ء عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا اس کے سر پر لکھا ہوا ہے المبارک پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا برکۃ زائدۃ علی ھذا الرجل اس کے بعد ایک رویا ہوا کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں۔ تو میں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔

۳۔ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے عمرہ اللہ علی خلاف التوقع یعنی اس کو شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا یہ الہام بیماری کی حالت میں ہوا۔

(۲) امرہ اللہ علی خلاف التوقع۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔

(۳) انت لا تعرفین القدیر۔ کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی (یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے)

۴۔ مرادک حاصل۔ تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔

۵۔ اللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔ خدا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور ارحم الراحمین ہے۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی جون)

(۴) میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔

(۵) وقع واقع وھلک ھالک۔ ایک واقعہ وقوع میں آئے گا اور ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا۔

(۷) وضعنا الناس تحت اقدامک۔ ہم نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھ دیا۔

۸۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنالک ذکرک یعنی ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔

۸۔ اجیبت دعوتک۔ تیری دُعا قبول کی گئی۔

۹۔ اجیبت دعوتکما۔ ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

۱۰۔ انی معک یا ابراھیم۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔

۱۱۔ انی انا ربک الاعلی۔ میں تیرا رب اعلیٰ ہوں (تذکرہ صفحہ ۷۴۴)

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلے خطاب کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں۔

احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دُعاؤں پر زور دیں دُعاؤں پر زور دیں۔ دُعاؤں پر زور دیں۔ بہت دُعائیں کریں بہت دُعائیں کریں بہت دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید ونصرت فرمائے احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ء)

پس آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیارے حضور کی عمر وصحت میں غیر معمولی برکت ڈالے اور روح القدس کے ذریعہ سے حضور کی تائید ونصرت فرمائے حضور انور کی قیادت وسیادت میں احمدیت کا قافلہ شب وروز ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین۔

موجودہ عیسائیت ـــــ ایک جائزہ

((قسط : 4 آخری))

محمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان

مسیح کی صلیبی موت سے نجات

موجودہ عیسائیوں کا تیسرا اہم اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ مسیح نے صلیب پر اپنی جان قربان کرکے تمام گنہگار بنی نوع انسان کی نجات کے سامان کئے اب جو شخص بھی مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لائے گا مسیح اُس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح تو صلیب پر مرے ہی نہیں بلکہ بے ہوشی کی حالت میں زندہ اُتار لئے گئے تھے اور ان کے زخموں کا علاج کیا گیا پھر جب وہ صحتیاب ہوئے اور چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو وہ چپکے سے وہاں سے ہجرت کر گئے اور پھر اپنا مشن پورا کرکے طبعی وفات پاگئے تو عیسائیوں کا مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ فرضی اور بے بنیاد قرار پائے گا اور فرضی کفارہ سے نادان لوگ نجات پا جائیں گے او رعقلمند لوگ صلیب کے نشان کو اُتار پھینکیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عین صلیبی مذہب کے غلبہ کے زمانہ میں مثیل مسیح، مسیح موعود علیہ السلام کو کاسر صلیب بنا کر مبعوث فرمایا ہے چنانچہ آپ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' تصنیف کرکے خود بائبل کی رُو سے اور تاریخی حقائق کی روشنی میں روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک سچے نبی تھے آپ کو صلیب کی لعنتی موت سے خدا نے محض اپنے فضل اور قدرت سے نجات بخشی اور پھر وہاں سے ہجرت کر جانے اور بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل میں جو ہندوستان کے شمال میں کشمیر اور تبت وغیرہ میں آباد تھے پہنچ کر اپنی رسالت کے مشن کو پورا کرنے کی توفیق بخشی اور اس کے بعد طبعی وفات دیکر دیگر مقربان الٰہی کی طرح رفع درجات سے سرفراز فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں جانتا ہوں کہ اتنی بڑی سچائی کو ہزاروں تاریک پردوں میں سے پیدا کرنا ان کا کام نہیں تھا بلکہ یہ اُس خدا کا کام تھا جس نے آسمان سے دیکھا کہ مخلوق پرستی حد سے زیادہ زمین پر پھیل گئی اور صلیب پرستی اور انسان کے ایک فرضی خون کی پرستش نے کروڑہا دلوں کو سچے خدا سے دور کر دیا۔ تب اُس کی غیرت نے اُن عقائد کو توڑنے کیلئے جو صلیب پر مبنی تھے ایک کو اپنے بندوں میں سے دُنیا میں مسیح ناصری کے نام پر بھیجا۔ اور وہ جیسا کہ قدیم سے وعدہ تھا مسیح موعود ہو کر ظاہر ہوا۔ تب کسر صلیب کا وقت آگیا یعنے وہ وقت کہ صلیبی عقائد کی غلطی کو ایسی صفائی سے ظاہر کر دینا جیسا کہ ایک لکڑی کو دو ٹکڑے کر دیا جائے سو اب آسمان نے کسر صلیب کی ساری راہ کھولدی تا وہ شخص جو سچائی کا طالب ہے اب اُٹھے اور تلاش کرے''

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 86)

یونس نبی والے نشان کا وعدہ

اس آسمانی تحقیق کے چند مختصر دلائل ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

انجیل متی باب 12 آیت 39-40 میں لکھا ہے کہ جب یہودی فقیہوں اور فریسیوں نے مسیح سے نشان طلب کیا تو ''اس نے جواب دے کر اُن سے کہا کہ اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائے گا کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا''

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوئے اور زندہ ہی باہر نکل آئے تھے چنانچہ لکھا ہے ''اور یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ تب یوناہ نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے دُعا مانگی'' (یوناہ 1/17۔ 2/1)

عیسائی اب جواب دیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے یہ نشان کب اور کسطرح دکھلایا۔

ہمارے نزدیک چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے راستباز اور سچے نبی تھے اسلئے انہوں نے خدا سے علم پاکر جس نشان کے دکھانے کا وعدہ کیا تھا وہ خدا کے فضل اور احسان کے ساتھ لفظ بہ لفظ پورا ہوا۔ اُس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ:

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے رومی حکومت کا باغی قرار دیکر صلیب پر چڑھا کر قتل کر دینے کا فیصلہ کروالیا۔ اُس زمانے میں مجرموں کو صلیب کی لکڑی پر چڑھا کر ہاتھ پاؤں پر کیل ٹھونکے جاتے اور کئی کئی دن بھوکا پیاسا رکھتے اور اُسی وقت صلیب سے اُتارتے جب یہ تسلی کرلی جاتی کہ مصلوب کی جان نکل چکی ہے اور اگر کسی وجہ سے جلدی اُتارنے کی ضرورت پیش آجائے تو مصلوب کے ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں توڑ دی جاتیں تا کہ اُسکی موت یقینی طور پر واقع ہو جائے۔ لیکن حضرت مسیح ناصری کو صلیب پر چڑھایا تو گیا اور ہاتھ پاؤں میں کیل بھی ٹھونکے گئے اور آپ کے ساتھ دو چوروں کو بھی صلیب پر لٹکایا گیا اور یہ جمعہ کا دن سہ پہر کا وقت تھا۔ اگلا دن ہفتہ کا یہودیوں کے تہوار ''سبت'' کا دن تھا اور اُس دن کی یہ اہمیت اور خصوصیت تھی کہ کسی کو بھی صلیب پر رہنے نہ دیا جاتا تھا اور سبت کا دن جمعہ کے سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا تھا۔ اس لحاظ سے مسیح اور دو چوروں کو جمعہ کے روز سہ پہر کے وقت جو چڑھایا گیا تو ضروری تھا کہ اُسی دن سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اُتار لیا جاتا اور اتنے تھوڑے وقت میں موت وارد نہ ہو سکتی تھی اسلئے ضرور تھا کہ ان کی ہڈیاں توڑ کر اُن کی جان نکال دی جاتی جیسا کہ مسیح کے ساتھ کے دو چوروں کی ہڈیاں توڑی گئیں لیکن اس کے برعکس حضرت مسیح کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں بلکہ بے ہوشی اور غشی کی حالت میں انہیں مردہ سمجھ کر آپکے ایک مخلص حواری یوسف آریتا کے سپرد کر دیا گیا۔ یوسف نے جو پہلے سے ایک قبر نما ہوادار کمرہ تیار کر رکھا تھا اسمیں لے جاکر حضرت مسیح کو رکھا اور مختلف خوشبوؤں اور دواؤں سے تیار کردہ مرہم آپکے زخموں پر لگایا جاتا رہا حتیٰ کہ تین دن کے اندر اندر حضرت مسیح صلیب کے زخموں سے صحتیاب ہو کر چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو رومی حکومت کی عملداری سے نکل جانے کے ارادہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے راستے میں کئی مرید مرد اور عورتوں سے ملاقات ہوئی وہ آپ کو دیکھتے اور حیرت میں پڑ جاتے کہ یہ مسیح کی رُوح آگئی ہے تب آپ نے کہا کہ نہیں میں روح نہیں ہوں مجھ کو چھو کر دیکھو کیا رُوح کی بھی کہیں جسم اور ہڈی ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اُن سے مچھلی اور شہد لیکر اُن کے سامنے کھایا اور اسطرح یقین دلا کر کہ میں صلیب پر سے زندہ ہی اُترا ہوں اور زندہ ہی قبر نما کمرہ میں داخل ہوا تھا اور زندہ ہی نکل کر اب اپنی دوسری منزل کی طرف جارہا ہوں۔ اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ تاخیر کرکے دن کے پچھلے پہر کیوں صلیب پر لٹکایا گیا اور چند ہی گھنٹوں بعد جب قبل از مرگ اُتار لیا گیا تو جسطرح دیگر دو مجرموں کی ہڈیاں توڑ کر صلیب کا مقصد پورا کر لیا گیا تو مسیح کی ہڈیاں کیوں نہ توڑی گئیں۔ اور موت کی تسلی کئے بغیر کیوں حضرت مسیح کو ان کے حواریوں کے سپرد کر دیا گیا۔ ان سب سوالوں کا جواب خود انجیل میں موجود ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رومی حکومت کا متعلقہ حاکم پیلاطوس جس کو مسیح کی صلیبی موت کے فیصلہ کی تعمیل کرنا تھی وہ خود اس فیصلہ میں متردد تھا اور مسیح کو وہ بے قصور سمجھتا تھا بلکہ اسکی بیوی نے بھی جو منذر خواب دیکھا تو وہ بھی گھبرا گئی اور پیلاطوس کو پیغام بھجوایا کہ اس غلط فیصلے سے اپنا ہاتھ کھینچ لے لیکن فقیہوں فریسیوں کے فتویٰ کے مطابق وہ مسیح کو صلیب پر چڑھانے پر مجبور تھا تاہم اُس نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح مسیح کو بے وقت کی موت سے بچا لیا جائے دراصل چونکہ خدا کی تقدیر مسیح کو صلیب کی لعنتی موت سے بچانے کا فیصلہ کر چکی تھی اسلئے پیلاطوس کی تدابیر بھی کامیاب ہو گئیں۔

آیئے اب اس کی تصدیق میں اناجیل کی درج ذیل متعلقہ آیات ملاحظہ فرمائیں۔

1- '' اور پلاطوس نے سردار کاہنوں اور سرداروں اور لوگوں کو پاس بلا کے اُن سے کہا کہ تم اس شخص کو (یعنی مسیح کو۔ ناقل) میرے پاس یہ کہتے لائے کہ یہ لوگوں کو بہکاتا ہے۔ دیکھو میں نے تمہارے آگے تحقیق کی۔ پر اُن قصوروں میں سے جن کو تم اُس پر ٹھہراتے ہو۔ میں نے اس شخص میں کچھ نہ پایا اور نہ ہرودیس نے کیونکہ میں نے تمہیں اُس کے پاس بھیجا اور دیکھو اُس کا کوئی ایسا کام نہ ٹھہرا۔ جو قتل کے لائق ہو۔ اس لئے اُس کو تنبیہ کرکے چھوڑ دوں گا۔

(لوقا باب 23 آیات ۱۳ تا ۱۶)

۲۔ پیلاطوس نے یہ چاہا کہ یسوع کو چھوڑ دے پھر اُنہیں سمجھایا پر اُنہوں نے چلا کے کہا کہ اُس کو صلیب دے۔ صلیب دے تیسری بار اُس نے اُن سے کہا۔ کیوں؟ اُس نے کیا بدی کی ہے؟ میں نے اُس میں قتل کے لائق کوئی قصور نہ پایا اس لئے میں اُسے تنبیہ کرکے چھوڑ دوں گا'' (لوقا باب 23 آیات 20 تا 22)

۳۔ اور جب وہ (یعنی پلاطوس) مسند پر بیٹھا اُس کی جورو نے اُسے کہلا بھیجا کہ تو اُس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ۔ کیونکہ میں نے آج خواب میں اُس کے سبب بہت تصدیع (دُکھ) پائی۔

(متی باب نمبر ۲۷ آیت ۱۹)

۴۔ جب پلاطوس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا۔ بلکہ اور بھی بلڑ ہوتا ہے تو پانی لیکے بھیڑ کے آگے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں۔ تم جانو تب سب لوگوں نے جواب میں کہا۔ اُس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہو''

(متی باب نمبر ۲۷ آیت ۲۵)

۵۔ اور انہوں نے اُسے صلیب پر کھینچ کے اُس کے کپڑے بانٹے...... اور تیسرا گھنٹہ تھا کہ اُنہوں نے اُس کو صلیب دی...... اور انہوں نے اُس کے ساتھ دو چوروں کو ایک کو داھنے ہاتھ اور دوسرے کو بائیں، صلیب پر کھینچا۔''

(مرقس باب نمبر ۱۵ آیت ۲۴ تا ۲۷)

۶۔ اور جب چھٹا گھنٹہ ہوا اُس ساری سرزمین پر اندھیرا چھا گیا اور نویں گھنٹے تک رہا (مرقس باب نمبر ۱۶ آیت ۳۳) (اس سے ظاہر ہے کہ صلیب پر صرف تین گھنٹے مسیح کو رکھا گیا تھا اور اسقدر تھوڑے سے عرصہ میں کوئی شخص مر نہیں سکتا صرف بے ہوشی طاری ہو سکتی تھی اور وہی حالت مسیح پر وارد ہوئی تھی)

۷۔ ''پھر یسوع نے جب سرکا چکھا تو کہا پورا ہوا۔ اور سر جھکا کے جان دی۔ پھر یہودیوں نے اس لحاظ سے کہ لاشیں سبت کے دن صلیبوں پر نہ رہ جاویں۔ پلاطوس سے عرض کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑی اور لاشیں اُتاری جائیں۔ تب سپاہیوں نے آکے پہلے اور دوسرے کی ٹانگیں توڑیں۔ لیکن جب انہوں نے یسوع کی طرف آکے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُسکی ٹانگیں نہ توڑیں۔ پر سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے اُسکی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے لہو اور پانی نکلا'' (یوحنا باب نمبر ۱۹ آیت ۳۰ تا ۳۴)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ موت سے مشابہ غشی کی حالت میں مردہ سمجھ کر حضرت مسیح کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں۔ چنانچہ بھالے سے پسلی میں چھیدنے کے نتیجہ

میں خون اور پانی کا بہہ نکلنا آپ کے زندہ صلیب پر اُتر آنے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

۸۔ یوسف آریتا جو نامور مشیر اور وہ خود خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا آیا اور دلیری سے پلاطس کے پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی اور پلاطوس نے متعجب ہوکر شبہ کیا کہ وہ ایسا جلد مرگیا؟ اور صوبہ دار کو بلا کے اُس سے پوچھا کیا دیر ہوئی کہ وہ مرگیا؟ اور جب صوبہ دار سے ایسا معلوم کیا تھا تو لاش یوسف کو دلا دی۔ اور اُس نے مہین سوتی کپڑا مول لیا تھا اور اُسے اُتار کے اُس کپڑے سے کفنایا اور ایک قبر میں جو چٹان کے بیچ کھودی گئی تھی اُسے رکھا اور قبر کے دروازے پر ایک پتھر ڈھلکا دیا''۔ (مرقس باب ۱۶ آیت ۲۳ تا ۲۶)

اس سے ظاہر ہے کہ پلاطوس کو بھی یقین نہیں آیا کہ حضرت مسیح اسقدر جلد موت سے ہمکنار ہوسکتے ہیں اور پھر جلد اُن کے معتمد حواری یوسف آریتا کے حوالے اُن کے وجود کو کردینا بھی اُس سکیم کا حصہ تھا جس کے لئے پلاطوس مستعد تھا اور پھر یوسف نے جو قبر تیار کررکھی تھی وہ ایک ہوادار کمرہ کی طرح تھی جس میں آدمی اندر آجاسکتا تھا اس لئے لکھا ہے کہ قبر کے دروازے پر پتھر ڈھلکا دیا''۔

اب آگے حضرت مسیح کے زخموں سے شفایاب ہوکر قبر نما کمرے سے باہر نکل کر ہجرت کر جانے کا واقعہ بھی انجیل ہی کے حوالے سے ملاحظہ فرمایئے۔

۹۔'' اور سبت کے دن کی پو پھٹنے لگی اور وے عورتیں بھی جو اُس کے ساتھ جلیل سے آئی تھیں پیچھے پیچھے چلیں اور قبر کو اور اُس کی لاش کو کہ کس طرح رکھی گئی دیکھتی تھیں اور وہ پھر کے خوشبوئیاں اور مرّ طیار کیا لیکن شروع کے مطابق سبت کے دن آرام کیا۔ اور وے اتوار کے دن بڑے تڑکے اُن خوشبوؤں کو جو طیار کی تھیں لے کے قبر پر آئیں اور اُن کے ساتھ کئی اور بھی تھیں۔ اور اُنہوں نے پتھر کو قبر پر سے ڈھلکایا ہوا پایا اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی''۔

(لوقا باب ۲۳ آیت 54 تا 56)

اس سے ظاہر ہے کہ جمعہ کی شام کو حضرت مسیح کو قبر نما کمرہ میں رکھا گیا تھا اور تیسرے دن اتوار کی صبح کو حضرت مسیح وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جاچکا ہے یہ قبر اس طرح کا کمرہ تھا کہ کئی عورتیں آرام سے اندر داخل ہوکر یسوع کی لاش کو تلاش کرنے لگیں لیکن وہاں کسی کو نہ پاکر حیران ہوگئیں۔

آگے مزید پڑھیئے۔

'' اور قبر پر سے پھر کے اُن گیارھوں اور باقی سب لوگوں کو ان سب باتوں کی خبر دی اور مریم مگدلینی اور یوحنا اور مریم یعقوب کی ماں اور دوسری عورتیں ساتھ تھیں انہوں نے رسولوں سے یہ باتیں کہیں پر ان کی باتیں انہیں کہانی سی سمجھ پڑیں اور اُن کا اعتبار نہ کیا۔ تب پطرس اُٹھ کے قبر کی طرف دوڑا اور جھک کر دیکھا کہ صرف کفن پڑا ہے۔ اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

اور دیکھو اُسی دن اُن میں سے دو آدمی اُس بستی کی طرف جس کا نام اماوس، اور یروشلم سے پونے چار کوس کے فاصلے پر ہے جاتے تھے اور اُن سب باتوں کی بابت جو واقع ہوئی تھیں آپس میں بات چیت کرتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب وے بات چیت اور پوچھ پاچھ کررہے تھے یسوع آپ نزدیک آکے ان کے ساتھ چلا۔ لیکن اُن کی آنکھیں بند ہوگئی تھیں کہ اُس کو نہ پہچانا۔ (لوقا باب نمبر ۲۴ آیت ۹ تا ۱۶)

'' تب اُس نے اُن سے کہا کہ اے نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں ست مزاجو! کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہ دُکھ اُٹھاوے......اور وے اُس بستی کے جہاں جانے تھے نزدیک پہنچے اور ایسا معلوم پڑا کہ وہ آگے بڑھا چاہتا ہے تب اُنہوں نے اُسے یہ کہہ کے روکا کہ ہمارے ساتھ رہ کیونکہ شام ہوا چاہتی ہے اور دن ڈھلا تب وہ بھیتر جاکے اُن کے ساتھ رہا۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُن کے ساتھ کھانے بیٹھا تھا روٹی لیکر اسے متبرک کیا۔ اور توڑ کے اُن کو دی۔ تب اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُس کو پہچانا۔ اور وہ اُن کے پاس سے غائب ہوگیا...... اور اُسی گھڑی اُٹھ کر دے یروشلم کو پھرے اور گیارھوں اور اُن کے ساتھیوں کو اکٹھے پایا جو کہتے تھے کہ خداوند سچ مچ اُٹھا اور شمعون کو دکھائی دیا ہے۔ تب انہوں نے راہ کا حال بیان کیا اور یہ کہ کیونکر اُنہوں نے اس کے روٹی توڑنے میں اُسے پہچانا۔

اور وے یہ باتیں کہہ رہے تھے کہ یسوع آپ اُن کے بیچ میں کھڑا ہوا اور اُن سے کہا۔ تمہیں سلام۔ پر انہوں نے گھبرا کے اور ڈر کے خیال کیا کہ کسی رُوح کو دیکھتے ہیں مگر اُس نے کہا کہ تم کیوں گھبراہٹ میں ہو اور کاہے کو تمہارے دلوں میں اندیشے پیدا ہوتے؟ میرے ہاتھ پاؤں کو دیکھو کہ میں وہی ہوں اور مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کوئی جسم اور ہڈی نہیں۔ جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔ یہ کہہ کے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے اور جب وے مارے خوشی کے اعتبار نہ کرتے اور متعجب تھے۔ اُس نے اُن سے کہا کہ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ تب اُنہوں نے بھونی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا اور شہد کا ایک چھتا اُس کو دیا اُس نے لیکر اُن کے سامنے کھایا''۔

(لوقا باب نمبر ۲۴ آیت ۲۸ تا ۴۳)

'' اور اُن سے کہا کہ یوں لکھا ہے اور یوں ہی ضرور تھا کہ مسیح دُکھ اُٹھاوے اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے'' (لوقا باب 24 آیت 46)

'' تب وہ اُنہیں وہاں سے باہر بیت انیا تک لے گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کے اُنہیں برکت دی اور ایسا ہوا کہ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا ان سے جدا ہوا اور آسمان پر اٹھایا گیا'' (لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱-۵۰)

پس اناجیل کے مذکورہ بالا تمام بیان سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے تک صلیب پر چڑھائے رکھے گئے اور بے ہوشی کی کیفیت میں زندہ ہونے کی صورت میں اُتار لئے گئے کیونکہ اُس وقت آپ کے جسم میں خون دوڑ رہا تھا ورنہ مردہ کے جسم میں تو خون جم جاتا ہے پھر قبر نما کمرہ میں تین دن رکھ کر مرہم جوان کے زخموں کے علاج کیلئے تیار کیا گیا تھا لگایا جاتا رہا حتیٰ کہ تیسرے دن حضرت مسیح صحتیاب ہوکر اُس کمرے سے باہر نکل گئے کئی عورتوں اور حواریوں نے آپ کو قبر میں نہ پاکر تعجب کیا۔ پھر جب راستے میں حضرت مسیح سے ملاقات ہوئی تو سخت حیران ہوئے اور ڈر گئے تب انہوں نے نہ صرف ان کے ڈر اور خدشہ کو دور کیا بلکہ ان کے ساتھ مچھلی اور شہد اور روٹی کھا کر ثابت کردیا کہ آپ صلیب پر سے زندہ اتارے گئے اور زندہ ہی قبر میں داخل کئے گئے اور تین دن بعد قبر سے زندہ ہی نکل کر اپنی اگلی منزل کی طرف ہجرت کرگئے۔

اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حضرت مسیح نے یہودی فقیہوں اور فریسیوں کو مخاطب کرکے یونس علیہ السلام کے جس نشان کے دکھانے کا وعدہ کیا تھا وہ لفظ بہ لفظ پورا ہوا۔ اس طرح آپ راستباز اور سچے نبی ثابت ہوئے اور یہود اپنے ناپاک منصوبے میں کہ آپ کو صلیب پر مار کر لعنتی ثابت کریں ناکام و نامراد رہے۔ الحمدللہ واللہ غالب علی امرہ۔

اگر اور کوئی دلائل نہ ہوں تو صرف یہی ایک دلیل یونس علیہ السلام کے نشان کی مثل نشان دکھانے کا پورا ہو جانا ہی حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے ثبوت کیلئے نہایت کافی ہے۔

تاہم ذیل میں اسی تعلق میں چند اور بھی دلائل پیش کئے جاتے ہیں:۔

۲۔ نسخہ مرہم عیسیٰ:

اِس امر کا ثبوت کہ حضرت مسیح صلیب پر سے زندہ ہی اُتار لئے گئے تھے اور پھر ان کے زخموں کا علاج کیا گیا جس سے وہ جلد تر صحتیاب ہوکر ہجرت کر جانے کے قابل ہوگئے تھے مرہم عیسیٰ کا وہ نسخہ ہے جو حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تیار کی تھی۔ اس کا ذکر انجیل میں یوں وارد ہے کہ:۔

'' اور بعد اُس کے یوسف اریتا نے جو یسوع کا شاگرد تھا لیکن یہودیوں کے ڈر سے پوشیدہ میں پلاطوس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش کو لے جاوے اور پلاطوس نے اجازت دی۔ سو وہ آکے یسوع کی لاش لے گیا اور نقودیمس بھی جو پہلے یسوع پاس رات کو گیا تھا آیا اور پچاس سیر کی اٹکل مُر اور عود ملا کے لایا''۔ (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۸-۳۹)

پھر یہ امر قابل توجہ ہے کہ وہ ہزاروں کتب جو طب پر لکھی گئیں ان میں واقعہ صلیب سے قبل مرہم عیسیٰ کا کہیں ذکر نہیں لیکن واقعہ صلیب کے بعد ایک ہزار سے زائد مستند طبی کتابوں میں اِس مرہم کا ذکر ہے کہ یہ یسوع مسیح کے زخموں کیلئے تیار کی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''مسیح ہندوستان میں'' نام کی اپنی کتاب میں اس شہادت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور نمونہ کے طور پر دو درجن سے زائد طب کی کتب کے نام بھی درج فرمائے ہیں جس میں مرہم عیسیٰ کا نسخہ درج ہے۔

حضور علیہ السلام اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

'' اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا......

یہ معلوم نہیں کہ یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی یا کسی طبیب کے مشورہ سے تیار کی گئی تھی۔ اس میں بعض دوائیں اکسیر کی طرح ہیں خاص کر مُر جس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے۔ بہرحال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح علیہ السلام کے زخم چند روز میں ہی اچھے ہوگئے۔ اور اس قدر طاقت آگئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ پا گئے۔ پس اس دوا کی تعریف میں اس قدر کافی ہے کہ مسیح تو اوروں کو اچھا کرتا تھا مگر اس دوا نے مسیح کو اچھا کیا''۔

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۵۷-۵۸)

۳۔ حضرت مسیح کی متضرعانہ دُعائیں

اگر حضرت مسیح خدا کی طرف سے بنی نوع انسان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کیلئے محض جان کی قربانی پیش کرنے کیلئے بھیجے گئے تھے تو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ خوشی خوشی صلیب پر چڑھ کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیتے لیکن اناجیل اس کے برعکس قصہ بیان کررہی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

ا۔'' اُس نے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی اور کہا کہ اے باپ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے دُور کردے''۔

(لوقا 22/42-41)

۲۔ اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لیا اور وہ گھبرانے اور بہت اداس ہونے لگا اور اُن سے کہا میری جان کا غم موت کا سا ہے تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔ اور وہ تھوڑا آگے جاکر زمین پر گرا اور دُعا مانگی کہ اگر ہوسکے تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے اور کہا اے باپ سب کچھ تجھ سے ہوسکتا ہے۔ اس پیالہ کو مجھ سے ٹال دے۔ (مرقس 14/33-36)

۳۔'' اور وہ جانکنی میں پھنس کے بہت گڑگڑا کے دُعا مانگتا تھا اور اس کا پسینہ لہو کی بوند کی مانند ہوکر زمین پر گرتا تھا'' (لوقا 22/44)

۴۔ اور نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کے بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی جس کا ترجمہ یہ ہے اے میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا'' (مرقس 16/34) ان متضرعانہ اور مضطربانہ دُعاؤں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کا ہرگز یہ اعتقاد نہیں تھا کہ خدا نے اُن سے اُن کی جان کی قربانی طلب کی ہے۔ بلکہ وہ اسلئے خدا سے دُعائیں کررہے تھے کہ

یہو[illegible] جو آپ کو صلیب پر مار کر ملعون ثابت کرنا چاہتے [illegible]ہ اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہو جائیں [illegible]نانچہ خدا نے آپ کی ان دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا [illegible]ر معجزانہ طور پر اس مصیبت سے نجات بخشی۔

چنانچہ لکھا ہے:۔

’’اس نے اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں بہت [illegible] ور آنسو بہا بہا کے اُس سے جو اُس کو موت سے [illegible]تا تھا دُعائیں اور منتیں کیں۔ اور تحمل کے سبب [illegible]ر جگہ ’’بے قراری کے سبب‘‘ ’’خدا ترسی کے سبب‘‘ کے الفاظ بھی آتے ہیں) اُس کی سنی گئی‘‘۔

(عبرانیوں 5/7)

۴۔ یہودی حضرت مسیح کو ملعون ثابت کرنے کے ناپاک منصوبہ میں ناکام رہے

یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا خیال کرتے تھے اور اپنے اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کا اُن کے پاس سب سے آسان حربہ یہ تھا کہ مسیح کو صلیب دیکر قتل کردیں کیونکہ جھوٹے دعویدار نبوت کے متعلق تورات میں لکھا ہے کہ ’’اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے اور اُس نشان یا معجزہ کے مطابق جو اُس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں اور اُن کی بندگی کریں تو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھریو۔...... اور وہ نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے گا‘‘ (استثناء باب ۱۳ آیت ۱ تا ۳۔۵)

نیز لکھا ہے کہ:۔

’’اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اُس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اُسے درخت میں لٹکائے تو اُس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اُسی دن اُسے گاڑ دے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے‘‘۔

(استثناء باب ۲۱ آیت ۲۲۔۲۳)

اب اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مارنے میں کامیاب ہوگئے تو ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف یہ کہ جھوٹے نبی تھے بلکہ لعنتی تھے یعنی خدا کی درگاہ سے دھتکارے ہوئے تھے چنانچہ یہودی حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد ہی طعنہ دیتے تھے کہ:۔ ’’اس طرح سردار کاہنوں نے بھی آپس میں فقیہوں کے ساتھ ٹھٹھے کرتے ہوئے کہا۔ اُس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تئیں بچا نہیں سکتا۔ بنی اسرائیل کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اُتر آوے۔ تاکہ ہم دیکھیں اور ایمان لاویں‘‘۔ (مرقس 31-16/32)

’’اور سردار اُن کے ساتھ ٹھٹھا کر کے کہتے تھے کہ اوروں کو بچایا اگر یہ مسیح خدا کا برگزیدہ ہے تو آپ کو بچاوے۔ اور سپاہیوں نے بھی اُس پر ہنسی کی اور پاس جاکر اور اُسے سرکہ دیکر کہا اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے تئیں بچا اور اُسکے اوپر یونانی رومی اور عبرانی میں یہ نوشتہ لکھا تھا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔

اور ایک اُن بدکاروں میں سے جو صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُسے طعنہ مار کے کہتا تھا کہ اگر تو مسیح ہے تو آپ کو اور ہم کو بچا‘‘ (لوقا 35-23/39)

اب عیسائی جواب دہ ہیں کہ کیا یہ یہودی سردار کاہن فقیہی فریسی اور سپاہی جو مسیح پر طعنے مار رہے تھے سچے تھے یا حضرت مسیح سچے تھے؟۔ اگر حضرت مسیح راستباز اور خدا کے سچے نبی تھے تو اُن کا صلیب کی لعنتی موت سے بچ جانا یقینی امر ہے اگر نہیں تو پھر ٹھٹھا کرنے والے یہودی اپنے دعویٰ میں سچے ٹھہرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے حضرت مسیح خدا کے سچے نبی تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اس لعنتی موت سے بچالیا لیکن افسوس صد افسوس کہ عیسائی اپنے گناہوں سے نجات کیلئے حضرت مسیح کو اس لعنت کا طوق پہنانے پر بھی رضامند ہیں چنانچہ لکھا ہے۔

’’مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے‘‘

(گلتیوں 3/13)

(پولوس رسول کا خط گلیتوں کو)

پولوس رسول کے اُس اعتراف پر جو اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں کیا ہے بجز انا للہ پڑھنے کے اور ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن سچائی یہی ہے کہ نہ حضرت مسیح صلیب پر مرے اور نہ ہی ملعون ہوئے کیونکہ خدائے خیر الماکرین نے یہودیوں کے تمام مکرو فریب اور ناپاک منصوبوں کو ناکام و نامراد فرمادیا......

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اب اس کے بعد مسیح علیہ السلام کی نسبت کوئی عقلمند یہ عقدہ ہرگز نہیں رکھے گا کہ نعوذ باللہ کسی وقت اُن کا دل لعنت کی زہرناک کیفیت سے رنگین ہوگیا تھا۔ کیونکہ لعنت مصلوب ہونے کا نتیجہ تھا پس جبکہ مصلوب ہونا ثابت نہ ہوا بلکہ یہ ثابت ہوا کہ آپ کی اُن دُعاؤں کی برکت سے جو ساری رات باغ میں کی گئی تھیں۔ اور فرشتے کی اُس منشاء کے موافق جو پلاطوس کی بیوی کے خواب میں حضرت مسیح کے بچاؤ کی سفارش کے لئے ظاہر ہوا تھا اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی اس مثال کے موافق جو آپ نے یونس نبی کا تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا اپنے انجام کار کا ایک نمونہ ٹھہرایا تھا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے صلیب اور اس کے پھل سے جو لعنت ہے نجات بخشی۔ اور آپ کی یہ دردناک آواز کہ ایلی ایلی لما سبقتانی جناب الٰہی میں سنی گئی۔ یہ وہ کھلا کھلا ثبوت ہے جس سے ہر ایک حق کے طالب کا دل بے اختیار خوشی کے ساتھ اچھل پڑے گا‘‘

(ستارہ قیصریہ ’’روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۴۔۱۲۵)

۵۔ حضرت مسیح کے مشن کی تکمیل

ہر نبی اور رسول کی بعثت کا ایک مرکزی مقصد ہوتا ہے اور اُس کے مشن کا ایک دائرہ ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا بڑا اور اہم مقصد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کو فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دلائیں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی بعثت کا اہم مقصد کیا تھا اور آپ کے مشن کا دائرہ کہاں تک پھیلا ہوا تھا خود آپ ہی کی زبانی سنئے فرماتے ہیں:۔

۱۔ ’’اور دیکھو ایک کنعانی عورت وہاں کی سرزمین سے نکل کے اُسے پکارتی ہوئی چلی آئی کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجھ پر رحم کر کہ میری بیٹی ایک دیو کے غلبے سے بے حال ہے۔ اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب اُس کے شاگردوں نے پاس آکر اُس کی منت کی کہ اُسے رخصت کر کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اُس نے جواب میں کہا میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی پاس نہیں بھیجا گیا۔ پر وہ آئی اور اُسے سجدہ کر کے کہا۔ اے خداوند میری مدد کر اُس نے جواب دیا مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیویں‘‘۔ (متی باب ۱۵ آیت 22 تا 26)

۲۔ ’’وہ چیز جو پاک ہے کتوں کو مت دو۔ اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وے اُنہیں پامال کریں اور پھر کر تمہیں پھاڑیں‘‘۔

(متی باب ۷ آیت ۶)

۳۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانے کی نہیں ضرور ہے کہ میں انہیں بھی لاؤں اور وے میری آواز سنیں گی اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا‘‘۔ (یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۶)

۴۔ یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ (متی باب ۵ آیت 17/18)

ان تمام حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت تورات ہی کے پابند تھے اور اُس کے احکامات کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ یہودی جو تورات کے احکامات کو فراموش کر بیٹھے تھے اُن میں نافذ کرنے کیلئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ اور یہ کہ آپ کا مشن بنی اسرائیل تک ہی محدود تھا اور جو قبائل بنی اسرائیل کے یروشلم سے نکالے جا کر مختلف جگہوں پر آباد ہو چکے تھے اُن تک پہنچنا اور اُن کی اصلاح کرنا ضروری تھا۔

اب اگر یہودی اور عیسائیوں کے ظن کے مطابق حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر مر گئے تو آپ کی بعثت کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے لہٰذا اس بارے میں بھی عیسائی جواب دہ ہیں کہ کب اور کہاں مسیح نے اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کیا اور اگر اس کا موقع انہیں نہیں مل سکا تو آپ کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی کہ ’’ضرور ہے کہ میں اُنہیں بھی لاؤں اور وے میری آواز سنیں گی اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا‘‘

پس خدا کے سچے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی بجائے واقعات کے مطابق یہ تسلیم کرلینا سعادت مندی ہے کہ حضرت مسیح صلیب کی لعنتی موت سے نجات پاکر زخموں کے علاج سے صحتیاب ہوکر یروشلم سے ہجرت کر کے افغانستان اور تبت اور کشمیر میں آباد بنی اسرائیل کے اُن قبائل تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے تھے جو بخت نصر بادشاہ کے دور میں یروشلم کی تباہی کے بعد افغانستان اور کشمیر کے علاقوں میں آباد کئے گئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان قبائل میں اپنا مشن پورا کرنے اور ایک کامیاب اور بامقصد زندگی گزارنے کے بعد 120 سال کی عمر میں طبعی وفات دی۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ تصنیف فرما کر مستند تاریخی حوالوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے بعد افغانستان اور کشمیر کی طرف ہجرت کے واقعہ کو بڑی تفصیل میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ ’’ستارہ قیصرہ‘‘ میں عیسائیوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر لعنتی موت کے باطل عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’اور عیسائیوں کا یہ عیب دور کرنے کیلئے خدا نے میری وہ مدد کی ہے جو میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں شکر کرسکوں۔ اور وہ یہ ہے کہ بہت سے قطعی دلائل اور نہایت پختہ وجوہ سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا نے اُس پاک نبی کو صلیب پر سے بچالیا۔ اور آپؑ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ مر کر بلکہ زندہ ہی قبر میں غشی کی حالت میں داخل کئے گئے اور پھر زندہ ہی قبر سے نکلے جیسا کہ آپ کی انجیل میں الفاظ یہ ہیں کہ یونس نبی کا معجزہ دکھلاؤں گا۔ سو آپ نے یہ معجزہ دکھایا کہ زندہ ہی قبر میں داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو انجیلوں سے ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور یہ امر ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے۔ اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس کی عمر پاکر سرینگر میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور سرینگر محلہ خانیار میں آپ کا مزار ہے۔ چنانچہ اس بارے میں میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ یہ ایک بڑی فتح ہے جو مجھے حاصل ہوئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ جلد تر یا کچھ دیر سے اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ دو بزرگ قومیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جو مدت سے بچھڑی ہوئی ہیں باہم شیر و شکر ہو جائیں گی اور بہت سے نزاعوں کو خیرباد کہہ کر محبت اور دوستی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں گی چونکہ آسمان پر یہی ارادہ قرار پایا ہے‘‘

(ستارہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ 123-124)

◎◎◎

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک عظیم منصوبہ

بچوں کیلئے کتب کی اشاعت کا خاص انتظام

رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمدؒ 1982ء میں تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ یہ زمانہ جماعت احمدیہ پر ایک کڑا وقت تھا۔ پاکستان پر اس وقت ایک جابر حکمران فرعون صفت شخص ضیاء الحق مسلط تھا جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جماعت احمدیہ پاکستان کیلئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور وہ اس کی جڑیں پاکستان سے نکال کر رکھ دے گا۔ اس وقت ملک بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا تھا۔ مطالبے ہو رہے تھے کہ جماعت احمدیہ پر پابندی لگادی جائے۔ ان کے دفاتر پر قبضہ کرلیا جائے۔ تبلیغ ممنوع قرار دے دی جائے۔ اخبارات و رسائل کی اشاعت بند کردی جائے وغیرہ۔

اس شخص نے جو خود کو قادر مطلق سمجھتا تھا خلافت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی اور 26 اپریل 1984ء کو اینٹی احمدیہ آرڈیننس جاری کردیا جس کے تحت کسی احمدی کا خود کو مسلمان کہنا یا ظاہر کرنا غیر قانونی قرار پاگیا اس کا مقصد خاص طور پر خلافت کے نظام کو ناکارہ بنانا تھا۔ چنانچہ ہم نے مکرو ومکر اللہ واللہ خیر المکرین کا نظارہ دیکھا۔ اس نے تدبیر کی کہ خلیفہ کو گرفتار کرلیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور خلیفہ وقت کو ہجرت کا اذن ہوا چنانچہ حضور 30 اپریل 84ء کو صبح دو بجے پاکستان کو الوداع کہہ کر اسی دن دوپہر کو لندن آپہنچے۔ یہاں آکر انہوں نے تربیتی تبلیغی اور رفاہی کاموں کی از سر نو بنیاد ڈالی اور مختلف منصوبوں کا آغاز کیا ان میں سے ایک منصوبہ بچوں کیلئے انگریزی زبان میں خصوصی کتب کی اشاعت کا کام تھا۔ ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کا چیئرمین خاکسار کو بنایا گیا۔ اور میرے ساتھ چند نوجوان مقرر فرمادئے۔ کئی ماہ تک حضورؒ کے ساتھ کمیٹی کے اجلاس ہوتے رہے۔ کتب کی تیاری کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا اور اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ کن موضوعات پر کتب پہلے تیار کی جائیں۔ اسی دوران ضروری کتب جن سے استفادہ کرنا تھا اکٹھی کی گئیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اردو میں بچوں کے لئے کتب شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا تھا وہ بھی منگوایا گیا۔ حضورؒ نے ہمیں ہدایت دی کہ ان کتب کو گائیڈ لائن کے طور پر استعمال کریں۔

ہماری میٹنگیں دعا کے ساتھ شروع ہوتی تھیں اور عموماً ایک گھنٹہ لمبی ہوتی تھیں اور اکثر نماز عشاء کے بعد شروع ہوتی تھیں یہ میٹنگیں حضورؒ کے دفتر میں ہوتیں۔ حضورؒ ان نشستوں میں نوجوانوں کے ساتھ بہت دلچسپ گفتگو فرماتے۔ اپنی سیاحت کے واقعات سناتے۔ رسول کریمؐ اور صحابہ کرامؓ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے صحابہ کے سبق آموز واقعات سناتے اور کبھی کبھی لطائف بھی چلتے۔ الغرض ان میٹنگوں میں کبھی بھی بوریت کا احساس نہ ہوتا۔ حضورؒ بک کمیٹی کے ممبران کی دلچسپی کا اسقدر خیال رکھتے تھے کہ اگر کوئی ممبر حضورؒ کو یہ بتاتا کہ فلاں دن ہم نے میٹنگ رکھی ہوئی ہے مگر اس وقت کوئی اہم میچ ہو رہا ہے تو حضورؒ میٹنگ کینسل کردیتے تھے۔ اگر کوئی ممبر سیر وتفریح کے لئے ملک سے باہر جارہا ہوتا تو اس کا مکمل پروگرام مرتب کرڈالتے اس ملک کے مبلغ کو یا امیر کو ہدایت چلی جاتی کہ اسے فلاں فلاں مقامات کی سیر ضرور کروانی ہے اور پھر واپسی پر دریافت فرماتے کہ کیا وہ جگہیں پسند آئیں۔

پلاننگ مکمل کرنے کے بعد جب کتب تحریر کرنے کا وقت آیا تو حضورؒ نے مشورہ طلب کیا کہ کس عمر کے بچوں کیلئے پہلے کتب تیار کرنی چاہئیں فیصلہ ہوا کہ پہلے سیکنڈری سکول کے بچوں کیلئے کتب لکھنی چاہئیں مگر اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کیلئے بھی وہ کتب مفید ہوں۔

حضورؒ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ دوران تحریر اگر دوسری کتب کے حوالے دینے ضروری ہوں تو پورا حوالہ دیا جائے۔ یعنی کتاب کا نام اس کے مصنف کا نام سن اشاعت صفحہ نمبر اور پبلشر کا نام دینا چاہئے تاکہ ڈھونڈنے والے کو حوالہ آسانی سے مل سکے۔

ہمارا طریق کار یہ تھا کہ پہلے کتاب کی Outline تیار کرتے کہ اس میں کون کون سے باب ہوں گے۔ ان کی ترتیب کیا ہوگی اگر موضوع ایسا ہوتا کہ اس پر غیروں نے اعتراضات کئے ہوں تو ان سب اعتراضات کو بھی جمع کرتے اور پھر کہانی اسطرح لکھتے کہ ان اعتراضات کے جوابات خود بخود اس میں آجاتے ہم چند صفحات تیار کرتے اور حضورؒ کے ساتھ میٹنگ میں بک کمیٹی کا ایک رکن انہیں بلند آواز میں پڑھتا۔ عام طور پر کلیم مرزا یہ ڈیوٹی ادا کرتے تھے حضورؒ سن کر اصلاح فرماتے۔ اگر تحریر درست نہ ہوتی تو تین صورتیں ہوتیں۔

۱۔ حضورؒ ارشاد فرماتے کہ دوبارہ لکھ کر لاؤ اور ساتھ ہی راہنمائی فرماتے کہ کسطرح لکھنا ہے۔

۲۔ حضورؒ ڈکٹیشن دے دیتے۔

۳۔ حضورؒ فرماتے کہ اس معاملہ میں مزید ریسرچ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ تمام ٹیم ریسرچ میں لگ جاتی لائبریریاں کھنگالی جاتیں اور صحیح صورت حال سے آگاہی کی جاتی۔

جب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر کتاب لکھ رہے تھے تو حضورؒ نے کمیٹی کو مندرجہ ذیل ہدایات سے نوازا۔

۱۔ قرآن مجید میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیات ہیں ان سے استفادہ کریں۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کا دوبارہ مطالعہ کریں۔

۳۔ بائبل سے چاروں حواریوں یعنی متی۔ مارک۔ لوقا اور جان کی انجیلیں نیز برناباس کی انجیل کو بھی استعمال کریں۔

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیگر علماء کی کتب کو بھی مدنظر رکھیں۔

۵۔ تاریخی کتب خاص طور پر جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے ان کے حوالے بھی شامل کریں۔

ایک خاص ہدایت جو حضورؒ نے ہمیں فرمائی وہ انداز تحریر کے بارہ میں تھی حضورؒ نے فرمایا کہ یہ انداز اختیار کرنے کی بجائے کہ حتمی طور پر ایسا ہوا تھا آپ یہ انداز اپنائیں کہ حالات و واقعات کی روشنی میں اس بات کا امکان ہے کہ ایسا ہوا ہوگا۔ مثلاً سری نگر میں جو مقبرہ دریافت کیا گیا اس کی سمت بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہے اسلئے یہ کہنا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ مقبرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی ہے درست طریقہ استدلال نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس دریافت سے اس بات کا غالب امکان ہے کہ یہ مقبرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ ہمیں کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی ضرورت نہیں ہمارا کام تو حق بات کا پہنچانا ہے۔

اس کتاب کے لکھنے کے دوران حضورؒ نے کمیٹی کے اراکین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لکھی جانے والی اکثر کتب میں یہ ذکر ملتا ہے کہ انہیں جمعرات کی رات کو گرفتار کیا گیا اور جمعہ کے دن صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ حضورؒ نے کمیٹی کو ہدایت فرمائی کہ اس بات پر تحقیق کریں کہ گرفتاری کے بعد انہیں کن مراحل میں سے گذرنا پڑا۔ کہاں کہاں لے جایا گیا۔ کن لوگوں یا عدالتوں میں پیش کیا گیا وغیرہ چنانچہ ریسرچ کا کام شروع کردیا گیا۔ اسی دوران حضورؒ کے علم میں فرانسیسی زبان میں شائع شدہ ایک کتاب آئی جو اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالتی تھی اسے منگوایا گیا اور اس کے متعلقہ حصہ کا ترجمہ مکرم رجب علی صاحب آف ماریشس سے کروایا گیا مگر عقدہ پھر بھی حل نہ ہوا۔ بالآخر بائبل کے مفسرین کی کتب کا مطالعہ کرکے ان کے حوالہ جات کو اکٹھا کرکے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ جمعہ کی صبح کو اتنے تھوڑے وقت میں وہ سارے مراحل طے نہیں پاسکتے جن کا چاروں حواریوں کی انجیلوں میں درج ہے اور جمعہ کے دن جو یہودیوں کے مذہبی تہوار کا دن بھی تھا حضرت عیسیٰ کو صلیب پر نہیں لٹکایا جاسکتا تھا بلکہ انکی گرفتاری کے کئی دن بعد انہیں صلیب پر چڑھایا گیا اور ہم نے ایک ممکنہ ٹائم ٹیبل کی ترتیب دی۔ اسطرح یہ کتاب تیار ہوکر شائع ہوئی۔

حضورؒ کو انگریزی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اس بات کا احساس ہمیں خاص طور پر اس وقت ہوا جب ہم کتاب ABC for Muslim Children تیار کررہے تھے۔ لفظ X کے تحت ہم نے کرسمس X-mas لکھا ہوا تھا حضور نے جب دیکھا تو دریافت فرمایا کہ کرسمس کے علاوہ اور کون کون سے الفاظ ہوسکتے ہیں ہمارے علم میں تو دو الفاظ اور تھے ایکسرے اور xylon زائی لون جب ہم نے بتادئے۔ حضورؒ نے ایک لڑکے سے کہا کہ وہ ڈکشنری پکڑے اور حرف X کے تحت جتنے الفاظ لکھے ہوئے ہیں پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کیا اور ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ جہاں ان الفاظ کا تلفظ بھی ہمیں نہ آتا تھا چہ جائیکہ کہ معنی آتے ہوں حضورؒ اکثر الفاظ سے آشنا تھے اور ان کے معنی بھی بتاتے جاتے تھے۔ ڈکشنری میں ایسے کوئی 20 یا 22 الفاظ تھے۔

جب ''ہم اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصور'' کے بارہ میں کتاب تیار کرنے لگے تو سب سے پہلے ہدایت کے مطابق ان تمام اعتراضات کو اکٹھا کیا گیا جو خدا تعالیٰ کی ذات پر کئے جاتے ہیں اب یہ مرحلہ درپیش آیا کہ کتاب کا آغاز کیسے کیا جائے۔ کئی تجاویز سامنے آئیں مگر کسی پر بھی اتفاق رائے نہ ہوسکا۔ ہم چاہتے تھے کہ کتاب کا آغاز اس خوبصورت طریق سے کیا جائے کہ جب کوئی اسے پڑھنا شروع کرے تو پھر کتاب ختم کرکے ہی ہاتھ سے رکھے۔ جب ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچے تو فیصلہ ہوا کہ حضورؒ سے اس بارہ میں راہنمائی حاصل کی جائے چنانچہ اگلی میٹنگ میں ہم نے حضورؒ سے اپنا مدعا بیان کیا اس پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے آج ہی ڈاک سے مجھے ایک محترمہ کا خط ملا ہے جس پر انہوں نے بچوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں بتانے کیلئے چند صفحات لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں اسطرح کی کتاب تیار ہونی چاہئے میں یہ صفحات آپ کو دینے کیلئے لایا تھا ہم نے جب ان صفحات کو پڑھا تو سب نے اتفاق کیا کہ بہت عمدہ طریق سے اس موضوع کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان محترمہ سے رابطہ کیا گیا اور ان سے مزید مفید مشورے بھی حاصل کئے اور ہم نے کتاب لکھنا شروع کردی۔

حضورؒ سائنس، ٹیکنالوجی اور علوم فلکیات میں بھی

ماہر تھے۔نئی نئی سائنسی تحقیقات میں بہت دلچسپی تھی۔ اکثر جدید سائنسی نظریات کی کتب منگواکر ان کا مطالعہ کرتے اور بعض دفعہ پڑھنے کے بعد وہ کتب دوسروں کو دے دیتے تھے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل کتب خاکسار کو حضورؒ کی طرف سے عنایت کی گئیں تھیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؒ کیسی کتب پڑھنا پسند فرماتے تھے یہ تمام کتب W.H Freeman and Co نیویارک کی شائع شدہ ہیں۔

1۔ Vision تحریر کردہ ڈیوڈ مار David Marr سن اشاعت 1982 اس میں انہوں نے دیکھنے کے عمل پر لیبارٹری میں کئے گئے اپنے تجربات کا ذکر کیا ہے۔

2۔ Relativity and its Roots جو Banesh Haffman کی تحریر کردہ ہے 1983 میں شائع ہوئی۔اس میں نیوٹن کے نظریات سے لیکر تمام معروف سائنسدانوں مثلاً آئن سٹائن کی گلیلیو فیراڈے کی تحقیقات، کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

3۔ From X-rays to Quarks یہ کتاب Emilio Segre کی تحریر کردہ ہے اور 1980 میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں 1895 سے لیکر اب تک نیوکلر فزکس میں جو ترقیات ہوئی ہیں اور مختلف سائنسدانوں نے جو تجربات کئے ہیں ان کا ذکر ہے ان سائنسدانوں میں ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کا بھی ذکر ہے اور موجودہ دور کے سائنسدانوں کے ساتھ ان کی ایک نایاب تصویر بھی شائع کی گئی ہے۔

4۔ From Falling Bodies to Radio waves یہ کتاب بھی Emilio Segre کی تحریر کردہ ہے اور 1984 میں شائع ہوئی۔اس کتاب میں مشہور سائنسدان نیوٹن گلیلیو اور دیگر کئی افراد کی تحقیقات تجربات اور ان کی تھیوریوں پر بحث کی گئی ہے۔

5۔ Brain, Mind and Behavior یہ کتاب Floyd E Bloom اور Arlyne Lazerson کی تحریر کردہ ہے اور پہلا ایڈیشن 1985 میں جبکہ دوسرا ایڈیشن 1988 میں شائع ہوا۔اس کتاب میں دماغ کے بارہ میں سائنسی معلومات درج کی گئی ہیں۔دماغ کیا ہے کس طرح کام کرتا ہے۔ہمارے جسم کا اعصابی نظام قوت یادداشت کو کس طرح بڑھایا جاسکتا ہے نیز دماغی بیماریوں پر بحث کی گئی ہے۔کتب کے علاوہ بعض رسائل بھی حضورؒ کے مطالعہ میں رہتے تھے۔ سائنس کے موضوع پر New Scientific اور نیچر سائنس جرنل حضورؒ کی خدمت میں باقاعدہ آتے تھے۔

اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور کتاب لکھنے کے دوران جب ہم ہستی باری تعالیٰ کے زندہ جاوید ہونے کے ثبوت اکٹھے کر رہے تھے اور کارخانہ قدرت کے عجائبات پر گفتگو ہو رہی تھی تو حضور نے اندازہ لگالیا کہ کمیٹی کے اراکین کی معلومات ان علوم کے متعلق صفر ہیں لہٰذا حضور نے مناسب خیال کیا کہ وہ ہمیں ڈکٹیشن دے دیں۔اسطرح ہمارا کام آسان ہوگیا اور علوم فلکیات اور کائنات کی باریک گتھیوں کو سلجھاتے ہوئے حضورؒ نے نہایت عمدہ طریق سے سارا مضمون ہمیں سمجھا دیا۔مگر بہت اعلیٰ معیار کی سائنسی معلومات کی وجہ سے یہ مضمون سکول کے بچوں کی فہم سے بالا تھا چنانچہ میٹنگ کے اختتام پر خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کی کہ اگرچہ ہمیں تو نفس مضمون کی بہت اچھی طرح سمجھ آگئی ہے مگر بچوں کیلئے یہ مضمون بہت مشکل ہوگا لہٰذا اگر حضور اجازت دیں تو مشکل حصوں کو نسبتاً آسان بنا کر دوبارہ حضورؒ کی خدمت میں پیش کریں۔حضورؒ نے فرمایا کہ اچھا مشکل حصوں پر نشان لگا کر کل لے آؤ پھر دیکھتے ہیں۔

اگلے دن جب ہم میٹنگ کے لئے اکٹھے ہوئے تو حضورؒ کی شفقت اور دلداری ملاحظہ فرمایئے۔ مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کل جب میں آپ لوگوں سے فارغ ہوکر اُوپر جارہا تھا تو مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ واقعی جس عمر کے بچوں کیلئے ہم یہ کتاب لکھ رہے ہیں واقعی ان کی فہم سے یہ مضمون بالا ہے۔لہٰذا دوبارہ ڈکٹیشن لیں آج میں تیار ہوکر آیا ہوں چنانچہ وہی مضمون حضورؒ نے نہایت سادہ الفاظ میں دوبارہ عمدہ طریق سے بیان فرمادیا۔اسطرح یہ کتاب مکمل ہوگئی اور شائع ہوگئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں جب کتاب لکھی جانے لگی تو حضورؒ نے نصیحت فرمائی کہ حضرت عمرؓ کے بارہ میں بعض ایسی روایات ملتی ہیں جن سے ان کی طبیعت میں سختی اور درشتگی کا نمایاں اظہار ملتا ہے۔ اس لئے اگر ان واقعات کو لینا ہو تو خوب تحقیق کے بعد لیں فرمایا اسلام لانے سے پہلے جو اُن کی حالت تھی وہ اسلام لانے کے بعد نہیں رہی تھی اور خلافت کے بعد تو ان میں اسقدر تبدیلی آگئی تھی کہ قرآن کریم کی تلاوت سن جکران پر رقت طاری ہوجایا کرتی تھی۔ جب یہ کتاب اپنے اختتام کو پہنچی تو حضورؒ نے فرمایا کہ ماشاء اللہ ٹیم اب بہت اچھا کام کر رہی ہے لہٰذا اگر ضرورت محسوس کریں تو میرے پاس آجایا کریں ورنہ انہی لائنوں پر کام کرتے جائیں حضورؒ کی طبیعت بھی ان دنوں ٹھیک نہ رہتی تھی لہٰذا حضورؒ کے ساتھ میٹنگوں کا سلسلہ مجبوراً بند کرنا پڑا۔

حضورؒ کے عہد خلافت میں آخری کتاب جو ہم نے لکھی وہ حضرت خدیجہؓ کی زندگی کے حالات کے بارہ میں تھی جب کتاب کا مسودہ حضورؒ کی خدمت میں بھجوایا گیا تو حضورؒ نے اس پر نوٹ لکھا۔'' ماشاء اللہ بہت اچھا مسودہ ... تیار ہوگیا ہے اور اسے شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حضورؒ کے عہد خلافت میں چلڈرنز بک کمیٹی کو 13 کتب شائع کرنے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے جنت میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے جاری منصوبوں کی تکمیل کی توفیق دے۔ آمین۔☆☆☆

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

سنی ہم نے جس دم ندائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت

ہمیں خلدِ ربوہ کی پہنائیوں میں
نظر آرہی ہے رِدائے خلافت

ہے عرفانِ اسلام ہر سمت جاری
فلک گیر ہے اب صدائے خلافت

زمانے کی رفتار یہ کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت

کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت

رہے حشر تک وہ ثنا خوان اس کا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت

بصیرت جسے دے وہ ربِّ دو عالم
وہی باندھتا ہے ہوائے خلافت

اندھیرے گھروں میں اجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

جسے روح تسلیم کرتی ہے ثاقب
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

(ثاقب زیروی مرحوم، پاکستان)

تقریب رخصتانہ ودرخواست دعا

مورخہ 05-4-17 کو عزیزہ نوید کوثر صاحبہ سلمھا دختر برادرم محترم مولانا مظفر احمد صاحب ظفر دفتر نظارت دعوت الی اللہ قادیان کی رخصتی کے سلسلہ میں بعد نماز عصر ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی اور مورخہ 05-4-20 کو بچی ہالینڈ کے لئے روانہ ہوگئی۔ تین سال قبل عزیزہ کا نکاح محترم شیخ وسیم احمد صاحب ہالینڈ ابن محترم شیخ سلیم احمد صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء نے مسجد مبارک میں پڑھایا تھا۔

مورخہ 05-4-24 کو ہالینڈ میں مکرم شیخ وسیم احمد صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مرد وزن شریک ہوئے۔ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور نئے جوڑے کو خوشیوں سے معمور زندگی نصیب کرے۔آمین۔ (مینجر بدر قادیان)

مسلمانوں کی قومی بقا اور خلافت علی منہاج النبوۃ

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

نہ حسن مدعا پر ہے نہ شان ارتقا پر ہے
بقائے عزت انساں خلافت کی بقا پر ہے
خلافت کشتی ملت کی امیدوں کا یارا ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ملت کا اک واحد سہارا ہے

خلافت کا سلسلہ کوئی نیا سلسلہ نہیں ہے جب سے یہ کائنات تخلیق میں آئی ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس دنیا میں مبعوث کیا اس وقت سے ہی لفظ خلیفہ استعمال ہوا ہے جیسا کہ فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفة (البقرہ) چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں آج سے چودہ سو سال پہلے بین اور واضح رنگ میں سورہ نور میں خلافت کے سلسلہ کو یوں بیان کر کے امت محمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں بشارت دی کہ وعداللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا......(سورہ نور)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ اسے ان کے لئے امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔...... چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت میں جس طرح اللہ تعالیٰ انبیاء سابقین کی وفات کے بعد ہر زمانے میں سلسلہ خلافت کو قائم فرماتا چلا آیا اسی سنت قدیمہ کے مطابق علیم و حکیم خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی نظام خلافت کو قائم کیا۔ اور آپکے جانشین خلفا راشدین نے آنحضرت کے جوارح اور اعضاء بن کر آپکے مشن اور آپ کی تعلیم کو پھیلایا۔ ان کے ذریعہ سے جہاں تک خدا تعالیٰ کا منشا مبارک تھا اسلام دنیا میں پھیلا اور اللہ کا نام بلند ہوا۔ جب مسلمانوں نے خلافت کی قدر کو نظر انداز کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عظمیٰ ان سے چھین لی۔ اور مسلمان اس حبل المتین کو چھوڑ کر اوج ثریا سے قعر مذلت میں گرتے چلے گئے۔

حدیث مبارکہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا وعدہ

یوں تو قرآن مجید میں بہت سی ایسی آیتیں ہیں کہ جو اس امت میں خلافت دائمی کی بشارت دیتی ہیں۔ اور اس بارہ میں احادیث بھی بہت سی ہیں۔ اس وقت مسند احمد کی حدیث کے پیش نظر اس مضمون کو بیان کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”بعض صاحب آیت وعداللہ الذین آمنوا ...... کما استخلف الذین من قبلهم کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ منکم سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ انہیں کے زمانہ تک ختم ہو گئی۔ اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہوگا۔ گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی دور تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا“۔

ان آیات (آیت استخلاف وغیرہ۔ ناقل) کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسویہ کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنے رکھتا تھا۔“ چونکہ انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لھذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو تمام دنیا کے وجودوں سے جو اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے پھر بعد اسکے دنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں۔ (شہادت القرآن)

انبیا علیہم السلام کی بعثت اور خلافت کا قیام

یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ انبیا علیہم السلام کی بعثت ایسے وقت میں ہوتی ہے جب کہ دنیا میں ظلمت و تاریکی کا دور دورہ ہوتا ہے اور ظهر الفساد فی البر و البحر کی کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء کی بعثت کے طفیل ان ظلمتوں اور اندھیروں کو اپنے نور کے ذریعہ زائل کرتا ہے۔ اور ایمان لانے والی اور عمل صالح کرنے والی جماعتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ نور نبوت کے فیضان کو امت میں لمبے عرصہ تک ممتد کرنے کے لیے ان ایماندار اور عمل صالح کرنے والے لوگوں میں خلافت کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کی تخلیق کا ارادہ کیا اور زمین و آسمان کو وجود میں لایا اور اپنی مخلوق کو دنیا میں بسایا تو انکی رہنمائی اور ہدایت کے لیے انبیا اور خلافت کے نظام کو جاری فرمایا۔ جسکا وعدہ دائمی ہے۔

دور حاضر اور جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو کنتم خیر امة اخرجت للناس کہہ کر یوں ہی بے سہارا نہیں چھوڑ دیا بلکہ زندہ قوم جہاں خود زندہ ہوتی ہے وہاں دوسری قوموں کی زندگی کا موجب بھی ہوا کرتی ہے۔ زندہ قوم کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے۔ زندہ قوم اپنے اسلاف اور بزرگان کے کارناموں اور انکی روایات و تاریخ کو کبھی فراموش نہیں ہونے دیتی۔ ایسے میں جبکہ ایک طرف بدقسمتی سے امت پستی کے ایک ایسے موڑ پر کھڑی تھی کہ بقول حالی۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا اک اسلام کا نام باقی

اور بقول اقبال۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

چنانچہ مسلمانوں کی اس بدحالی اور پستی اور اخلاقی گراوٹ کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو قرآن مجید کی اس آیت کی طرف نظر پڑتی ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کہ اے مومنو حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا تفرقہ سے بچنا اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو انتشار و افتراق ہوگا۔ ساتھ ہی سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ امت کو آخرین میں خلافت علی منہاج النبوۃ کے ملنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کے تحت اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر اس زمانہ میں دین اسلام کے احیا اور شریعت اسلامیہ کے قیام کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور کر کے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اسلام اور احمدیت کی بقا و ترقی اور خدا اور اسکے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کو جس عظیم ہمت حوصلے اور بہادری سے ڈنکے کی چوٹ سے نڈر اور بے خوف ہو کر رات دن ایک کر کے دنیا کے سامنے پیش فرما کر تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے بڑی تحدی کے ساتھ اسلام اور قرآن مجید کی خوبیاں اور اسکی عظمت کو بیان کر کے یہ چیلنج دیا کہ دین اسلام ایک سچا اور واحد ایسا مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ کے اس اعلان پر کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے مقابلے میں میدان میں آئے آپ نے اپنے دور میں نہایت احسن رنگ میں اسلام کی خدمت کی اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی کہ میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق اپنی قدرت ثانیہ کا ظہور فرماتے ہوئے سلسلہ خلافت کو قائم فرمایا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں سب سے پہلی خلافت ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قائم ہوئی اس لئے ہر سال اس دن یوم خلافت منایا جاتا ہے تا کہ اس موقعہ پر خلافت کی اہمیت اور قیام اور خلافت کی ضرورت و برکات افراد جماعت پر واضح کی جایا کریں۔

امت محمدیہ کے تمام مسائل کا حل خلافت سے وابستگی میں ہے

اس وقت جبکہ دنیا میں بہت سی اسلامی مملکتیں دم و خم سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ اسلام ایک امن اور شانتی کا مذہب ہے اسلام پیار، محبت و اخوت کا درس دیتا ہے اور اس سلسلہ میں بھرپور کوشش کر کے تمام وسائل بھی بروئے کار لائے جا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر جگہ، ہر نہج، ہر ڈگر پر ان کو کامیابی نہیں مل رہی ہے بلکہ اس سلسلے میں اسلامی دنیا خاص طور سے O/C بھی پوری جد و جہد کر رہی ہے کہ مسلمانوں میں یگانگت و اتحاد پیدا ہو اور تفرقہ ختم ہو بلکہ اس سلسلے میں قوموں کے دانشور مفکر تجزیہ نگار، مذہبی لیڈر سیاست دان حکومت کے کارندے غرض کہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح سے اسلام کی صحیح تصویر پیش کی جا سکے تا کہ ۱۱ ستمبر کے واقعہ کے بعد جو حالات و واقعات رونما ہوئے اور جو نظریہ و تصور مغربی اقوام میں مسلمانوں کے تئیں پایا جاتا ہے اسے مٹانے اور ختم کرنے کی بھرپور سعی کر کے اس سے کسی طرح چھٹکارا پایا جائے اور اسلام کی حسین ترین تعلیم ان کے سامنے پیش کی جائے لیکن اس سلسلے میں انہیں ناکامی ہی دیکھنی پڑی اور منہ کی کھانی پڑی ہے کیونکہ ان میں اتفاق و اتحاد اور ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی بقا خلافت سے وابستہ ہے۔ پس اس سے کسی کو انکار نہیں کہ موجودہ دور میں پوری دنیا میں بےچینی اور بدامنی ہے ہر طرف ظلم و فساد کا دور دورہ ہے مسلمان انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہیں اسلامی حکومتیں خود اپنے ہی اندرونی مسائل میں الجھ کر رہ گئی ہیں اور مسلمان بیچارے دو طرفہ مظالم کا شکار ہیں نہ انکی دینی حالت سدھرنے میں آ رہی ہے نہ ہی دنیوی، علماء خود دن بدن قعر مذلت میں گرتے ہی جا رہے ہیں ایسے میں قوم کے دانشور، منصف مزاج اور اسلام کا درد رکھنے والے اس پر آشوب دور میں جبکہ اسلام پر چوطرفہ حملے ہو رہے ہیں اور فرقہ بندی کا بھی زور ہے یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کاش ہم میں کوئی ایسا روحانی رہنما ہوتا جس کے سامنے تمام عالم کے مسلمان حکم الہی کے مطابق سر تسلیم خم کر دیتے۔ بالکل ویسا ہی جیسے دور اول میں خلفاء راشدین کی اطاعت میں سرشار ہو کر تمام مسلمان ایک انتظام کے تحت ایک سلک میں منسلک تھے اور ہر قسم کے تشتت و افتراق سے محفوظ اور اپنے واجب الاطاعت امام کی دعاؤں کے ذریعے اور اسکی ڈھال میں رہ کر ہر قسم کی دینی و دنیوی فکروں سے آزاد تھے۔

خلافت کے لئے بیقراری

مختلف اوقات میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے اور اسلام کی صحیح سوچ اور درد رکھنے والے مفکرین نے مسلمانوں کی موجودہ بیقراری اور ناکامی اور مشکلات کا حل صرف خلافت راشدہ ہی کو بتایا ہے۔ چنانچہ مولانا عبد الماجد دریا بادی مرحوم نے فرمایا:-''اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرف ہے مصر کدھر اور حجاز کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں مملکت اسلامیہ آج کیوں تقسیم ہوتی ایک اسرائیل کے مقابلہ پر سب کو الگ الگ فوجیں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔ (صدق جدید ۱/مارچ ۱۹۷۴ء) اخبار تنظیم لکھتا ہے کہ:- زندگی کے آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظارہ ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے۔ اور بھنور میں کھڑی ہوئی یہ ملت اسلامیہ کی ناؤ کسی طرح ان کے زغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی کیا اسلام کے غلبہ کے لیے بھی کچھ کیا؟'' (اخبار تنظیم اہلحدیث)

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قارئین کرام اس سلسلہ میں خلافت کا احساس عوام اور مفکرین کو ہی نہیں بلکہ مسلم حکمرانوں کو بھی ہیکہ اب مسلمانوں کے اتحاد کا واحد ذریعہ صرف خلافت ہی ہے۔ اور اسی احساس نے کبھی عیدی امین کو اور کبھی شاہ فیصل کو خلیفۃ المسلمین بنانے پر مجبور کیا۔ کبھی شاہ ایران کبھی صدر لیبیا اور کبھی فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کی طرف انکی نظریں اٹھنے لگیں تھیں۔ گو ان میں اکثر اب اس دنیا میں نہیں رہے لیکن ابھی تک انکی یہ سعی کامیاب نہ ہو سکی اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کی نظریں ایسے لوگوں کی طرف اٹھیں جن کا تعلق صرف دنیا سے تھا۔ دین اور روحانیت سے ذرہ بھر تعلق نہ تھا۔ کاش ان کی نظریں قرآن مجید واحادیث اور آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی طرف بھی جاتیں تو انہیں وہاں آیت استخلاف میں خدائی وعدہ جو اس نے امت محمدیہ کے ساتھ کیا ہے نظر آتا کہ خدا ضرور خلافت علی منہاج النبوۃ کو قائم کرے گا

سچ ہے ؎

نہ جب تک کارواں میں ہو امام کارواں کوئی
نہیں ہوتا کسی کا اس جہاں میں پاسباں کوئی

خلافت سے ہی قومی بقا اور نجات ہے

اس وقت کروڑوں مسلمان باوجود ذی ثروت اور حکمران ہوتے ہوئے ایک بے چینی کے عالم میں زندگی گذار رہے ہیں اور ان کا کوئی والی وارث نہیں اسکی اصل وجہ یہی ہے کہ انہوں نے خلافت کی عظیم نعمت کی قدر نہ کی اور قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھا نہیں اس پر عمل نہیں کیا اسکے برعکس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک چھوٹی سی جماعت جماعت احمدیہ خلافت کی برکت اور اسکی اطاعت ووابستگی سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور ایک فعال اور نمایاں کردار دنیا میں پیش کر رہی ہے۔

خلافت کی اطاعت سے نصرت الٰہی حاصل ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو خلافت کے سایہ میں خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل ہے۔ جماعت کو مخاطب ہو کر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-''......وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا ہے آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ہی ملتی ہے۔ جبتک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے'' (الفضل ۴/ستمبر ۱۹۳۷ء)

خلافت کی اطاعت سے باہر ہونے والا نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے

حضورؓ فرماتے ہیں بیشک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اسکی جگہ پر کھڑا ہوں ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے......میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔'' (الفضل ۴/ستمبر ۱۹۳۷ء)

خلفاء ہی قرب الٰہی کے حصول میں ممد ہیں

حضورؓ فرماتے ہیں ''انبیاء اور خلفا خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول میں ممد ہوتے ہیں جیسے کمزور آدمی پہاڑ کی چڑھائی پر چڑھ نہیں سکتا تو سونٹے یا کھڈ کسٹک کا سہارا لیکر چڑھتا ہے۔ اسی طرح انبیا اور خلفا لوگوں کے لیے سہارا ہیں'' وہ دیواریں نہیں جنہوں نے قرب الٰہی کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ وہ سونٹے اور سہارے ہیں جن کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

تمام برکات خلیفہ وقت سے تعلق کے نتیجہ میں مل سکتی ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ''جبتک بار بار ہم سے مشورہ نہیں لیں گے اس وقت تک ان کے کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آخر خدا نے ان کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ نہیں دی میرے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ دی ہے انہیں خدا نے خلیفہ نہیں بنایا مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور جب خدا نے اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے انہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جسکو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے جسکو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی......وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص اپنے آپکو امام کے ساتھ وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا کر سکتا ہے۔'' (۲ نومبر ۱۹۴۶ء)

خلیفہ وقت کی سکیم کے سوا اور کوئی سکیم قابل عمل نہیں ہونی چاہئے

حضورؓ فرماتے ہیں ''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جسکا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں'' (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۶) نیز حضورؓ نے فرمایا: انسانی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے تحت ہی کامیابی کی راہ دکھا سکتی ہیں ساتھ ہی فرمایا ''شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک تو شریعت کا احترام قائم کریں اور دوسری طرف خلفاء کا ادب واحترام کریں اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔ (الفضل ۲ نومبر ۱۹۳۷) پس خلافت علی منہاج نبوت جب قائم ہوگی تو اس خلافت کی برکت سے انسان دشمن کے شر سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔

خلیفہ ہی دشمن کو زیر کرنے کا ذریعہ ہے

حضورؓ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کو دیکھتے ہوئے میں انسانوں پر انحصار نہیں کر سکتا اور تم بھی یہ نصرت اسی طرح حاصل کر سکتے ہو کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور ایسا کرنے میں صرف خلیفہ کی اطاعت کا ثواب نہیں بلکہ موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب تمہیں ملے گا۔ اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو گے تو مشکلات کے بادل اڑ جائیں گے تمہارے دشمن زیر ہو جائیں گے اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت وسطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کرو۔ (الفضل ۴/ستمبر ۱۹۳۷) آپؓ فرماتے ہیں یاد رکھو فتوحات کے زمانہ میں ہی تمام فسادات کا بیج بویا جاتا ہے جو اپنی فتح کے وقت اپنی شکست کی نسبت سوچتا اور اقبال کے وقت ادبار کا خیال نہیں رکھتا اور ترقی کے وقت تنزل کے اسباب کو نہیں مٹاتا اسکی ہلاکت یقینی اور اسکی تباہی لازمی ہے ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا کے فضل سے قریب آ گیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہونگی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہونگے۔

(تقریر جلسہ سالانہ 1915ء)

فرمان رسول اللہ ﷺ

من شذ شذ فی النار یعنی جو شخص جماعت سے کٹتا اور اسکے اندر تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ اپنے لئے آگ کا راستہ کھولتا ہے دوسری جگہ فرماتے ہیں علیکم بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین المھدیین یعنی اے مسلمانو تم پر تمام دینی امور میں میری سنت پر عمل کرنا اور میرے بعد میرے خلفا کے زمانہ میں ان کی سنت پر عمل کرنا بھی واجب ہوگا کیوں کہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہونگے پس ان تمام باتوں اور ارشادات سے واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت کا نظام ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے جس کے ذریعہ جماعتی اتحاد اور قومی بقا اور مرکزیت کے علاوہ جس کی ہر نوزائدہ جماعت کو بھاری ضرورت ہوتی ہے نبوت کا نور جماعت کے سر پر جلوہ افروز رہتا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ پس آج جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کی بابرکت قیادت میں غلبہ اسلام کی عظیم شاہراہ پر بڑی تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی فقید المثال قربانیوں سے اپنے اور بیگانے انگشت بدندان ہیں۔ خاص طور سے اس وقت ایم ٹی اے انٹرنیشنل جس کی ۲۴ گھنٹے نشریات ہیں دنیا میں اب بہت مقبول ہو رہا ہے۔ اور تبلیغ و تربیت کے امور احسن رنگ میں سرانجام دئے جا رہے ہیں۔ کاش اگر آج امت محمدیہ کے تمام فرقے جن کی تعداد کروڑوں میں ہے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاتے اور ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت کو تسلیم کرتے تو آج دنیا کا نقشہ ہی بدل جاتا۔

انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ قوموں کی قومیں فوج در فوج ہو کر جماعت احمدیہ کے اس بابرکت نظام خلافت کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے کے لئے جماعت احمدیہ میں داخل ہونگی اور خلافت علی منہاج نبوت کی لڑی میں شامل ہونگی۔ تب الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کے تحت دنیا کی کوئی طاقت انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی کیوں کہ وہ خدا کے خلیفہ کے تابع ہونگے۔ خدا کی نصرت وتائید انہیں حاصل ہوگی۔ پھر انکی دعائیں قبول ہونگی البتہ جو خلافت سے انکار کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔ اور نافرمانوں میں شامل ہونگے۔ انہیں ہر وقت ڈر، خوف طاری ہوگا انکا کوئی والی وارث نہ ہوگا،

سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کی نورانی باتیں

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس (یوپی)

امام کامگار سیدنا حضرت مہدی پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
''حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور حدیث اور تفسیر میں اعلیٰ درجہ کے معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی قدیم اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصرو عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں۔ مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں'' (فتح اسلام حاشیہ صفحہ ۵۶۔۵۷)

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنی بہت ساری کتابوں میں حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے علم و فضل، تقویٰ، طہارت اور دیگر منفرد اوصاف جلیلہ کا نہایت عمدہ رنگ میں تبصرہ فرمایا ہے۔

خاص کر رسالہ فتح اسلام ازالہ اوہام اور آئینہ کمالات اسلام کے اندر حضرت مہدی پاک علیہ السلام نے جہاں آپ کے اوصاف حمیدہ خصال ستودہ کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پر خاص کر آپ کے قلمی خدمات اور آپ کی پاکیزہ نکھری ہوئی شفاف تحریرات کا بھی خوب سے خوب تر رنگ میں ذکر فرمایا ہے تو پھر آیئے ذرا ہم بھی اس مبارک تحریر سے لطف اندوز ہوں اور ایمان اور ایقان میں تازگی پیدا کریں اور اپنے اپنے روحوں کی سیرابی کا سامان بہم فراہم کرنے کی کوشش کریں و باللہ توفیق۔

ا۔ حضرت مفتی محمد صادقؓ حکیم الامت حضرت مولانا نورالدینؓ کا ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں''
ہمارے مکرم سردار حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک دفعہ ایک بڑے رئیس کے دربار میں موجود تھے جہاں کچھ مذہبی گفتگو چل رہی تھی وہ رئیس سناتنی ہندو تھے اور بت پرستی کے حامی تھے اُس رئیس نے کہا مذہب کی سچائی کا معیار کیا ہے کس بات سے پرکھا جائے کہ کون سا مذہب سچا ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ بادشاہ ہیں آپ ہی معیار قائم کریں اُس نے کہا کہ آپ ہمارا معیار مان لیں گے؟ مولوی صاحب نے کہا ہاں ہم مان لیں گے تب رئیس نے کہا ہاں میں نے ایک معیار سوچا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو مذہب پراچین ہو سب سے پُرانا ہو وہی سچا ہے مولوی صاحب نے کہا خوب! یہ معیار بالکل ٹھیک ہے اب آپ فرمایئے رئیس نے کہا اس کے مطابق اسلام سچا نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ پرانا مذہب نہیں بلکہ تیرہ سو سال سے ہے مولوی صاحب نے کہا کہ اسلام صرف تیرہ سو سال سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ بھی مسلمان تھے قرآن میں لکھا ہے قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ ۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو کہا کہ تو مسلمان ہو جا وہ مسلمان ہو گیا اور آنحضرت کو خدا تعالیٰ نے پہلے انبیاء کا نام لے کر کہا ہے وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنٰهَا اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۔ وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا ۔ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ. وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَمِنْ آبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰۗؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَّا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ.
(الانعام آیت:۸۳تا۹۱)

ترجمہ: یہ ہماری دلیل ہے جو کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر دی ہے۔ ہم جس کے درجوں کو چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں بیشک تیرا رب حکمت والا اور جاننے والا ہے۔ ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب بخشے۔ ہم نے سب کو ہدایت دی اور ان سے پہلے نوحؑ کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون اور ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلا دیتے ہیں اور ذکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ اور الیاس سب نیکو کاروں میں سے تھے اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط اور سب کو ہم نے جہان والوں پر بزرگی دی اور ان کے باپ دادے اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی اور ان کو ہم نے برگزیدہ کیا اور ان کو راہ راست کی طرف ہم نے ہدایت کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ اس کے ساتھ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے ہدایت دیتا ہے اور اگر وہ شرک کریں گے تو اُن کے عمل بیکار ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطاء کی ہے پس اگر اس پر کفر کریں تو ہم نے اُن پر وہ شخص مقرر کیے ہیں جو اس کے کافر نہیں ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی ہے پس ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ کہہ دے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ اہل جہاں کے واسطے نصیحت ہے'' ان آیات سے ظاہر ہے کہ پہلے انبیاء جو حق دُنیا میں لاتے رہے وہی حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا پر ظاہر کیا اور اسی کا نام اسلام ہے۔ تمام انبیاء مسلمان تھے۔ آدم بھی مسلمان تھا بلکہ آدم سے پہلے بھی اسلام موجود تھا۔ کوئی سچائی کسی دوسری سچائی کو ردّ نہیں کرتی۔ لیکن اب آپ فرمایئے آپ مہاراجہ ہیں راجپوت ہیں آپ مہاراجہ رام چندر جی کی پوجا کرتے ہیں وہ آپ کے ہاں بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ فرمایئے! راما کس کی پوجا کرتے تھے؟ رئیس نے کہا راما وشنو کی پوجا کرتے تھے۔ مولوی صاحب نے کہا خوب! تو وشنو کس کی پوجا کرتے تھے؟ رئیس نے کہا وشنو رُدّر کی کرتے تھے۔ اچھا ردّر کس کی کرتے تھے؟ کہنے لگے ردّر برہما کی کرتے تھے اچھا برہما کس کی پوجا کرتے تھے؟ رئیس نے فرمایا کہ برہما کیول ایشور کی پوجا کرتے تھے برہما کے مندر میں مورتی نہیں رکھی جاتی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ بس ثابت ہوا کہ پراچین مذہب اور سب سے پرانا اور پہلا طریقہ یہی ہے کہ کیول ایشور صرف خدا کی پرستش کی جاوے اور یہی مطلب ہے لا الٰہ الا اللہ کا اور چونکہ اس کیول ایشور کی پوجا کو بڑے زور سے اس جہاں میں قائم کرنے والا بڑا اوتار جو ہوا ہے وہ محمد ہے (ﷺ) اس واسطے ہم اس کلمہ میں بھی اس کی رسالت کا ہی اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں. لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیا معنے؟ پوجا کیول ایشور کی کرو۔ یہ بات اس کے اوتار محمد نے ہم کو سکھادی ہے کیا کوئی دانا آدمی اس پوتر منتر کے پڑھنے سے انکار کرسکتا ہے اس واسطے پھر سب کہہ دو۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(بحوالہ کتاب تحفہ بنارس صفحہ۱۳ تا صفحہ ۱۷)

ایک آریہ کے اعتراض کا جواب

سوال۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم۔ یعنی آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے دین تمہارا تو اس کے بعد تم لوگ درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ (ﷺ) کے لئے کیا مانگتے ہو جیسا کہ کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم سے ظاہر ہے۔

جواباً حضرت مولانا نورالدینؓ نے فرمایا:۔
''یاد رکھو ایک خدا کا فضل ہوتا ہے اور ایک تکمیل دین ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے فضل محدود نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود محدود نہیں ہے۔ پس ایسا ہی اس کے فضل بھی محدود نہیں اس کے گھر کا دوالہ کبھی نہیں نکلتا وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے اُس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دے سکتا ہے اس واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعماء کو ابدی اور لاانقطاع وابدی مانا ہے جیسے کہ خدا فرماتا ہے عطاء غیر مجذوذ یعنی بخشش بے انقطاع ولا انتہا ملے گی۔ غرض جبکہ خدا کے فضل بے انت ٹھہرے اور ہم جناب الٰہی سے اپنے محسن کیلئے دردِ دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے تو خدا تعالیٰ ہماری عرضداشت پر جناب نبی کریم ﷺ کیلئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائے گا اور چونکہ اس دُعا کیلئے اس نے خود ہمیں حکم دیا ہے اس واسطے یقیناً صلوٰۃ والسلام کی دُعا قبول ہوگی اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم ﷺ کو خاص انعامات حاصل ہوں گے تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلیٰ میں ہمارے لئے توجہ کریں گے پس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ا۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیاء رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اُس کے محتاج ہیں (دوئم) خدا تعالیٰ کا کمال غنا ظاہر ہوگا بلکہ سارا جہاں اس سے سوال کرتا رہے گا مگر اُس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دینے کیلئے اُس کے پاس موجود ہے (سوم) اپنے نبی کریم ﷺ کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور ہر آن میں محتاج ہے خدائی مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچے گا بلکہ عبد کا عبد ہی ہے اور عبد ہی رہے گا اور خدا تعالیٰ کا فیضان اُن پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ چہارم۔ درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرتؐ کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا باقی رہا علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراھیم تو اس کا یہ جواب ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل ہی میں داخل ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے والا چاہتا ہے کہ جس قدر برکات اور انعامات الٰہیہ حضرت اور اُس کی اولاد پر ہوئے ہیں اُن سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم (ﷺ) کو عطا ہو۔ اس سے تو یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کمتر درجہ پر ہیں بلکہ اس سے تو اُن کے اعلیٰ مدارج کا پتہ لگتا ہے چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے اور یہ ایک حکم ہے کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے تو اس کو اسی قدر ثواب پہنچتا ہے جس قدر کہ سیکھ کر عمل کرنے والے کو اس لئے دُنیا میں جس قدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادات کرتے ہیں ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم ﷺ کو بھی پہنچتا ہے۔ اور ہر وقت پہنچتا ہے کیونکہ زمین گول ہے اگر ایک جگہ فجر ہے تو دوسری جگہ عشاء ایک جگہ اگر عشاء ہے تو دوسری جگہ شام ہے ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا وقت ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم (ﷺ) کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دُنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجود کرتے اور درود پڑھتے اور دوسری دُعائیں مانگتے ہیں اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے روزے رکھتے زکوٰتیں ادا کرتے ہیں اس لئے ماننا پڑے گا کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے کیونکہ اسی نے تو یہ باتیں سکھلائی ہیں کہ تم لوگ نمازیں پڑھو زکوٰتیں دو اور مجھ پر درود بھیجو اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنی روح جو دُعائیں مانگتی ہوگی وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اب تم سوچ

سکتے ہو کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم ﷺ کے نامہ اعمال میں بھی ہونی چاہئیں اس لئے ماننا پڑے گا کہ وہ دُنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے کیونکہ اس کے اعمال تمام دُنیا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نامہ اعمال میں ضرور لکھی جائے گی اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاؤں کا بھی سردار ہے کیونکہ دُنیا میں جس قدر رسول گزرے ہیں اُن کی اُمتیں اُن کیلئے دُعائیں نہیں کرتیں مگر ہمارے نبی کریم ﷺ کے لئے آپ کی اُمت دن رات دُعائیں مانگتی رہتی ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونے کا یہ ایک ثبوت ہے''۔

(الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء بحوالہ مجموعہ فتاویٰ جلد اوّل صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۸)

ایک آریہ کا اعتراض ہے کہ مسجد کو خدا کا گھر کہنے سے خدا کو محدود کہنا پڑتا ہے۔

جواباً حضرت مولانا نور الدینؓ نے فرمایا:۔ سنسکرت میں پانی کو نارا کہتے ہیں وہ پہلے پرماتما کا گھر تھا اس لئے پرماتما کو نارائن کہتے ہیں اور ایک آریہ ترجمہ رگوید میں بحوالہ رگوید لکھتا ہے جس ملک میں علم اور دھرم کی ترقی اور اشاعت ہوتی ہے وہ میرا مقام مالوف ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ مکہ معظمہ سے وعظ توحید شروع ہوا اس معظم مکان نے مسئلہ توحید کی تائید اور شرک کا استیصال کیا۔ قومی نفاق اور طوائف الملوکی اور خانہ جنگیاں عرب کی دور کیں دختر کشی شراب اور خطرناک قمار کا اس ملک میں نام و نشان نہ چھوڑا۔ نفاق و کسل و کاہلی کے بدلہ آزادی صبر و ہمت و اخوت و ہمدردی و شجاعت و استقلال و عزم کو پیدا کیا۔ اب بتاؤ یہ مکان خدا تعالیٰ کا مقام مالوف اور گھر نہ ہو تو اور کونسا ہو۔ خاص نسبت اور تعلق کیلئے اضافت ہوا کرتی ہے۔ اس سے کوئی عقلمند منکر نہیں ہے کہ اسلامی مساجد (سجدہ گاہیں) صرف عبادت الٰہی کی جگہ ہیں اور محض اللہ ہی کی رضامندی کیلئے بنائی جاتی ہیں اس واسطے ان کو بیوت اللہ اور ہر ایک کو بیت اللہ کہتے ہیں یعنی جن گھروں میں صرف اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے اور بس مثلاً خانہ کعبہ میں اندر جاکر صرف دو رکعت نماز و دُعا کی جاتی ہے'' (بحوالہ کتاب نور الدین)

ایک شخص نے عرض کی کہ میں اکیلا ہوں باقی سب مخالف ہیں نماز جمعہ اور عیدین میں کیا کروں؟

جواباً حضرت حکیم الامت نور الدینؓ نے فرمایا۔

''مومن کو ضرور ہے کہ اپنے ساتھ کسی کو ملا لے تنہا رہنا اچھا نہیں اور نماز ظہر بدلہ جمعہ پڑھ لیں عید اکیلے پڑھ لیں جو ہمیشہ سفر میں ہے وہ مقیم ہے''

آریہ معترض ہیں کہ خود آنحضرتؐ کو اپنے وحی اور الہامات پر یقین اور وثوق نہ تھا اس واسطے تحویل قبلہ و کعبہ کیا۔

جواباً حضرت مولانا نور الدینؓ نے فرمایا:۔

''معترض لوگ نہیں جانتے کہ تحویل قبلہ اور یہ انقلاب اللہ تعالیٰ نے اس واسطے کرائے کہ تا یہ ظاہر ہو جاوے مسلمان کعبہ پرست نہیں ہیں۔ ہر دو متبرک مقامات ہیں جن کی بزرگی اور عزت کی وجہ سے کبھی کسی زمانے میں کسی کو اُنکی پرستش کا خیال ہو سکتا تھا۔ اُن کو پیٹھ کے پیچھے کرا کے اس امر کا اظہار عام طور پر کرا دیا کہ مسلمان واقعی اور حقیقی طور پر خدا پرست ہیں نہ کہ کعبہ پرست بایں ہمہ یہ لوگ مسلمانوں پر حجر اسود کی پرستش کا الزام دئے جاتے ہیں۔

صاف بات یہ ہے کہ عبادت کے لئے انسان کو کسی نہ کسی طرف تو منہ کرنا ہی پڑتا ہے پس ایک شخص تو خود اپنی خواہش سے کسی طرف کو پسند کرتا ہے اور دوسرا حکم الٰہی سے ایک خاص طرف منہ کرتا ہے۔ بھلا بتاؤ تو سہی ان میں سے کون اچھا ہے۔ ایک تو حکم پرست ہے اور دوسرا نفس پرست۔ بایں ہمہ یہ لوگ مسلمانوں کو کعبہ پرست کہتے ہوئے شرماتے کیوں نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحویل کعبہ کرنا اس حقیقت پر مبنی تھا کہ مسلمان خاص موحد اور توحید کے پابند ہو جائیں کعبہ پرستی کا وہم تک بھی ان کے دل سے نکل جاوے۔

یہ نہیں ہے کہ کسی تلون اور یقین کی وجہ سے تحویل قبلہ ہوا۔ جیسا کہ معترضوں کا وہم ہے کیونکہ آپ تو صاف کہتے ہیں قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی

ترجمہ: کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے جس پر میں علی وجہ البصیرت خدا کی طرف بلاتا ہوں اور میرے پیرو بھی''۔

(فصل الخطاب بحوالہ مجموعہ فتاوے جلد اوّل صفحہ ۲۵۵ تا صفحہ ۲۵۷)

حضرت مولانا نور الدینؓ ۲۹ مارچ ۱۹۰۱ء کو اپنے ایک خطبہ میں مفہوم ضرورتِ امام اور تجدید دین کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت حسن اور خوبصورتی کے ساتھ فرماتے ہیں۔

''اس وقت بھی دیکھ لو اور غور سے دیکھ لو کہ کس قدر ضرورت ہے کہ کوئی مردِ خدا آوے اور ہماری گمشدہ متاع کو پھر واپس دلائے۔ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس کا گھر لوٹا جا رہا ہو اور وہ میٹھی نیند سو رہا ہو اور خواب میں جنت کی سیر کر رہا ہو۔ اور خوبصورت عورتیں اس کے گرد ہوں اور وہ اس نیند سے اُٹھنا ایک مصیبت خیال کرتا ہو۔ یہی حال اس وقت اسلام کا ہو رہا ہے دشمن نے چاروں طرف سے اس کا محاصرہ کر لیا ہوا ہے اور بعض اطراف سے در و دیوار کو بھی گرا دیا ہے قریب تھا کہ وہ اندر داخل ہو کر ہمارے ایمان کی متاع لوٹ لے کہ ایک بیدار کرنے والے کی آواز پہنچی'' (بحوالہ خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۷۸ الناشر احمدیہ بک ڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ پاکستان)

۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو حکیم الامتؓ نے بنت مہدی حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نکاح کا اعلان فرمایا مجلس میں حضرت امام مہدی خود بنفس نفیس تشریف فرما ہیں خطبہ کا مضمون جاری رکھتے ہوئے آپ نے کچھ اس طرح سے گوہر افشانی کی فرمایا:۔

''یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے یہ مدد اس وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو۔ بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے مگر نیکی اور بدی کی میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے۔ نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے۔ بدی چونکہ بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب حمد الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں اس کا علاج کرنا چاہئے اور وہ علاج کیا ہے؟ استغفار۔ اس لئے فرمایا نستغفرہ۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے اس لئے اس محرومی سے بچانے کیلئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ رکھا ہے ہمارے امام کی (مراد امام مہدی علیہ السلام) تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے (ایضاً صفحہ ۲۸۹)

ایک مزکی النفس انسان سے مستفید ہونے کی راہ

حضرت مولانا نور الدینؓ نے فرمایا:۔ ''لوگوں کے اندر کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے خدا کی رحمت کا یہ بھی تقاضہ ہوتا ہے کہ وہ اُن کے لئے ایک مزکی النفس انسان پیدا کرے۔ جو کہ اپنے نفس اور خواہش سے کچھ نہیں کرتا خدا کے بلائے بولتا ہے اُس کی زبان خدا کی زبان ہوتی ہے یا خدا کی زبان اُس کی زبان ہوتی ہے۔ اس کی آنکھیں خدا کی آنکھیں یا خدا کی آنکھیں اُس کی آنکھیں ہوتی ہیں اس کے ہاتھ خدا کے ہاتھ یا خدا کے ہاتھ اس کے ہاتھ ہوتے ہیں وہ خدا کی طرف سے آتا ہے اور ایک مقناطیسی قوت اپنے ساتھ رکھتا ہے تا کہ لوگ اُس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے اپنے اپنے نفوس کا تزکیہ کریں اور یہ تعلق ایسا مضبوط ہو جیسے ایک درخت کی شاخ پورے طور پر اپنے تنہ سے پیوستہ ہوتی ہے ایسا ہی یہ بھی صدق و صفا اور اخلاص اور پوری اطاعت کے ساتھ اس کے ساتھ پیوستہ ہو تو تزکیہ کی اس رُوح سے جو مزکی کے اندر ہوتی ہے فائدہ اُٹھا سکے گا ورنہ اُس کا نشو و نما ہرگز ممکن نہیں''

(خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۱۸۶۔ تا ۱۸۷)۔

حضرت مولانا نور الدینؓ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۸ء سے ایک نہایت ہی اہم اقتباس پیش ہے آپؓ فرماتے ہیں۔

''دیکھو میں پھر کہتا ہوں اور دردِ دل سے نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ صمد ہے اس کو اپنا محتاج الیہ بنائے رکھو۔

کھانے پینے، پہننے، عزت، اکرام، صحت، عمر، علم، بیوی، بچے اور ان کی تمام ضروریات کے واسطے اُس کی طرف جھکو میں اللہ کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب انسان خدا کو اپنا محتاج الیہ یقین کر لیتا ہے اور اس کا کامل ایمان ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی انسان کو کسی انسان کا محتاج نہیں کرتا میں اپنا ہر روزہ تجربہ بیان کرتا ہوں کہ اللہ صمد ہے اُسی پر ناز کرو خدا کو چھوڑ کر اگر مخلوق پر بھروسہ کرو گے تو بجز ہلاکت کچھ حاصل نہ ہوگا میں نصیحت کے طور پر تم کو یہ باتیں دردِ دل سے اور سچی تڑپ سے کہتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور ہر ایک ذرہ اس کے اختیار اور تصرف میں ہے''

(ایضاً صفحہ ۳۴۹)

آخر پر اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو سیدنا نور الدین اعظمؓ کی دِل کو موہ لینے والی نورانی باتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا کرے (آمین)

❁❁❁

شمع دینِ حق جہاں میں ہر گھڑی جلتی رہے

گر ہے تو مومن تمہارے دل میں کوئی خم نہیں
ابتلا پہ ابتلا آئیں تو کوئی غم نہیں
تیرے دشمن اپنے منصوبوں میں ہونگے نامراد
نیکی و تقویٰ اگر دل میں تمہارے کم نہیں
اے اسیر راہ مولیٰ تیرے عظمت کو سلام
تیرے اخلاص و وفا اور تیری جرآت کو سلام
لکھ رہے ہو قوم کی تاریخ اپنے ہاتھ سے
واہ تمہارے حوصلے اور استقامت کو سلام
شمع دین حق جہاں میں ہر گھڑی جلتی رہے
احمدیت کی خدمت پھولتی پھلتی رہے
دشمنان دین ہو جائیں جہاں میں سرنگوں
نیکی و تقویٰ بڑھے اور ہر بدی گھٹتی رہے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

مبلغوں کا عظیم رہنما

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(حافظ عبدالشکور کرناٹک۔معلم سلسلہ عالیہ احمدیہ پالا کرتی ورنگل آندھرا پردیش)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ہمارا یہ مقصد نہیں کہ علماء کرام مباحثات کیلئے پیدا کریں بلکہ علماء کی غرض یہ ہے کہ وہ آفیسر کی طرح ہوں جو کام لیں۔۔۔ جب تک ہمارے مبلغ یہ نہ سمجھیں اُس وقت تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہوسکتا مبلغ کے معنے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ غیروں کو مخاطب کرنے والا۔ مگر صرف یہ معنے نہیں بلکہ اس کے معنے یہ بھی ہیں کہ غیروں کو مخاطب کرانے والا۔ محمدؐ سے بڑھ کر کون مبلغ ہوسکتا ہے؟ مگر آپ کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے اس طرح کہ شاگردوں سے کراتے تھے۔ صحابہؓ میں آپ نے اپنی روح پھونک دی کہ اُنہیں اُس وقت تک آرام نہ آتا تھا جب تک خدا تعالیٰ کی باتیں لوگوں میں نہ پھیلالیں پھر صحابہؓ نے دوسروں میں یہ روح پھونکی۔ جب خدا تعالیٰ نے اس روح کو دوبارہ پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اس طرح بھی رسول کریم ﷺ ہی تبلیغ کررہے ہیں۔ پس علماء کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے لوگ پیدا کریں جو دوسروں کو تبلیغ کرنے کے قابل ہوں وہ خدمتگذاری اور شفقت علی الناس کا خود نمونہ ہوں اور دوسروں میں یہ بات پیدا کریں۔ مگر عام طور پر مبلغ لیکچر دینا یا مباحثہ کرلینا اپنا کام سمجھتے ہیں اور خیال کرلیتے ہیں کہ اُن کا کام ختم ہوگیا...... دراصل انہوں نے اپنے فرض کو سمجھا نہیں۔ وہ کہہ دیتے ہیں جب ہمارے پاس کوئی آیا ہی نہیں تو ہم سمجھائیں کیسے؟ اس وجہ سے ہم فارغ رہتے ہیں لیکن اگر وہ اپنا یہ فرض سمجھتے کہ ان کا کام صرف تقریر کرنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کے اخلاق کی تربیت ہے انہیں تبلیغ کرنے کے قابل بنانا ہے اور پھر وہ اپنا تصنیف کا شغل ساتھ رکھیں جہاں جائیں لکھنے پڑھنے میں مصروف رہیں کوئی ادبی مضمون لکھیں کسی مسئلے کے تعلق تحقیقات کریں ضروری حوالے نکالیں تاریخی اُمور جمع کریں تو پھر ان کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ فارغ رہتے ہیں۔ جو لوگ آئندہ مبلغ بننے والے ہیں وہ اپنے اوقات کی پوری طرح حفاظت کرنے کا تہیہ کرلیں ان کا کام صرف منہ سے تبلیغ کرنا نہیں بلکہ دوسروں کو دینی مسائل سے آگاہ کرنا اُن کے اخلاق کی تربیت کرنا، ان کو دین کی تعلیم دینا ان کے سامنے نمونہ بن کر قربانی اور ایثار سکھانا اور اُنہیں تبلیغ کیلئے تیار کرنا...... غرض جس طرح باپ کو اپنی اولاد کے متعلق ہر بات کا خیال ہوتا ہے اسی طرح مبلغین کرام کو جماعت سے متعلق ہر بات کا خیال ہونا چاہئے کیونکہ وہ جماعت کیلئے باپ یا بڑے، بھائی کا درجہ رکھتے ہیں'' (الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء بحوالہ الفرقان ربوہ اکتوبر ۲۷۔۲۸۔۲۹)

پھر تنبیہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں ہمیں وہ تیز طرار مبلغ نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدان مباحثہ میں نکل آئیں اور کہیں کہ آؤ ہم سے مقابلہ کرلو ایسے مبلغ آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں ہمیں تو وہ چاہئیں جن کی نظریں نیچی ہوں جو شرم و حیا کے پتلے ہوں جو اپنے دل میں خوف خدا رکھتے ہیں لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں یہ کیا جواب دے سکیں گے ہمیں اُن مبلغوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ اُن خادمان دین کی ضرورت ہے جو سجدوں میں جیت کر آئیں اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سو دفعہ ہار جائیں...... جو شخص تقویٰ و طہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی حقیقی مبلغ ہے جو یہ سمجھے کہ میں نوکر ہوں اور وہ وہاں جائے جہاں اُسے حکم دیا جائے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۳۶ء صفحہ ۲۴)

حضرت مصلح موعودؓ کے مذکورہ بالا توقعات کے مطابق کام کرنے والے مبلغین کی حقیقی پزیرائی ہوگی اس کے اثر سے لوگوں میں حسن ظنی اور مبلغین کیلئے عزت واحترام پیدا ہوتا ہے اور ایسے بھی حالات پیش آتے ہیں کہ ان کو تحفے تحائف وغیرہ پیش کئے جاسکتے ہیں اسے مدنظر رکھتے ہوئے حضور کی ایک واضح ہدایت یہ ہے کہ

''کوئی مالی مدد دے تو اُسے اپنی ذات پر نہ خرچ کرے بلکہ اس کی رسید باقاعدہ دے اور پھر اصل رسید مرکزی حلقہ سے لاکر دے تا لوگوں پر نظام کی خوبی اور کارکنوں کی دیانتداری کا اثر ہو۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ضمیمہ نمبر ا صفحہ ۴ ہدایت ۱۲)

مخصوص نیت یا مخصوص محبت تحفہ دینے والے کی جو ہوتی ہے وہ الگ بات ہے مگر جو غلط فہمی یا مروجہ تاثر جو علماء کیلئے دیا جاتا ہے اُس کو مدنظر رکھتے ہوئے احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ حضورؓ نے اپنے مکتوب میں ایک عظیم مبلغ سلسلہ خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطا جالندھری کو ہدایت دی ہے اس سے تمام مبلغین کو سبق ملتا ہے فرمایا

نواب صاحب (نواب صاحب آف مانگرول جن کی ملاقات کرکے حضورؓ کا پیغام اور تبلیغ کی تجویز پیش کرنا تھا۔ناقل) اگر اُمراء کے طریق پر چلتے وقت کوئی رقم کرایہ وغیرہ کے نام سے دیں تو ان کے سیکرٹری کی معرفت اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھ دیں کہ میں تو اپنے امام کی طرف سے سلام پہنچانے اور مزاج پرسی کیلئے آگیا تھا مگر چونکہ ہدیہ واپس کرنا بھی درست نہیں۔ میں خدمت اسلام کیلئے یہ رقم جمع کرادوں گا تا کہ نواب صاحب کو خوشی بھی پوری ہو جائے اور ان کیلئے موجب ثواب بھی ہو یہ میں نے احتیاطاً لکھ دیا ہے کیونکہ عام طور پر اُمراء کے ذہن میں علماء کے سوالی ہونے کا خیال جما ہوا ہے۔

(منقول از الفرقان فضل عمر نمبر صفحہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ جنوری ۶۶ء)

مبلغ کی عزت افزائی کے مواقع بھی آتے ہیں۔ ایسے اوقات کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی واضح ہدایت یہ ہے کہ

''مبلغ کو کبھی اس بات پر زور نہ دینا چاہئے کہ فلاں جگہ میں نے یہ بات کہی اور اس کی اسطرح تعریف کی گئی یا اس کا ایسا نتیجہ نکلا کہ مخالف دم بخود ہوگیا۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سنائیں ہم نے یہ بات کہی اور اس کا ایسا اثر ہوا کہ لوگ عش عش کرنے لگے اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ تعریف کریں اس میں شک نہیں کہ اپنے کام کا نتیجہ اور کامیابی سنانا بھی ضروری ہوتا ہے جس طرح حضرت صاحب سنایا کرتے تھے مگر یہ انتہائی مقام کی باتیں ہیں ابتدائی حالت کی نہیں ہیں مبلغوں کو چاہئے کہ اپنے لیکچروں اور مباحثوں کی خود تعریفیں نہ سنایا کریں اور صرف اتنی ہی بات بتائیں جتنی اُن سے پوچھی جائے اور وہی بات بتائیں جو انہوں نے کہی آگے اس کے اثرات نہ بیان کیا کریں یہ بتانا ان کا کام نہیں بلکہ اس مجلس کا کام ہے جس میں وہ اثرات ہوئے وہ خود بتاتے پھریں کسی مبلغ کا یہ کہنا کہ میں فلاں مخالف کو یوں پکڑا کہ وہ ہکا بکا رہ گیا اور اس کا رنگ فق ہوگیا یہ تم نہ کہو بلکہ وہ لوگ کہیں گے جنہوں نے ایسا ہوتے دیکھا تمہارے منہ سے ایک بھی ایسا لفظ نہ نکلے جس سے تمہاری خوبی ظاہر ہوتی ہو تم صرف واقعات بیان کردو اور آگے اثرات کے متعلق کچھ نہ کہو۔ یہ بات نوجوانوں اور مبتدی مبلغوں کے لئے نہایت ضروری ہے اور جو اُستاد ہوجائیں انہیں دوسروں کو فائدہ پہنچانے کیلئے بیان کرنا بعض دفعہ ضروری ہوتا ہے (ہدایات زریں طبع اول صفحہ ۷۷ تا ۸۹ تقریر فرمودہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

علمی لحاظ سے بھی حضورؓ نے مبلغوں کی کئی طرح سے رہنمائی فرمائی ہے ان میں سے بھی صرف دو کا انتخاب کرکے درج کیا جاتا ہے قانون قدرت کے لحاظ سے اور قانون شریعت کے لحاظ سے الگ الگ رہنمائی ہے۔ مثلاً اول یہ کہ وہ مبلغ جہاں جائے وہاں کے مقامی حالات سے واقفیت حاصل کرے فرمایا جس جگہ جاؤ وہاں کے لوگوں کی قوم ان کی قومی تاریخ اور اُن کی خصوصیات اُن کی تعلیمی حالت اُن کی مالی حالت اور اُن کی رسومات کا خوب اچھی طرح پتہ لو اور پاکٹ بک میں لکھ لو اور جہاں تک ہوسکے اُن سے معاملہ کرتے ہوئے اس امر کا خیال رکھو کہ جن باتوں کو وہ ناپسند کرتے ہیں وہ ان کی آنکھوں کے سامنے نہ آویں

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم ضمیمہ صفحہ ۵ ہدایت ۱۷)

یہ تو قانون قدرت کے لحاظ سے رہنمائی ہوئی پھر قانون شریعت کے لحاظ سے بھی علمی رہنمائی یوں فرمائی وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ہر قوم میں تبلیغ کرنے کیلئے کچھ گر بتائے ہیں اور وہ ہر قوم کیلئے الگ الگ ہیں اور اگر موقع محل کے مناسب ان کو استعمال کیا جائے تو ہم ہر قوم میں تبلیغ کرکے بڑی آسانی سے کامیابی حاصل کرسکتے ہیں ان میں سے مسلمانوں کے اندر تبلیغ کرنے کیلئے سب سے بڑا گر یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے مسئلہ کو باطل ثابت کیا جائے عیسائیوں میں تبلیغ کیلئے یہ گر ہے کہ نقلی اور عقلی دلائل سے ان پر یہ ثابت کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھے تو ضرور تھے مگر صلیب پر سے زندہ اترے اور بعد میں طبعی موت مرے سکھوں میں تبلیغ کیلئے یہ گر ہے کہ اُنہیں بتایا جائے کہ ان کے بزرگ حضرت بابا نانک صاحب اسلام کو مانتے تھے اور انہوں نے اپنی زندگی میں اسلام کی خدمت میں کمر باندھی ہوئی تھی اور ہندوؤں میں تبلیغ کا گر یہ ہے کہ ان کی کتابوں سے جن کو وہ الہامی یا مقدس مانتے ہیں ان کے سامنے یہ ثابت کیا جائے کہ اُن کے اوتاروں نے یہ خبر دی تھی کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں ایک خاص زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور یہ کہ اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہے اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تشریف لانے سے وہ خبر پوری ہوچکی ہے یہ تمام گر گویا تبلیغ کی جان ہیں اور یہ ایسے کارآمد ہتھیار ہیں جو ہر قوم کے خلاف استعمال کرسکتے ہیں اور ان کے صحیح استعمال سے ہماری ہر میدان میں فتح یقینی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مختلف علاقوں کے لوگ مختلف طبائع کے ہوتے ہیں اور ان طبائع کے مطابق ذرائع بھی اختیار کرنے پڑتے ہیں جس طرح لڑائی کے میدان میں دشمن کی چالوں کو سمجھنے اور اُن کے دفاع کیلئے کبھی ایک پہلو بدلنا پڑتا ہے کبھی دوسرا پہلو اختیار کرنا پڑتا ہے اور جو شخص نادانی سے ایک ہی پہلو اختیار کئے رکھتا ہے وہ دشمن پر فتح نہیں پاسکتا اور جو شخص ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے وہ دوسرے کے مطابق اپنا پہلو بدلتا چلا جاتا ہے اسی طرح تبلیغ میں بھی پہلو بدلنا پڑتا ہے مگر تبلیغ میں اصولی باتوں کو نظر انداز کردینا جائز نہیں (ارشاد فرمودہ ۱۵ نومبر ۴۶ مطبوعہ الفضل ۲ دسمبر بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ 622-621)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

☆ ☆ ☆

خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی خواہش اور مسلم علماء

...... پروفیسر راجہ نصر اللہ خاں

امت مسلمہ کی عام زبوں حالی اور بے راہ روی بڑا تکلیف دہ نظارہ اور کرب کی بات ہے لیکن دوسری طرف جب قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے ان وعدوں اور خوش خبریوں پر صدق دل سے غور کیا جائے جو حضرت خاتم النبیین کی امت کیلئے بطور بشارت بیان ہوئی ہیں تو دل اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت سرور کائنات کے حسن و احسان کے جذبہ سے بھر جاتا ہے۔ چونکہ حضرت خاتم الرسل کی اُمت نے قیامت تک باقی رہنا تھا اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل و زندہ کتاب ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کی آبیاری اور سرفرازی و رہنمائی کیلئے خلفاء و مجددین ربانی کا سلسلہ جاری فرمادیا جو امت مسلمہ کے بگاڑ کے وقت اس کی اصلاح و فلاح کا مبارک اور عظیم کارنامہ و فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ تا قیامت جاری رہے گا۔ لیکن افسوس آج کل کے اکثر مسلمان اور علماء اس آسمانی انعام سے انکاری ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم صاف طور پر فرمارہا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ اس (دین) کو ان کے لئے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ (اسے) ان کے لئے امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو اسکے بعد کفر اختیار کریں گے تو وہی لوگ فاسق ہوں گے" (سورہ نور رکوع ۷ آیت ۵۶)

گو آج کل امت مسلمہ علمی، عملی اور روحانی ہر لحاظ سے بیچارگی و تنزل کا شکار ہے اور خود علمائے ظاہر بھی عمل و تقویٰ کی خوبیوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ لیکن جب انہیں ہر طرف بے بسی اور مایوسی کی کیفیت نظر آتی ہے تو ان میں سے چند ایک خلافت کو ہی ان تمام خرابیوں اور محرومیوں کا مداوا اقرار دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ چند بیانات ملاحظہ فرمائیے۔

ممبر قومی اسمبلی اعظم طارق کا بیان۔

"خلافت راشدہ کی طرز پر نظام خلافت کے قیام پر عالمی سطح پر ہم آہنگی پیدا ہوگی"

مسلم امت کی ترکیب و تشکیل

۲۔ مذہبی مضمون نگار سید وصی مظہر ندوی کے مضمون سے اقتباس:

"اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ضروری ہے کہ فکر و نظر کے میدان میں بھی اللہ کے حکم کو ہر فکر، ہر نظریہ فلسفہ اور ہر مذہب پر غالب اور برتر ثابت کر دیا جائے۔۔۔ ظاہر ہے کہ یہ مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب سیاسی نظام کو 'اسلامی خلافت' کے مطابق ڈھالا جائے"

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 12.3.95)

۳۔ "عالمی سیرت النبی کانفرنس" کے منتظم اعلیٰ اور جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل قاری حسین احمد مدنی نے کہا

"خلافت راشدہ کے نظام کے مخالفین اسلام کے تصور سے نابلد نہیں۔ انہوں نے کہا خلافت کے نقطے پر جمع ہو کر مسلمان دنیا کے ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں"

(نوائے وقت مورخہ 25.3.95 ص آخر)

۴۔ مرکز دعوۃ الارشاد کے رہنما پروفیسر حافظ محمد سعید کے خطاب سے اقتباس:-

"ملک کی تمام خرابیوں کی ذمہ دار مغربی جمہوریت اور مفاد پرست علماء و سیاستدانوں کی جمہوری سیاست ہے۔ قوم کے مسائل کا حل جمہوری سیاست کی بجائے خلافت و امارت ہے۔

(نوائے وقت 22.10.94 ص ۷)

۵۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریر سے اقتباس

"قیام قیامت اور بعثت بعد الموت کے ساتھ ساتھ مجھے اس کا بھی یقین حاصل ہے کہ قیامت سے قبل پورے کرہ ارض پر اللہ کے دین حق کا غلبہ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے نظام کا قیام لازماً واقع ہو کر رہے گا"۔

(مضمون پاکستان کا مستقبل، مطبوعہ نوائے وقت 16.7.93)

ڈاکٹر اسرار احمد کا واضح موقف

بغور مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آجکل کے علماء میں سے خلافت اور غلبہ اسلام کے موضوع پر سب سے زیادہ مفصل اور واضح تحریریں ڈاکٹر اسرار احمد کے قلم سے نکلی ہیں۔ چنانچہ 92ء کے آخر اور 93 کے بیشتر حصہ میں ان کے متعدد مضامین "نوائے وقت" میں شائع ہوئے جو اس وقت خاکسار کے سامنے ہیں اور انہی کے حوالے سے خلافت کے متعلق اب کچھ ضروری باتیں وضاحت سے زیر بحث لائی جائیں گی۔

ڈاکٹر اسرار احمد اپنے ایک مفصل مضمون "آنے والے دور کی ایک واضح تصویر (۲)" مطبوعہ نوائے وقت 23.5.93 میں متعدد آیات مبارکہ کا حوالہ دے کر تحریر کرتے ہیں۔

"اب صغریٰ اور کبریٰ کو جمع کر لیجئے تو یہ لازمی منطقی نتیجہ برآمد ہو جاتا ہے کہ آپ کی بعثت کا مقصد بہ تمام و کمال اسی وقت پورا ہوگا جب پورے عالم انسانی یعنی کل روئے ارضی پر آپ کے لائے ہوئے دین کا حتمی غلبہ ہو جائے گا"۔

پھر احادیث نبویہ کے ذکر میں لکھتے ہیں" رہیں احادیث نبویہ تو ان میں تو یہ خبر نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ دی گئی ہے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ چنانچہ ان میں سے ایک حدیث مبارک تو وہ ہے جس کی رو سے دنیا میں وہ نظام ایک بار پھر قائم ہو کر رہے گا جو آپ کے زمانے میں قائم ہوا تھا اور آپ کے انتقال کے بعد بھی کم از کم تیس برس تک اپنی کامل اور آئیڈیل صورت میں برقرار رہا ہے۔ اسے امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت نعمان ابن بشیرؓ سے روایت کیا ہے اور اس کے مطابق آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا "تمہارے مابین نبوت موجود رہے گی (آپ کا ارشاد خود اپنی ذات اقدس کی جانب تھا) جب تک اللہ چاہے گا پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھالے گا اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی اور یہ بھی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ قائم رہے پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھالے گا پھر کاٹ کھانے والی (یعنی ظالم) ملوکیت آئے گی اور وہ بھی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھالے گا۔ پھر مجبوری کی ملوکیت (غالباً مراد مغربی استعمار کی غلامی) کا دور آئے گا اور وہ بھی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھالے گا اور پھر دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی"۔

پھر مضمون کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"پھر دو نہایت اہم احادیث وہ ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اب جو خلافت علیٰ منہاج النبوت کا نظام قائم ہوگا وہ پورے عالم انسانیت اور کل روئے ارضی کو محیط ہوگا۔ چنانچہ (۱) صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ (جو آنحضور کے آزاد کردہ غلام تھے) سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے میرے لئے پوری زمین کو سمیٹ یا سکیڑ دیا چنانچہ میں نے اس کے سارے مشرق بھی دیکھ لئے اور تمام مغرب بھی اور سن رکھو کہ میری امت کی حکومت ان تمام علاقوں پر قائم ہو کر رہے گی جو مجھے سکیڑ یا لپیٹ کر دکھا دیئے گئے" اور فرمایا

(۲) مسند احمد بن حنبلؒ میں حضرت مقداد ابن الاسود سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا:

"کل روئے ارضی پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر باقی رہے گا نہ اونٹ کے بالوں کے کمبلوں سے بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمہ اسلام کو داخل نہ کردے۔۔۔ الغرض قیام قیامت اور دنیا کے خاتمے سے قبل کل روئے ارضی پر دور سعادت یقیناً ہو کر رہے گا جس میں

"اللہ ایمان اور عمل صالح کی شرائط پوری کرنے والے مسلمانوں کو لازماً زمین کی خلافت اسی طرح عطا فرمائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو (مثلاً حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو) عطا کی تھی اور ان کے لئے ان کے اس دین کو زمین میں لازماً تمکنت عطا فرمادے گا جسے میں نے ان کے لئے پسند فرمالیا ہے اور ان کی خوفزدگی کی کیفیت کو لازماً امن و سکون کی حالت سے تبدیل کردے گا"۔ (سورہ نور آیت ۵۵)

اور اس میں بھی ہرگز کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس دور سعادت کی نوید ہندو دھرم کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ اس لئے کہ جیسے کہ اس سے قبل عرض کیا جاچکا ہے دنیا کے تمام مذاہب اسلام ہی کی بدلی ہوئی اور بگڑی ہوئی صورتیں ہیں چنانچہ ان سب میں مشکوٰۃ نبوت کے انوار کا کچھ نہ کچھ حصہ موجود اور برقرار ہے۔۔۔۔۔۔

اس پر مزید اضافہ فرمالیجئے اس کا کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی جو عیسائیوں کے جملہ فرقوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے زمین پر "آسمانی بادشاہت" اور خدائی عدالت کے قیام ہی کیلئے ہوگی گویا "یہ متفق گردید رائے بوعلی با رائے من" کے مصداق اسلام کے نظام عدل و قسط یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوت کا عالمی سطح پر قیام اپنوں اور بیگانوں سب کے نزدیک مسلم ہے اور گویا تقدیر مبرم کی حیثیت رکھتا ہے" (نوائے وقت 23.5.93)

سمجھنے کی دو ضروری باتیں

بیشک مذکورہ بالا مضمون میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی رو سے خلافت راشدہ کے دوبارہ قائم ہونے کا ذکر بڑا واضح اور مدلل طور پر کیا ہے لیکن ان کے دیگر مضامین دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خلافت کی ضرورت اور برکات کے تو قائل ہیں لیکن دو شدید مغالطوں میں مبتلا ہیں ایک تو وہ زمینی خلافت کے حق میں ہیں یعنی ان کا سارا زور اس بات پر ہے کہ ان کی کوششوں اور عوامی تحریک کی مدد سے خلافت قائم ہو جائے یعنی خود ساختہ خلافت چاہتے ہیں اور دوسرے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا ظہور بھی آئندہ ہوگا۔ چنانچہ وہ اپنے مضمون پاکستان کے استحکام کی واحد ضمانت۔ نظام خلافت مطبوعہ نوائے وقت 22.1.93 میں تحریر کرتے ہیں۔ "اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پورے نظام کو بدلنے کیلئے ایک عوامی تحریک ..... جائے اور اس نظام عدل اجتماعی کو قائم کرنے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگادی جائے جس کا مجموعی عنوان "نظام خلافت" ہے اور جس کے بارے میں مفکر و مصور پاکستان نے فرمایا تھا:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

(مضمون ڈاکٹر اسرار احمد مطبوعہ نوائے وقت 22.1.93)

محترم ڈاکٹر صاحب اور قارئین کرام جانتے ہیں کہ مندرجہ بالا شعر کے خالق علامہ اقبال 1938ء میں وفات پاگئے تھے ان کی سن وفات سے نہ جانے کتنے سال قبل کا متذکرہ شعر ہے۔ بہر حال ساٹھ سال سے اوپر گزر چکے ہیں لیکن ہنوز علامہ اقبال اور اب ان کے ہمنوا ڈاکٹر اسرار صاحب کی بیان کردہ خلافت کا نقشہ کہیں ابھرتا دکھائی نہیں دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر

باقی صفحہ (22) پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت کی ضرورت اہمیت اور برکات

(طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ درجہ خامسہ)

انبیاء کی بعثت کی غرض قیام توحید ہوتی ہے وہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے انتہائی جدوجہد کرتے ہیں لیکن قانون قدرت "کل نفس ذائقة الموت" کہ ہر نفس پر موت کا آنا ضروری ہے کے تحت انبیاء اس دارفانی سے رخصت ہوکر عالم جاودانی میں چلے جاتے ہیں تو انبیاء کی وفات کے بعد ان کی قائم کردہ جماعت کی خلفاء روحانی وجسمانی تربیت کرتے ہیں اور اس کی روحانی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتے ہیں چنانچہ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے"

(بحوالہ الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

انبیاء کی جماعتوں کو نمایاں کامیابی اور کامل غلبہ خلفاء کرام کے ذریعہ ہی ہوا کرتا ہے حضورؓ فرماتے ہیں خلافت ایک نور ہے جو نور اللہ کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۲۹)

اور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اسکی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے۔ (بحوالہ الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

پس خلافت ایک الٰہی انعام ہے کوئی نہیں جو اسمیں روک بن سکے وہ خدا تعالیٰ کے نور کے قیام کا ایک ذریعہ ہے جو اسکو مٹانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۳۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

تمہارا فرض ہے کہ جب تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تو تم فوراً لبیک کہو اور اسکی تعمیل کیلئے دوڑ پڑو۔ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۃ الرسول پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اسکی آواز پر جمع ہوجانا بھی ضروری ہے۔ (اخبار بدر ۱۵/۲۲ مئی ۱۹۹۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت کو اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر ترقی کرتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۸۲ء)

یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃ تمام روشنی کا منبع ہے اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے یہی جماعت انسانیت کی اُمیدوں کا مرجع اور اسکے درخشندہ مستقبل کی ضامن خلافت قدرت ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ مئی ۱۹۷۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہوکر رہے گا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

سارا عالم اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھادے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲ اپریل ۱۹۹۳ء)

سیدنا مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ (شہادۃ القرآن)

خلافت، اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا جب تک خلافت نہ ہو ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔ (درس القرآن مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:۔

میں خوشخبری دیتا ہوں کہ آئندہ خلافت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اب کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کرسکتا خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۸۲ء بحوالہ اخبار بدر ۱۵ مئی ۱۹۸۶ء)

ارشاد ربانی ہے:۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

ترجمہ تم سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ پیدا نہ کرو۔

اس آیت میں خلافت حقہ کی طرف اشارہ ہے کہ خلافت کے ساتھ وابستگی رکھنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

حبل اللہ سے مراد خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہے اور اس کی اطاعت اور بیعت میں داخل ہوکر اس کی غلامی کا دم بھرنا اور یہ کوشش کرتے رہنا کہ اس کی اطاعت سے باہر نہ جایا جائے یہی وہ حبل اللہ ہے اور انبیاء کی وفات کے بعد یہ حبل اللہ جاری رہتی ہے اور نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ شکل خلافت کی صورت میں ملتی ہے۔ (خطبہ جمعہ ۲۴ جولائی ۱۹۸۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو انعام خلافت سے بھی وہ دائمی طور پر متمتع ہوسکتی ہے

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۴۲۶)

اور حضور فرماتے ہیں کہ اب چونکہ خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے اس لئے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کیلئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۴۳۰)

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو خلافت کی تمام برکات و افضال سے مستفید ہونے کی توفیق فرمائے اور دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

☆☆☆

ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا

خاک کرنے اٹھے تھے ہمیں جو کبھی ، آج ان کا نشاں تک بھی ملتا نہیں
کیسے کیسے تھے بت ٹوٹ کر جو گرے ، اپنی آنکھوں سے کیا تم نے دیکھا نہیں

نور خیر البشرؐ سے جو روشن ہوا ، شکر ہے وہ مہ تاب ہم کو ملا
غیر سے مانگتے رہ گئے جو دیا ، ان کی قسمت میں اب تک اجالا نہیں

ہم قدم جس سفر میں ہوں عزم و دعا ، رکھتی ہیں منزلیں اپنی آغوش وا
کاٹ سکتی نہیں راہ کوئی بلا ، رہزنوں کو یقیں پھر بھی آتا نہیں

وقت کے بہتے دریا میں اپنا لہو ، لہر در لہر شامل ہوا گو بکو
رہ گئی ساحلِ عشق کی آبرو ، خوں سے کم جس نے کچھ اور مانگا نہیں

ہم نے فرعون سے بھی یہی تو کہا ، جھوٹ ہے یہ عدالت اسے مت سجا
ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا ، اژدہوں کی ہمیں کوئی پروا نہیں

یوں نہ دستار و منصب پہ اترایئے ، ہم فقیروں کے رستے سے ہٹ جایئے
کفر و حق کے میاں جنگ کیا ، کھیل ہے؟ آپ نے ایک پل یہ بھی سوچا نہیں

کی امام زمانہ سے جس نے وفا ، سید الخلق اُس کے اُسی کا خدا
دھیان رکھئے جمیلؔ اپنے پیمان کا ، اس سمندر کا کوئی کنارہ نہیں

(جمیل الرحمٰن ہالینڈ)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی متعدد جماعتوں نے اپنے ہاں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ نہایت شاندار رنگ میں منعقد کئے۔ تلاوت قرآن مجید سے جلسوں کا آغاز ہوا اور دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ دوران جلسہ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو مقررین نے بیان کئے اور نعتیں پیش کیں مرد و زن نے نہایت جوش و خروش سے جلسوں میں شرکت کی جلسوں کی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی ہیں تنگیٔ صفحات کے پیش نظر نہایت اختصار کے ساتھ انکا خلاصہ پیش ہے۔

جموں: جماعت احمدیہ جموں کشمیر نے یکم مئی کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم مولوی عزیز احمد ناصر، مکرم عطاء المنعم صاحب ٹاک قائد مجلس اور خاکسار نے تقریر کی۔ (خورشید احمد گنائی صدر جماعت)

بنگلور: جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک نے ۲۴ر اپریل کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم قریشی عظمت اللہ صاحب، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم مولوی طارق احمد صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ کے آخر میں سیرت پاک حضرت محمد مصطفی ﷺ کے تعلق سے اطفال الاحمدیہ کا کوئز پروگرام ہوا۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

مرکرہ: جماعت احمدیہ مرکرہ کرناٹک نے ۲۴ر اپریل کو بعد نماز مغرب وعشا مسجد بیت الھدیٰ میں زیر صدارت مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم شیخ ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم تمیم عباس صاحب، مکرم پی عبد الرحمان صاحب اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(ایم اے بشیر احمد صدر جماعت)

چنداپور وکاماریڈی: جماعت احمدیہ چنداپور وکاماریڈی آندھرا نے ۲۴ر اپریل کو مکرم شفیع احمد صاحب کے مکان واقع ڈائیور کالونی کاماریڈی میں زیر صدارت مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت صبح ۱۱:۰۰ بجے جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم حافظ محمد شریف صاحب معلم، مکرم شیخ ولی پاشا صاحب معلم، مکرم محمد عمر صاحب، مکرم محمد معین الدین صاحب، مکرم غلام محمد صاحب، مکرم عطاء اللہ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ صاحب خانہ کی طرف سے چائے وشیرینی کے ساتھ حاضرین کی تواضع کی گئی

(محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج)

بمبئی: جماعت احمدیہ بمبئی مہاراشٹرا نے ۲۴ر اپریل کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم محمود احمد سمیع اللہ صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم انوار احمد خان صاحب، مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم، مکرم منور الدین صاحب ظہیر سیکرٹری اصلاح وارشاد، خاکسار اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ رات کو تمام حاضرین کے کھانے کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

لکھنؤ: جماعت احمدیہ لکھنؤ یوپی نے ۲۲ر اپریل کو احمدیہ مشن میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب یوپی جلسہ کیا۔ جسمیں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی مختار احمد صاحب اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ سب حاضرین کے لئے کھانے اور شیرینی کا انتظام تھا۔ دو دن قبل مشن کو سجایا گیا۔ اگلے روز صبح سے شام تک راہ گیروں کے لئے شربت کا انتظام کیا گیا۔ جسکی رپورٹ کئی اخباروں نے شائع کی۔ (حماد احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج لکھنؤ)

دہلی: جماعت احمدیہ دہلی نے ۲۴ر اپریل کو مسجد بیت الہادی میں زیر صدارت مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم سید سعید الدین احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ (سید کلیم الدین مبلغ سلسلہ)

بھمے کلاں: جماعت احمدیہ بھمے کلاں مانسہ پنجاب نے ۲۲ر اپریل کو نماز جمعہ کے بعد مکرم صدیق محمد خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جسمیں خاکسار نے تقریر کی۔ (وسیم احمد شیخ خادم سلسلہ)

جمشید پور: جماعت احمدیہ جمشید پور نے ۲۲ر اپریل کو احمدیہ مشن میں زیر صدارت مکرم سید جمیل احمد صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم سید جاوید انور صاحب، مکرم سید معین الحق صاحب، مکرم سید آفتاب عالم صاحب، اور خاکسار کے علاوہ صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ کے لئے خدام وانصار نے مشن کو روشنیوں اور قمقموں سے سجایا۔ آخر میں تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ)

کشن گڑھ: جماعت احمدیہ کشن گڑھ راجستھان نے ۲۲ر اپریل کو جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم شہاب الدین صاحب معلم، مکرم ناصر احمد صاحب قائد مجلس، مکرم تاجر الاسلام صاحب معلم، اور خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ سے غیر احمدیوں پر اچھا اثر ہوا۔ اور انکی غلط فہمیاں دور ہوئیں (میر عبد الحفیظ مبلغ سلسلہ)

لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چنداپور: لجنہ وناصرات الاحمدیہ چنداپور کا مشترکہ جلسہ سیرت النبیؐ ۲۲ر اپریل کو منعقد ہوا سیرت طیبہ کے متعلق تقریریں ہوئیں اور نظمیں پیش کی گئیں۔ ۲۴ ممبرات لجنہ اور ۱۳ ناصرات نے شرکت کی۔

تیماپور: ۲۲ر اپریل کو مسجد احمدیہ میں لجنہ وناصرات کا علیحدہ علیحدہ جلسہ زیر صدارت مکرمہ خورشید النساء بیگم ہوا۔ جسمیں ۷ تقاریر ہوئیں ۶ نظمیں پڑھی گئیں ۹۵ ممبرات لجنہ اور ۶۰ ممبرات ناصرات نے شرکت کی۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

بنگلور: جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک نے 27 مارچ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک میں جلسہ کیا۔ جس میں مکرم مولوی طارق احمد صاحب۔ مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب مکرم قریشی عظمۃ اللہ صاحب، مکرم مولوی عبد الحق صاحب نمائندہ وقف جدید اور خاکسار نے تقریر کی آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا اور حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

امروہہ:۔ جماعت احمدیہ امروہہ نے ۲۳ مارچ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد راشد صاحب جلسہ کیا جس میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب، مکرم مولوی عارف احمد خان غوری، مکرم مولوی شمس الدین صاحب۔ مکرم احسان صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(عارف احمد خان غوری معلم سلسلہ)

چنداپور و کاماریڈی: جماعت احمدیہ چنداپور و کاماریڈی نے ۲۷ مارچ کو زیر صدارت مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت ان کے گھر پر ہی ۱۱ بجے صبح جلسہ کیا۔ جس میں مکرم محمد عمر صاحب معلم سلسلہ۔ مکرم حافظ محمد شریف صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، خاکسار، مکرم ناصر احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ حاضرین جلسہ کی صاحب خانہ نے شیرینی وشربت سے تواضع کی۔ جلسہ میں مستورات کیلئے پردہ کا انتظام تھا۔

(محمد اقبال کنڈوری)

سرکل سیتاپور یوپی:: سرکل سیتاپور یوپی کے تحت ۲۳ مارچ کو ۲ بجے جلسہ کیا گیا جس میں ۴۰۰ سے زائد نومبائعین شریک ہوئے۔ صدارت مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی نے کی جلسہ میں مکرم نسیم احمد خان صاحب۔ مکرم ظہیر عالم۔ اور خاکسار کی تقریر کے علاوہ صدارتی خطاب ہوا۔

(ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور یوپی)

سکندر آباد:۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد نے ۲۷ مارچ کو ۱۱ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد جلسہ کیا۔ جس میں مکرم طارق مجید صاحب انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ حیدر آباد اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (پی ایم محمد رشید مبلغ سلسلہ)

سرکل موتی ہاری:۔ جماعت احمدیہ چھتو پھلوریہ نے ۲۳ مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ سیرۃ النبی ﷺ وجلسہ یوم مسیح موعودؑ کیا۔ جس میں مکرم جمیل اختر صاحب معلم۔ مکرم محمد شکیل صاحب معلم اور خاکسار نے تقریر کی آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج موتیہاری)

جماعت احمدیہ مرکرہ: جماعت احمدیہ مرکرہ نے 13 اپریل کو بعد نماز مغرب وعشا مسجد بیت الہدیٰ میں زیر صدارت مکرم تمیم عباس صاحب جلسہ کیا جس میں مکرم مشتاق احمد، مکرم یوسف صاحب، مکرم شیخ محمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب، نیز عزیز بلال احمد، عزیز ارشد احمد، عزیز کامل احمد، عزیز لطیف رضوی، اور خاکسار نے تقریر کی۔ (ایم اے بشیر احمد صدر جماعت)

کلکتہ: جماعت احمدیہ کلکتہ نے ۲۷ مارچ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ جس میں مکرم مبشر احمد صاحب سہگل سیکرٹری تعلیم۔ مکرم حامد محمود صاحب عزیز محمد ظفر اقبال۔ عزیز بشارت احمد سہگل اور خاکسار نے تقریر کی اور مکرم امیر صاحب صوبہ بنگال وآسام نے خطاب کیا۔ آخر پر حاضرین کی چائے وناشتہ سے تواضع کی گئی۔ (مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ)

ساگر: ۲۷ر اپریل کو جلسہ زیر صدارت مکرمہ مریم بی صاحبہ صدر لجنہ ساگر ہوا۔ تقاریر ونظموں کے علاوہ ناصرات کا سوال وجواب کا پروگرام ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر چائے اور بسکٹ تقسیم کئے گئے۔

کوبمبی: ۲۲ر اپریل کو مسجد احمدیہ کوبمبی میں زیر صدارت مکرمہ سیدہ ساجدہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ جلسہ ہوا۔ جسمیں ۵ تقاریر اور ۴ نظمیں پڑھی گئیں۔ آخر پر صدارتی خطاب ہوا۔ لجنہ وناصرات کی ۳۲ ممبرات نے شرکت کی۔

پٹنہ: ۲۴ر اپریل کو جلسہ ہوا جسمیں ایک نظم اور ۳ تقاریر کی گئیں۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

کٹک: ۲۴ر اپریل کو مشن ہاؤس میں زیر صدارت مکرمہ شیریں باسط صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اڑیسہ جلسہ ہوا۔ ۳ تقاریر کے علاوہ بچیوں نے بھی نظمیں اور تقاریر پیش کیں صدارتی خطاب کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

برہ پورہ: ۲۴ر اپریل کو جلسہ ہوا۔ ۳ نظموں کے علاوہ ۵ تقاریر ہوئیں۔ (بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

جلسہ یوم امہات

لجنہ اماء اللہ قادیان کے تحت ۲۴ر اپریل کو زیر صدارت مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز بیت النصرت لائبریری میں جلسہ یوم امہات ہوا۔ نظم اور تقریر کے علاوہ رپورٹ پندرہ روزہ تربیتی کلاس پڑھی گئی۔ اور امتحان پندرہ روزہ تربیتی کلاس میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو صدر صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ (بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

بقیہ صفحہ: 20

صاحب غور فرمائیں تو مسلمانوں میں خلافت کا قیام کسی شعر، تنظیم یا تحریک کا ہرگز محتاج نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو خلافت عطا کرنے کا کام ذمہ اور اختیار مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس نے اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ آیئے سورہ نور کی آیت 56 کا ترجمہ دوبارہ پڑھتے ہیں:۔

"تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جسطرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے وہ اس (دین) کو ان کے لئے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ (اسے) ان کیلئے امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر اختیار کریں گے تو وہی لوگ فاسق ہوں گے"

(سورہ نور، آیت 56)

اسی آیت کریمہ کا حوالہ قیام خلافت حقہ کی دلیل کے طور پر خود ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے مضمون آنے والے دور کی ایک واضح تصویر میں دیا ہے (جیسا کہ قارئین کرام پہلے پڑھ چکے ہیں) پس خلافت قائم کرنا اللہ تعالیٰ کا اپنا وعدہ اور کام ہے۔ اس میں کوئی تنظیم اور کوئی تحریک کچھ نہیں کرسکتی۔

(ہفت روزہ لاہور 27.11.04)

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۵ سے شروع ہو رہا ہے واقف زندگی یا وقف زندگی کے خواہشمند اُمیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ مقررہ فارم پر اپنی درخواست جامعہ احمدیہ کو ارسال کر کے داخلہ فارم جامعہ احمدیہ سے حاصل کرسکتے ہیں نیز داخلہ کیلئے ضروری معلومات بھی جامعہ احمدیہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

شرائط داخلہ:۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔ ۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ مکمل صحت کا ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے۔ جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو اور جس پر امیر جماعت و صدر جماعت کے تصدیقی دستخط ہوں۔ ۳۔ تعلیم کم از کم میٹرک پاس سیکنڈ ڈویژن ہو اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔ ۴۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔ ۵۔ خواہشمند اُمیدوار میٹرک کے امتحان کے بعد مقامی مبلغ یا مقامی جماعت کے زیر انتظام قرآن مجید۔ اُردو اور دینی معلومات کی کوچنگ حاصل کریں۔ جس کا تصدیقی سرٹیفکیٹ امیر جماعت/مقامی صدر جماعت کی تصدیق سے ہمراہ لائیں۔ ۶۔ اُمیدوار کی عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ اُمیدوار کیلئے عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ ۷۔ اُمیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ ۸۔ درخواست دہندہ اپنی درخواست مقررہ فارم مکمل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکیٹ، کوچنگ سرٹیفکیٹ، ہیلتھ سرٹیفکیٹ) امیر صاحب/صدر صاحب سے تصدیق کروا کر ۳۰ جون ۲۰۰۵ تک بھجوادیں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل قبول نہ ہوں گے۔ ۹۔ اُمیدوار کو داخلہ امتحان میں شرکت کیلئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔ اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کیلئے آسکے گا۔ ۱۰۔ اُمیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ۱۱۔ امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔ ۱۲۔ جن اُمیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اُردو و انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا۔ انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ جنرل معلومات کے سوال بھی کئے جائیں گے۔ ۱۳۔ تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے اُمیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

داخلہ برائے حفظ کلاس

جامعہ احمدیہ قادیان کے ساتھ حفظ کلاس کی شاخ بھی قائم ہے۔ حفظ کلاس کا تعلیمی سال بھی یکم اگست سے شروع ہوتا ہے اس کلاس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

۱۔ اُمیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے آتا ہو۔

۲۔ امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

۳۔ اُمیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر ۲۔ شرط نمبر ۴ شرط نمبر ۸ (ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور کوچنگ سرٹیفکیٹ کی حد تک شرط نمبر ۹ شرط نمبر ۱۰ اور شرط نمبر ۱۱ پر عمل کرنا ہوگا۔

نوٹ: داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط و کتابت جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

صُبح نَو اُبھری ھے

صبح نو ابھری ہے صد چاک شب تار سے پھر
بحر عرفان میں اُٹھا ہے نیا جوش و خروش
موج گلریز چلی ہے درِ گلزار سے پھر

❁❁❁

ساقی حق کے ہے میخانے میں پھر دَور جواں
مژدہ بادہ و پیانہ و صہبا و سبو!
بعد مدت کے یہ رُت آئی ہے پھر تشنہ لباں!

❁❁❁

عشق ہر موج میں ہے نغمہ سرا ساز بہ سوز
خاک آلود جبینوں پہ ہے صبحوں کی نمود
نور حق جلوہ فگن جلوہ فشاں جلوہ فروز!

❁❁❁

ابر الطاف کے کب روز برستے ہیں بھلا
خوش نصیبی بھی نصیبوں سے ملا کرتی ہے
ایسی رُت کو تو زمانے بھی ترستے ہیں سدا

❁❁❁

چھوڑ کے در یہ بھلا اور کہاں جاؤ گے؟
آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے!

(از ایچ آر ساحر۔ امریکہ)

آپ کے خطوط

دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ

جنوبی ایشیاء میں آنے والا سمندری طوفان جو ایک بڑا زلزلہ تھا جس کی طاقت 9.5 ہزار ایٹم بموں کے برابر تھی اور جو ڈیڑھ لاکھ انسانوں کو نگل گیا اور 50 لاکھ سے زیادہ اس سے متاثر ہوئے 26 دسمبر 2004ء کو آئے اس سمندری زلزلہ کو میڈیا والوں نے قدرت کا قہر قرار دیا ہے قارئین کرام ہم مسلمان ہیں قرآن کریم ہماری ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا (س ۱۷ آیت ۱۶)

"ہم جب تک کہ کوئی رسول مبعوث نہ کریں عذاب دینے والے نہیں ہیں"

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لوگوں کی ہدایت کیلئے امام مہدی و مسیح موعود بنا کر بھیجا تا کہ وہ دنیا میں امن اور شانتی کے ساتھ بنی نوع انسان کو اسلام کی طرف دعوت دیں کیونکہ خدا کی نظر میں اسلام ہی سچا دین ہے اسی دین میں بنی نوع کی نجات ہے مگر مسلمانوں کی اکثریت نے دنیا پرست علماء کی باتوں میں آکر اس مامور من اللہ کا انکار کردیا بہت تھوڑے ہیں جنہوں نے اُسے قبول کیا ہوا ہے آپ کو ابتدائی زمانے میں ہی اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرما دیا تھا کہ "میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا" (تذکرہ صفحہ 108 سن 1882ء) یہ زور آور حملے اس طرح ہوئے کہ سو سال بعد ہر سال امام مہدی علیہ السلام کی جماعت ترقی پر ترقی کرتے ہوئے چند لاکھ سے نکل 20 کروڑ کی تعداد میں تبدیل ہو کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی اور آج دنیا کے ایک سو اسی ملکوں میں قائم ہو کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہے یہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی صداقت کی بین دلیل ہے اور پھر وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کا زندہ ثبوت۔

(محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور)

سالانہ صوبائی اجتماع انصار اللہ آندھرا پردیش

مجلس انصار اللہ آندھرا پردیس کا سالانہ اجتماع بمقام چنتہ کنٹہ مورخہ ۴ جون 2005 کو منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت و محترم نائب صدر صاحب صف دوم بھی شرکت فرمائیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اراکین مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں اور زعماء کرام، صدر صاحبان، امراء حضرات، معلمین و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوانے میں خصوصی توجہ فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(قائد عمومی انصار اللہ بھارت)

گیانا (جنوبی امریکہ) میں احمدیہ مسلم جماعت کے ۲۴ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

صدر مملکت کے خصوصی نمائندہ اور متعدد اہم شخصیات کی جلسہ میں شمولیت اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور دیگر رفاہی کاموں پر خراج تحسین

(رپورٹ: عبدالرحمن خان۔ مبلغ گیانا)

احمدیہ مسلم جماعت گیانا نے 28 نومبر ۲۰۰۴ء کو بمقام اُوشن ویو کانفرنس سینٹر جارج ٹاؤن میں اپنا ۲۴ واں ملکی سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک!

یہ سینٹر جہاں پر جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا تھا گیانا کی نیشنل اسمبلی بھی اس وقت اسی سینٹر کو استعمال کر رہی ہے کیونکہ ان کی سرکاری عمارت زیر مرمت ہے۔

اس جلسہ سالانہ میں پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے خصوصی نمائندہ مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب مبلغ امریکہ تھے۔

جلسہ سالانہ سے تین ہفتے قبل ٹی وی کے چینل ۴ پر اور NCN نیشنل ریڈیو پر اعلانات باقاعدگی سے جاری رہے۔ اسی طرح پر مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب کا نیشنل ریڈیو پر جلسہ سالانہ کے مقاصد کے متعلق ایک گھنٹہ کا انٹرویو لیا گیا اور بہت احسن رنگ میں نشر کیا گیا جو ملک کے کونے کونے میں سنا گیا۔ اسی طرح نیشنل ریڈیو نے جلسہ سے قبل کئی دنوں تک لگاتار مفت اعلانات نشر کئے جن کی وجہ سے ملک میں اکثر آبادی کو اس جلسہ کی اطلاع ہوئی۔

صدر مملکت، جملہ وزراء، افسرانِ اعلیٰ اور جملہ ڈپلومیٹس نیز تمام مذاہب، گرجوں، مندروں اور مساجد کے سربراہوں کو دعوت نامے بھجوائے گئے اور ساتھ ہی ان کے ساتھ مسلسل روابط رہے تا اس اہم دینی و روحانی محفل میں حاضر ہوں۔ NCN جو کہ حکومت کا نیشنل ٹی وی ہے، اس پر ۲۰ منٹ کا مکرم الحسن بشیر آنن، مبلغ انچارج احمدیہ مسلم جماعت گیانا کا انٹرویو نشر کیا گیا۔

اسی طرح چینل ۱۸ ٹی وی پر مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب کا نصف گھنٹے کا انٹرویو نشر کیا گیا تھا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے اعلیٰ تربیتی اور اخلاقی مقاصد اور برکات بیان کیں۔ نیز ''گیانا'' کے عوام الناس کے لئے پیار و محبت اور یکجہتی کا خصوصی پیغام دیا اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کو باہم امن اور محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین دی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ گاہ بہت اچھی جگہ پر سمندر ATLANTIC کے ساحل پر واقع تھی اور ہال خوب سجایا گیا تھا۔ ہوٹل کے مینیجر نے جلسہ کی خاطر ہال بلا معاوضہ دیا تھا تا اس اعلیٰ دینی مقصد کیلئے جماعت احمدیہ گیانا بسہولت اپنے پروگرام کرے۔ اس مینیجر MR.GEORGE LORD نے جلسہ کی بابرکت کارروائیوں کے مشاہدہ کے بعد یہ اظہار کیا تھا کہ ''ابھی صرف بذاتِ خود اس الٰہی جماعت میں داخل ہونا باقی ہے۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ سچا مذہب یہی ہے۔''

ملک کے مختلف علاقوں سے عوام الناس اور ممبرانِ جماعت حاضر ہوئے تھے۔ ضلع بربیس) سے احباب دو بسوں میں آئے۔ اسی طرح LINDEN کے لوگ چار بسوں میں آئے۔ ایک بس MAHAICONY سے آئی نیز ESSEQUIBO, DEMEARARA اور GEORGETOWN کے لوگ بھی بڑی تعداد میں حاضر ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر کُل حاضری ۵۰۰ تھی۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام

جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پُر رونق رہا۔ مکرم و محترم ڈاکٹر عمر ISSACS نے جلسہ کی صدارت کی۔ آپ جماعت احمدیہ گیانا کے نیشنل پریذیڈینٹ بھی ہیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم آفتاب الدین احمد ناصر صاحب نے بعنوان ''THE ADVENT OF THE PROMISSED MESSIAH'' کی۔

مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب نے پُر مغز خطاب کیا

اس کے بعد مکرم مولانا الحسن بشیر صاحب آنن مبلغ انچارج احمدیہ مسلم جماعت گیانا نے خطاب بعنوان ''RELIGIOUS TOLERANCE'' کیا جس میں اسلام اور جماعت احمدیہ کی قوتِ برداشت کی اعلیٰ تعلیم پیش کی۔

ضلع بربیس کے واقفین نو اور دیگر بچوں نے نظم ''دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے'' کے چند اشعار پڑھے اور ترجمہ عزیزہ نصرت جہاں خان وقفِ نو نے انگریزی میں پیش کیا۔

گیانا کے صدر مملکت ہمارے جلسہ میں بذاتِ خود حاضر نہ ہو سکے چنانچہ ہمارے جلسہ سالانہ میں خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ان کے خصوصی نمائندہ منظور نادر صاحب وزیر Tourism& Trade تشریف لائے جنہوں نے احسن رنگ میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور خصوصاً جماعت احمدیہ گیانا کے کاموں کی تعریف کی۔

Hon. Mr Doodnauth Singh Attorney General& Minister of Legal Affairs نے بھی اس موقعہ پر جماعت کے ماٹو ''Love for All Hatred for None'' کی خوب تعریف کی اور کہا کہ اگر تمام مسلمان اس کو اپنائیں تو دنیا میں امن ہی امن رہے گا۔

اسی طرح Mr Winston Murray MP,Opposition Party, کی طرف سے خصوصی نمائندہ کے طور پر حاضر ہوئے اور اپنی پارٹی کی طرف سے خصوصی پیغام پیش کیا۔ علاوہ ازیں ڈپٹی کمشنر آف گیانا پولیس فورسز مکرم سلطان قاسم صاحب، مکرم عمر احمد گادسگو Assistant Police Commissioner جو خود جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں موجود تھے۔ اسی طرح Mrs. Raymond Rahman سابقہ MP اور ان کے شوہر مکرم حاجی روشن خان صاحب صدر گیانا اسلامک فورم، انڈین ہائی کمیشن کے فرسٹ سیکرٹری Mr Patdial ,National Historian, Mr Hamilton Green, His Lordship جو کہ جارج ٹاؤن شہر کے میئر ہیں اور سابق وزیر اعظم بھی تھے۔ اور Rev. Ma Gerralle, from the international Federation for world peace and Representive of Rev Moon Sung of Korea جیسی اہم شخصیات نے اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔

جلسہ میں حاضر ہونے والی اہم شخصیات کے اہم پیغامات

مکرم و محترم منظور نادر صاحب Minister of Trade &Tourism جو کہ صدر مملکت کے خصوصی نمائندہ تھے انہوں نے اس موقع پر فرمایا:۔

''احمدیت نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ دنیا میں ہر فردِ واحد کو اسلامی تعلیم کی رو سے مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ نیز یہ بھی جماعت کا ایمان ہے کہ امن و امان کے حصول کے لئے اگر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے اصول کو اپنائیں تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور اس بات کا بھی اعلان کیا ہے کہ اسلام میں مکمل مذہبی اور انسانی Tolerance ہونا چاہئے۔ یہی حکومت گیانا کا موقف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ صدر مملکت H.E:President Bharat Jagdeo بذاتِ خود بعض مجبوریوں کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے لیکن ان کا خصوصی پیغام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو کامیاب و کامران کرے۔

Mr. Doodnauth Singh , Attorney General and Minister of Legal Affairs نے مکرم الحسن بشیر آنن صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم جماعت گیانا کی تقریر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ ''دنیا میں عوام الناس کو مذہبی آزادی اور ایک دوسرے کے لئے اعلیٰ رنگ میں قوتِ برداشت ہونی چاہئے، یہی موقف گیانا کی حکومت کا بھی ہے۔ اگر دنیا بھر کے مسلمان یہ موقف اپنائیں تو ساری دنیا میں امن قائم ہوگا۔''

انڈین ہائی کمشن کے فرسٹ سیکریٹری نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں فرمایا کہ: ''مجھے اس بات کا فخر حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر'' قادیان'' انڈیا سے شروع ہوئی تھی اور اب ساری دنیا میں پھیل گئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جماعت انسانی بھلائی کے لئے جدّ و جہد کرتی ہے۔

مکرم حاجی روشن خان صاحب صدر گیانا اسلامک فورم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ:۔

حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو پیاری جماعت قائم کی ہے اب ساری دنیا میں پھیل گئی ہے اور جب خود حاجی صاحب موصوف ''قادیان دارالامان'' تشریف لے گئے تھے تو وہاں کے احباب نے بہت پیار و محبت کا سلوک کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گیانا میں بھی ہو بہو جماعت احمدیہ پیار و محبت کا پیغام دے رہی ہے اور دیگر مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں یہی پیار و محبت کے تعلقات و روابط رہیں تو امن و امان قائم ہو گا۔ نیز یہ بھی کہا کہ بعض مسلمان احمدیوں کو غیر مسلمان قرار دیتے ہیں لیکن میں ان لوگوں سے متفق نہیں ہوں۔

His Lordship :Mr Hamilton Green, Mayor of the city of Georgetown and previous Prime Minister نے کہا کہ وہ اسلام جو احمدیت پیش کر رہی ہے اس کے ذریعے سے تمام لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اور جو احمدیت کا عالمگیر پیغام ہے Love For All Hatred For None اگر عوام الناس اس کو اپنائیں تو ملک بھر میں امن و امان ہوگا اور اسلام کی صحیح تعلیم رائج ہوگی۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد مکرم منظور نادر صاحب صدر مملکت کے خصوصی نمائندہ نے نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، کتب حضرت مسیح موعودؑ، جماعت کا لٹریچر مختلف زبانوں میں، شہدائے راہ مولیٰ کی تصاویر کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر اور گیانا میں فری میڈیکل کیمپ، جو ڈاکٹر عمر Issacs کی نگرانی میں جماعت نے اس ملک کے دیہات میں جہاں پر ادویات اور طبی امداد کا ملنا مشکل ہے قائم کئے تھے۔ ان کی تصاویر، اسی طرح مختلف جلسوں اور اجتماعات کی تصاویر بھی اس نمائش میں شامل تھیں۔ اس جلسہ کی جھلکیاں NCN ٹی وی پر خبروں میں اگلے دن نشر کی گئیں۔ جلسہ کے تمام حاضر ہونے والے دوستوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر **15511** میں محمد عبدالرحمٰن صاحب ولد محمد انکوس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کونڈور ڈاکخانہ کونڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اراضی ذاتی تین ایکڑ 5180 کنڈور قیمت اندازاً -/90,000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد سالانہ 20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد محمد عبدالرحمٰن　　گواہ شد محمد حسین کنڈور

وصیت نمبر **15512** میں محمد عبدالستار سبحانی ولد محمد امام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ معلم عمر 70 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کنڈور ڈاکخانہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اراضی 10 گونٹھ ذاتی بلانمبر کنڈور مکان فروخت شدہ -/20.000 روپے۔ نقد بینک بیلنس۔ میرا گذارہ آمد از خور دنوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد محمد عبدالستار سبحانی　　گواہ شد محمد سراج احمد پالا کرتی

وصیت نمبر **15513** میں محمد نور الدین ولد محترم عبدالجبار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کنڈور ڈاکخانہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی زراعت 29ا یکڑ 601-602-599/598 قیمت اندازاً -/870000 مکان معہ اراضی 10 گونٹھ بلانمبر قیمت اندازاً 1,50000 ذاتی اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد سالانہ 20,000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد محمد نور الدین　　گواہ شد محمد مدار کنڈور

وصیت نمبر **15514** میں محمد مدار ولد مولانا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کنڈور ڈاکخانہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زمین از آبائی جائیداد 5 ایکڑ خسرہ نمبر 606 کولم پلی ذاتی اراضی زراعت ۱۵ ایکڑ 338 کنڈور جس کی قیمت اندازاً ۳ لاکھ روپے ہوگی اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد سالانہ -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد محمد مدار　　گواہ شد محمد سراج احمد پالا کرتی

وصیت نمبر **15515** میں میر احمد اسلم ولد میر احمد اشرف مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے آبائی جائیداد (ا) مکان رہائشی ۲۰۰ مربع گز زمین پر نمبر 5/201 مکان 155 مربع گز پر 5/203 مکان بمعہ زمین 400 گز پرانا نمبر 5/221/1 دو کانیں 12 عدد 20/10 فٹ کے کل رقبہ 266 مربع گز 5/190, 5/191, 5/220 to 5/225 مکان خستہ حال بمعہ زمین 300 مربع گز نمبر 5/100/7 اراضی خشکی 1.20 ایکڑ نمبر سروے 289/290۔ مشترکہ تمام جائیداد والد صاحب کی ہے اور ابھی زیر تصفیہ ہے۔ بعد فیصلہ جو بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع دوں گا۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ **میرا گذارہ آمد** از جائیداد بصورت کرایہ دکانیں ماہانہ 30,00 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد میر احمد اسلم　　گواہ شد سید افتخار حسین

وصیت نمبر **15516** میں غلام احمد عزیز خان ولد غلام حسن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فراغت عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ باولی ڈاکخانہ بہادر پورہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (ا) مکان 62.5 مربع گز پر پختہ 20.3.390 موسیٰ باولی حیدرآباد (۲) مکان 100 مربع گز 6/10/888-2-18 فلک نما حیدرآباد ذاتی۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جائیداد (۱) آبائی جائیداد سے ملی ہے۔ دونوں مکانوں کی قیمت اندازاً تین لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام مصطفیٰ خورشید احمد خان حیدرآباد　　العبد غلام احمد عزیز خان　　گواہ شد محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر **15517** میں طاہر احمد غوری ولد حمید احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ چندرین گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش آج بتاریخ 16.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت بصورت خانگی کمپنی 3500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد طاہر احمد غوری　　گواہ شد حمید احمد غوری حیدرآباد

وصیت نمبر **15518** میں محمدی بیگم زوجہ محترم غلام احمد عزیز خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ باولی ڈاکخانہ بہادر پورہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زیور طلائی کڑے دو عدد وزن 24.550 گرام چین ایک عدد وزن 46.950 گرام انگوٹھی 2 عدد 7.250 گرام حق مہر 1101 روپے وصول شدہ رقم زیور میں شامل ہے۔ کل قیمت زیور اندازاً 43250 روپے۔ جملہ زیور 21 کیرٹ کے ہیں اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد عزیز خان　　الامۃ محمدی بیگم　　گواہ شد محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر **15519** میں عارف احمد قریشی ولد محمد عبدالسلام قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن سلیم نگر کالونی ڈاکخانہ ملک پیٹھ کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے مکان 356 مربع گز پر سلیم نگر میں واقع جس کا نمبر 16-11-15/7/1 ہے جس کی قیمت اندازاً 25 لاکھ روپے ہے۔ تجارت تعمیراتی جس کا سرمایہ 10 لاکھ روپے ہے جس سے ماہوار آمد 25 ہزار روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد احمد عبدالحکیم　　العبد عارف احمد قریشی　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر **15520** میں غلام آصف الدین ولد غلام حمید الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال

پیدائشی احمدی ساکن فلک نما (پھول باغ) ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام حمید اندین   العبد غلام آصف الدین   گواہ شد محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر **15521** میں حمید احمد غوری ولد محمد امام غوری۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن غرہ کالونی ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان رہائشی معہ تین کمرے ٹین پوش 130 مربع گز جس کی قیمت اندازاً 1,17000 مکان نمبر 195/10/888-2-18 فلک نما صحن مکان 150 مربع گز قیمت -/105000 کل قیمت 222000 روپے ہے اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/8000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان   العبد حمید احمد غوری   گواہ شد احمد عبدالحکیم حیدرآباد

وصیت نمبر **15522** میں امۃ الشکور لبنیٰ زوجہ نعیم احمد ناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 29000 روپے۔ زیور طلائی دو انگوٹھیاں 23 کیرٹ 6.660 گرام قیمت 4321 دو انگوٹھیاں 22 کیرٹ 8.080 گرام/5130 روپے ایک انگوٹھی 23 کیرٹ 3.750 گرام 2437 روپے۔ ایک پینڈل 18 کیرٹ 4.780 گرام 2868 روپے۔ ایک جوڑی کانٹے 6.040 گرام 3920 روپے۔ ایک چین 22 کیرٹ 7.800 گرام 4953 روپے۔ کوکا ایک عدد 22 کیرٹ 0.220 گرام -/140 روپے۔ ایک لچھا ہار 22 کیرٹ کالی بوت 7.00 گرام 4445 روپے کل 44.330 گرام 28228 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ دسمبر 04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد نعیم احمد ناصر   الامۃ امۃ الشکور لبنیٰ   گواہ شد جاوید اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر **15523** میں نعیم احمد ناصر ولد سلیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3745 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شریف احمد ابن   العبد نعیم احمد ناصر   گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر **15524** میں نصرت جہاں زوجہ محمد خالد عارف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند -/8101 زیورات تین انگوٹھیاں 23 کیرٹ وزن 10.990 قیمت -/7144 دو انگوٹھیاں 22 کیرٹ 6.130 گرام قیمت 3893 دو جوڑی بالیاں 23 کیرٹ 8.780 گرام 5707 ایک ہار کانٹے وناپس 22 کیرٹ 18.450 گرام 11715 روپے۔ ایک سیٹ مع کانٹے 23 کیرٹ 30.770 گرام 20.000 روپے۔ تین کوکے 0.950 گرام 570 روپے۔ کل وزن 76.070 قیمت -/49029 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد نعیم احمد ناصر   الامۃ نصرت جہاں   گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر **15525** میں ایم مسعود احمد ولد ایم عبدالرحمٰن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن سوروب ڈاکخانہ سوروب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 16.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے والد صاحب مرحوم کی جائیداد کا بٹوارہ تا حال نہیں ہوا ہے اس میں سے جو بھی حصہ مجھے ملے گا اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد اے زین الدین   العبد ایم مسعود احمد   گواہ شد ایم بشیر احمد

وصیت نمبر **15526** میں ٹی کے شوکت ولدتی کے کنجالن کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کالکولم ڈاکخانہ کالکولم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے خاکسار کی جائیداد 3 ایکڑ 38 سینٹ زمین زرعی کالکولم میں ہے جس میں سے 1 ایکڑ سینٹ زمین بطور قرض میری اہلیہ کے نام رجسٹر کرتا ہے کیوں کہ میری اہلیہ کو اپنے والد کی طرف سے جو حصہ رقم کی صورت میں ملا تھا یعنی 192500 خاکسار مکان بناتے وقت بطور قرض حاصل کیا تھا اس قرض کے عوض ایک ایکڑ 38 سینٹ زمین میری اہلیہ کو دے دیا ہوں لہٰذا خاکسار کی موجودہ زمین دو ایکڑ زرعی جس کی موجودہ قیمت چھ لاکھ روپے ہے اور ایک مکان اسی دو ایکڑ زمین میں موجود ہے جس کو خاکسار نے حال ہی میں تعمیر کیا ہے جس کی موجودہ قیمت اڑھائی لاکھ روپے ہے جائیداد سے خاکسار کو سالانہ تین ہزار روپے آمد ہوتی ہے کیوں کہ خاکسار اپنی زمین حصہ پر یعنی پاٹا پر کیا ہوا ہے خاکسار انجمن وقف جدید اندرون کا معلم ہے جو بھی گذارہ ملے گا 1/10 حصہ ادا کرے گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ 45898.80 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی ایم عبدالجلیل   العبد ٹی کے شوکت علی   گواہ شد محمد طاہر احمد

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

درسی سال 06-2005 کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے۔ ''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی''

مقالہ میں اول اور دوئم آنے والے اُمیدواران کو مبلغ -/3500 اور -/2500 کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ:۔ مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ جو اردو، ہندی، انگریزی میں لکھا جاسکتا ہے۔ ☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ ☆۔ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔ ☆۔ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ ☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ ☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔ تمام احباب جماعت خصوصاً طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ 30.11.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ	(۱)

اظہار ہو گیا اور کبھی نہیں بلکہ یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے پھر کہا جا سکتا ہے کہ تم میں حقیقی تقویٰ آ گیا ہے اور جب تم یہ معیار حاصل کر لو گے تو سمجھ لو کہ تم نے خدا کا پیار حاصل کر لیا ہے اور جب خدا کا پیار حاصل ہو جائے تو یاد رکھو کہ وہ انسانوں کی طرح پیار نہیں کرتا کہ کبھی دوستی نبھائے اور کبھی نہیں بلکہ متقی کی خدا ایسے مدد کرتا ہے کہ اللہ کے فضلوں کی بارش سے پتہ لگ جاتا ہے کہ ایک دنیادار میں اور اس میں ایک واضح فرق ہے اور ایسا شخص جہاں بھی جائے گا اس کا ایک رعب ہو گا خدا تعالیٰ کی تائید اس کے ساتھ ہو گی فرمایا یہی تقویٰ ہر احمدی میں ہونا چاہئے جماعت احمدیہ کی فتح ظاہری ہتھیاروں سے نہیں ہو گی بلکہ نیکیاں اور تقویٰ ہماری کامیابی کی ضامن ہیں ورنہ دنیوی اعتبار سے نہ ہمارے پاس طاقت ہے نہ وسائل ہیں اگر ہم تقویٰ پیدا کر لیں گے تو خدا ہمیں عظیم طاقت بخشے گا پس ہر احمدی اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو کر ہم نے جو عہد کیا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں گے اس کی عبادت بجا لائیں گے دین کو دنیا پر مقدم کریں گے مخلوق کے حقوق ادا کریں گے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے کسی کا حق نہیں ماریں گے تکبر نہیں کریں گے اللہ کی خاطر بیوی خاوند کے اور خاوند بیوی کے حقوق ادا کریں گے تو تب ہی ہم متقی کہلا سکیں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر ایک خاوند اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ڈالتا ہے تو اللہ اسکی بھی جزا دیتا ہے فرمایا اگر آپ متقی ہو جائیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ عزت و غلبہ کے بلند مینار پر فائز فرمائے گا اللہ فرماتا ہے ان اکرمکم عنداللہ اتقکم کہ اللہ کے نزدیک تم میں سے جو سب سے زیادہ متقی ہے وہی عزت کے قابل ہے پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ معزز کہے پھر اس کو دنیا میں ذلیل ہونے کے لئے چھوڑ دے اللہ تو سب دوستوں سے زیادہ اپنی دوستی نبھاتا ہے یہ ٹھیک ہے کہ انبیا کو بھی دنیا کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن خدا ان کو کبھی نہیں چھوڑتا نبی خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں اللہ انکی حفاظت کرتا ہے اور دنیا میں ان کو غالب کر کے چھوڑتا ہے حضور اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کا خود کفیل بن جاتا ہے اللہ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اللہ تعالیٰ متقیوں کے متعلق فرماتا ہے کہ میں ان کے رزق میں برکت ڈالتا ہوں اور ایسے ایسے مقام سے میں ان کو رزق عطا کرتا ہوں کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا فرمایا رزق میں برکت اس طرح بھی پڑتی ہے کہ اللہ اپنے بندے کو بہت سی لغویات اور گناہوں سے بچا کر رکھتا ہے اور اس رقم سے ایک احمدی مسلمان جہاں اپنے بیوی بچوں کا خرچ برداشت کرتا ہے اور چندے بھی دیتا ہے وہاں اتنی ہی رقم سے بلکہ اس سے زیادہ رقم سے ایک غیر متقی گھر میں دنگا فساد اور ذلت کی پھٹکار پڑ رہی ہوتی ہے غرض جو برکت ایک متقی کے پیسے میں ہے وہ غیر متقی کے پیسے میں نہیں پھر ضروریات زندگی کیلئے بعض دفعہ متقی شخص کیلئے ایسی جگہوں سے انتظام کر دیتا ہے کہ اس کو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا تو جب اس حد تک تقویٰ بڑھ جائے گا کہ انسان اللہ پر توکل کرتے ہوئے غیر اللہ کے سامنے نہ جھکے تو پھر اللہ کے دینے کے نظارے بھی دیکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی خدا کیلئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی کے وقت تم تعلق کو نہیں چھوڑ دو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ لوگ جو افریقہ کے اس ملک میں رہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت کو کونے کونے میں پھیلا دیا ہے مخالفین کہتے ہیں کہ یہ شخص جھوٹا ہے کیا اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والوں اور تقویٰ سے ہٹے ہوئے لوگوں سے اللہ یہ سلوک فرماتا ہے پس مخالفین جھوٹے ہیں آپ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند مسیح زماں کی روحانی جماعت سے چمٹے رہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو جماعتی اور ذاتی طور پر اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازتا رہے گا۔ اور آپ مسیح موعود علیہ السلام کی اس جماعت میں شامل ہوں گے جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ خدا کے پسندیدہ لوگوں میں سے ہیں فرمایا یہاں میں ایک اور بات بیان کرنے سے نہیں رہ سکتا وہ یہ کہ آپ میں خلافت سے محبت کا جذبہ قابل تعریف ہے اللہ آپ کو تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس مضبوط بندھن کو اور مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

مورخہ 28.3.05 کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نیپالی ابن مکرم محمد محی الدین صاحب معلم وقف جدید بیرون کا نکاح محترمہ ناہیدہ ناز صاحبہ بنت مکرم محمد بشیر صاحب آف چارکوٹ (پونچھ) کے ساتھ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

(حبیب احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد)

اعانت بدر ۱۰۰ روپے

☆...... راشدہ صدیقہ صاحبہ بنت محمد ابرار حسین خان صاحب مرحوم ساکن برہ پورہ کا نکاح محمد عالم صاحب ولد محمد ہاشم صاحب مرحوم ساکن کریم گنج گیا کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بتاریخ 27.12.04 کو بعد نماز مغرب و عشاء -/31000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت و کامیاب بنائے۔ اعانت بدر -/150 روپے۔

(سید عبد النقی نمائندہ بدر برہ پورہ بھاگلپور)

☆...... مورخہ 13 اکتوبر 2004ء کو مرحوم راجہ فضل الرحمٰن خان صاحب یاری پورہ کے گھر پر عزیز راجہ شکور احمد خان صاحب ابن خاکسار راجہ حمید الرحمٰن خان یاری پورہ کا نکاح عزیزہ نبیلہ عفت صاحبہ بنت مرحوم راجہ ارشد احمد خان صاحب یاری پورہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید امداد علی صاحب خادم سلسلہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کیلئے باعث خیر و برکت بنائے اعانت بدر 100 روپے۔

(راجہ حمید الرحمٰن خان)

☆...... مورخہ 27 دسمبر 04 کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے عزیزہ زاہدہ اختر صاحبہ بنت مکرم شیخ احمد اللہ صاحب آف ماندوجن کشمیر کا نکاح چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبد الودود صاحب میر ابن مکرم عبد القیوم صاحب میر ساکن بھدرواہ پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

(سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ احمدیہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
ربوہ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 54 | Tuesday | 10.17 May 2005 | Issue No 19.20

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھو الناصر

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے

بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے

خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام بصیرت افروز پیغام

جان سے پیارے احباب جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا رب کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا“۔ (الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶،۳۰۵)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرمادیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کرسکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا“۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس (لندن۔ ۱۱ر مئی ۲۰۰۳ء)

114واں جلسہ سالانہ قادیان 2005

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** :: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)